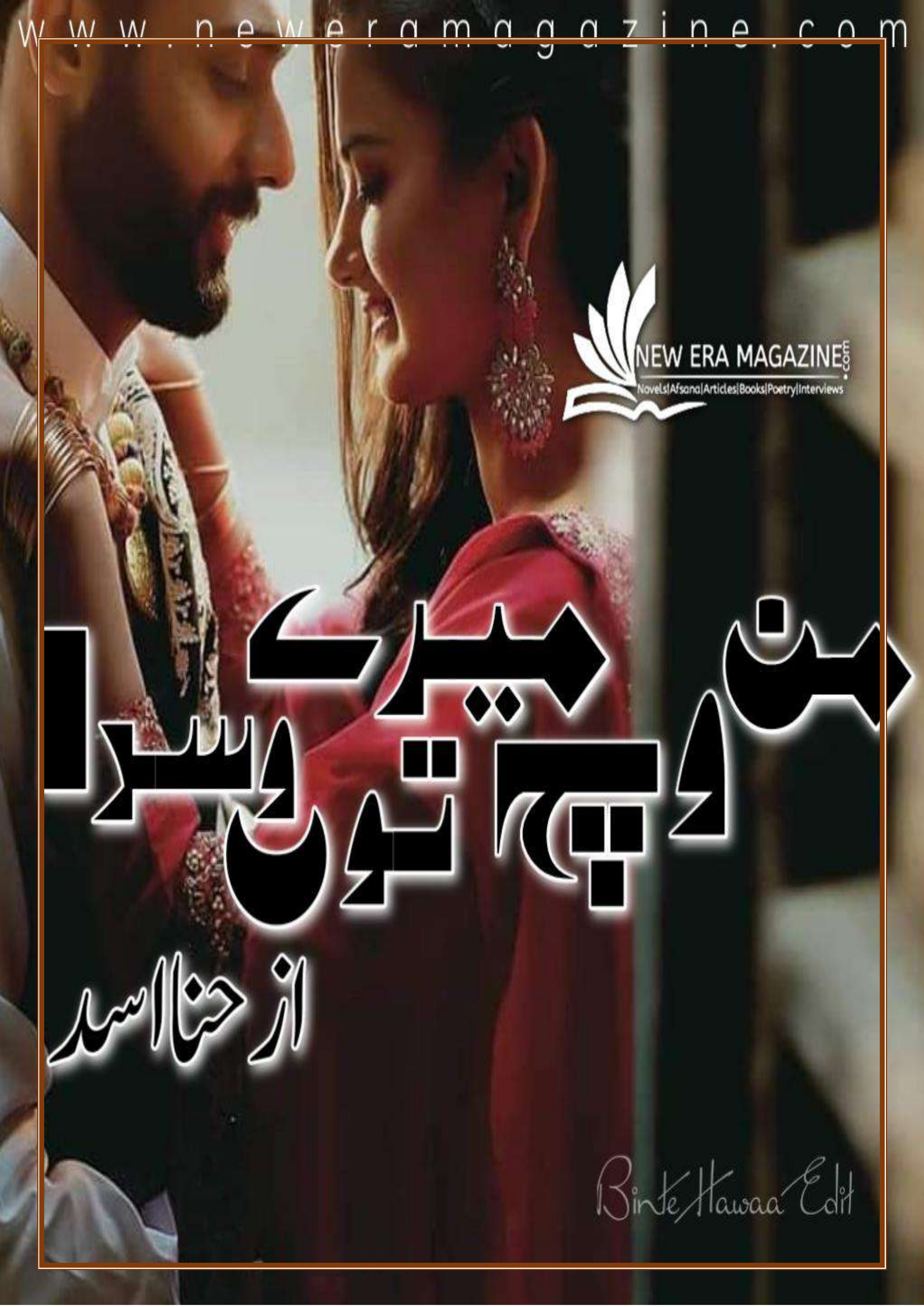
www.neweramagazine.com
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
من میرے
وچ توں وسرا
از حنا اسد
Binte Hawaa Edit

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من وچ میرے توں وسدا

از حنا اسد

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"گڈ مارننگ ڈیڈ!" سیرت نے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے اپنے والد اسحاق صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اس نے لائٹ پنک کلر کا برینڈڈ شارٹ فراک اور ٹراوزر پہن کر گلے میں سکارف لے رکھا تھا۔ جو اس کی یونیورسٹی کی تیاری کے لیے بالکل پرفیکٹ تھا۔

"سیرت جلدی سے بریک فاسٹ ختم کرو ڈرائیور گاڑی میں تمہارا انتظار کر رہا ہے۔ یونی سے لیٹ ہو جاؤ گی۔" اسکی ماما فائزہ اسحاق نے کہا۔

سیرت نے ایک ہی سانس میں سارا جوس ختم کیا۔ ایپل کا ایک پیس اٹھائے منہ میں ڈالا۔

"بس ماما باقی فرینڈز کے ساتھ یونی میں۔" وہ انکے گال پر کس کیے ان دونوں کو بائے کہتی اسحاق پیلس سے نکلی۔

اسحاق صاحب کا تعلق اپر کلاس سے تھا۔ ان کا شمار ملک کے مشہور ترین شخصیات میں ہوتا۔

سیرت یونیورسٹی پہنچ کر باقی سب کا انتظار کر رہی تھی۔ سیرت اکیلی ہونے کے باعث زیادہ کسی سے بات چیت نہیں کرتی۔ دیکھنے والے اسے امیر ہونے کی وجہ سے گھمنڈی اور مغرور سمجھتے۔ اسے کسی کی رائے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مگر وہ اپنے دوستوں سے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی ہر بات شیئر کرتی۔

سامنے سے اس کی گروپ ممبر منت آتی دکھائی دی۔ جس نے عبایا پہنے حجاب کیا ہوا تھا۔ جس میں اس کی سبز آنکھیں ہی نمایاں تھیں۔اس کا تعلق پشاور سے تھا۔وہ یہاں کے ہاسٹل میں قیام پذیر تھی۔

سیدہ سیمل جس کا تعلق اہلِ تشیع گھرانے سے تھا۔وہ لاہور میں ہی رہتی تھی۔وہ دونوں بھی سیرت کے پاس آتے اس سے ملی اور ٹائم زیادہ ہونے کی وجہ سے باقی گروپ ممبرز کا انتظار موقف کیے کلاس میں انٹر ہوئیں۔

سر احمد درانی بھی کلاس میں انٹر ہوئے۔

لیکچر اسارٹ ہوا تو حسام اور ہارون کلاس میں داخل ہوئے۔

"سوری سر!" ان دونوں نے لیٹ ہونے پر ان سے معزرت کرتے ہوئے سروں کو شرمندگی سے جھکا لیا۔

"ہارون وزیر سر آپ تو سی آر ہیں۔آپ کا یہی حال رہا تو ساری کلاس آپ سے یہی سیکھ لے گی۔شرم نہیں آتی آپ کو لیٹ آتے ہوئے۔" انہوں نے اسے اور شرمندہ کیا۔

"بیٹھ جاؤ۔۔" انہوں نے ان دونوں کو اجازت دی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فری پیریڈ میں وہ سب یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔

"یار ہارون آج اپنی کلاس میں وہ نئی لڑکی آئی ہے کیا نام ہے اس کا۔۔"اس نے سوچنے کے انداز میں کہا۔"ہاں سارہ نام ہے۔۔" حسام نے کہا۔

سیرت اور منت نے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے ہوئے افسوس سے سر ہلایا۔ مطلب کچھ نہیں ہو سکتا ان لوگوں کا۔

"اعیلاف تم کل آؤ گی نہ ؟"سیرت نے پوچھا۔

"ہاں آؤں گی۔کیوں کیا ہوا؟ کیا تم نے کل نہیں آنا جو یہ پوچھ رہی ہو؟"

"وہ آج رات پھپھو کی بیٹی کی مہندی میں جانا ہے۔اس لیے لیٹ نائٹ فنکشن میں دیر ہو جائے گی۔تو تم کل کے لیکچر کے تمام پوائنٹس سیو کر لینا پھر میں تم سے لے لوں گی۔"

"اذان سے لے لینا آخر وہ کلاس کا ٹاپر ہے۔" سیمل نے پاس بیٹھے اذان کی طرف اشارہ کیا۔

اذان سیمل کی بات سن کر مسکرایا۔ سیمل اتنی محنت کرتی مگر پھر بھی ایک نمبر سے آذان سے پیچھے ہی رہتی۔اس کی جلن سے وہ بخوبی واقف تھا۔

"ہارون یہ لو۔۔"دوسرے ڈیپارٹمنٹ کی روزینہ نے اس کے قریب آکر اس کے منہ میں فش کا ایک ٹکرا ڈالا اور مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے پلٹ گئی۔حسام نے جل کر اسے دیکھا۔

"اوئے وزیرستان کے سیب۔"(ہارون کا رنگ سرخ و سفید) تھا اسلیے اس پر چوٹ کی۔"یہ ساری لڑکیاں تیرے پیچھے ہی کیوں بھاگتی ہیں؟افسوس ہے ان کی نظر پر جو ایسے ہینڈسم نوجوان کو اگنور کر رہی ہیں۔"اس نے فرضی کالر اچکائے۔

"اوئے ملتان کے سوہن حلوے تجھ میں گٹس نہیں تو میں کیا کروں۔"ہارون نے اسکے سانولے رنگ پہ چوٹ کی۔حسام کا تعلق ملتان سے تھا۔

انکے گروپ میں سیرت،منت،اعیلاف،سیمل،اذان،حسام اور ہارون شامل تھے۔

فرواان کے پاس آکے بیٹھی تو سب خاموش ہو گئے اس کی پڑھائی پر کوئی توجہ نہیں تھی۔۔ہر روز کسی نے لڑکے کے ساتھ پائی جاتی اور ان کے گروپ کو جب بھی دیکھتی خواہ مخواہ ان میں گھسنے کی کوشش کرتی۔اسے بیٹھا دیکھ سب آہستہ آہستہ کوئی نہ کوئی بہانہ کیے وہاں سے کھسکنے لگے۔

پراڈو میں بیٹھا دیان لاشاری،جسے انڈر ورلڈ کے لوگ "کوبرا" کے نام سے جانتے

تھے۔کوئی بھی اس کے اصلی نام سے واقف نہ تھا۔انتہائی سفید رنگت کے باعث چہرے پر موجود ہلکی سبز رگیں واضح دکھائی دیتی۔۔بلیک فور پیس میں ملبوس آنکھوں پر امپورٹڈ گاگلز لگائے۔داہیں ہاتھ کی انگلی میں انگوٹھی پہن رکھی تھی جس میں بلیک اوپل جڑا ہوا تھا۔کلائی کے قریب بلیک کوبرا کا ٹیٹو، تیس سال کی عمر میں کالی دنیا کا بے تاج بادشاہ بن چکا تھا۔اس کی سحر کن پرسنالٹی کو صنف مخالف تو کیا کوئی مرد بھی دیکھتا تو ایک بار چونک جاتا۔

"آج شام تک سارا اسلحہ ڈلیور ہو جانا چاہیے۔"اس نے اپنی رعب دار آواز میں فون پر موجود شخصیت کو حکم دیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور ہیروئن کتنی ملی ہے اس بار؟"اس نے پوچھا۔

"جلد سے جلد جتنی بھی یونیورسٹیز میں ہمارے آدمی ہیں ان تک مال پہنچاؤ۔"

پراڈو ایک بلڈنگ کے آگے رکی تو اس کے پیچھے آتی چار باقی گاڑیاں بھی رکیں جو اس کی سکیورٹی کیں تھیں۔وہ ہاتھوں میں گنز تھامے اس کے ساتھ ہی اندر داخل ہوئے۔

"اسلام و علیکم دادا جان!"فروا نے گھر آتے ہی انہیں سلام کیا۔اسکے دادا ریٹائرڈ آرمی آفیسر تھے۔

"بیٹا فروا!" انہوں نے اسے مخاطب کیا۔ "میں نے اپنی پنشن سے ایک سکول خریدا ہے۔ لاہور کے ہی ایک بیکورڈ ایریا میں ہے۔ تھوڑی سی توجہ سے کافی بہتر ہو جائے گا۔ میں غریب بچوں کی تعلیم حاصل کرنے میں ان کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ کیا تم بھی میری مدد کرو گی؟"

"دادا جان سکول کی جگہ کس کے نام ہے؟"

"میری بیٹی فروا کے نام اس میں کوئی شک ہے؟"

"ابھی میں پڑھائی میں مصروف ہوں۔ جب تک میری یونیورسٹی کی تعلیم مکمل نہیں ہوتی آپ ہی دیکھ لیں نا۔" اس نے بے دلی سے کہا۔

"ٹھیک ہے میری بچی تھک گئی ہو گی۔ تم آرام کرو۔" فروا کمرے میں آئی تو علی، اپنے پھپھی زاد کو کال ملائی۔

"کہاں ہو تم؟"

"کیوں میری بنا اداس ہو؟ تو آ جاؤ ملنے۔" علی نے فروا سے کہا۔

"اوکے تم اپنے ہی ایریا کے پزا ہٹ پر پہنچو میں آ رہی ہوں۔" یہ کہتے ہی فروا نے فون بند کیا۔

بلیک جینز اور ریڈ ٹاپ پہنے گلے میں سکارف ڈالے وہ باہر آئی۔

"دادا جان آپ مما کو بتا دینا مجھے بھوک نہیں میرے لیے کھانا مت بنائیں۔ میں اپنی دوست کے گھر جا رہی ہوں کل ایک امپورٹنٹ ٹیسٹ ہے اس کی تیاری کرنی ہے۔"

"ٹھیک ہے تم جاؤ اور اچھے سے تیاری کرو۔" انہوں نے کہا۔

اسکی شخصیت کو بگاڑنے میں دادا جان کے بے تحاشہ لاڈ پیار اور اندھے اعتماد کا ہاتھ تھا۔

"اسلام و علیکم ماں جی! کیسی ہیں آپ؟" اذان نے انہیں فون کرتے ہی پوچھا۔

"و علیکم السلام! میں ٹھیک ہوں۔ تم سناؤ پڑھائی کیسی چل رہی ہے؟"

"ماں جی اے ون۔۔" اذان نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"وہ آپ سے کچھ کہنا تھا۔" اس نے ایک دم ہی لہجہ دھیما کیا۔

"کیا ہوا بول دو مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔"

"ماں جی نیکسٹ سمیسٹر کی فیس جمع کروانی ہے اور ہاسٹل کے بھی اخراجات ہیں۔" وہ چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئیں۔

"اچھا تم فکر نہ کرو۔ کچھ کرتی ہوں۔" (میری چین ہے وہ بیچ دوں گی) انہوں نے دل

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں سوچا۔

"تم اپنا خیال رکھنا۔اللہ حافظ۔"

اذان کے والد کی وفات کو پانچ برس بیت چکے تھے وہ دو بہنوں کا اکلوتا بھائی ہے اور اس کا تعلق سیالکوٹ سے ہے۔

الماس،اور اعیلاف دنوں بہنیں ہیں جن کے آپسی پیار کی پورے خاندان میں مثال دی جاتی ہے۔اسکے والدین پرویز رانا اور ماہین رانا۔

وہ دونوں اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہیں تھیں۔اعیلاف واش روم میں گئی تو اس کے فون پر کسی کی کال آنے لگی۔

الماس نے نمبر دیکھا تو ماموں کے بیٹے رضا کا فون تھا۔اس نے اٹھالیا۔وہ اسائنمنٹ بنا رہی تھی تو فون کا سپیکر آن کیا اور اپنے کام کو جاری رکھتے ہوئے اس سے بات کرنے لگی۔

"اسلام وعلیکم !کیسے ہو؟"الماس نے پوچھا۔

"تم کون؟"رضا کو یہ آواز اعیلاف کی آواز سے مختلف لگی تو اس نے پوچھا۔

"میں الماس ہوں۔ تم بتاؤ کیوں فون کیا اعیلاف کو؟" اس نے پوچھا۔

"تم سے مطلب؟ اپنے کام سے کام رکھا کرو۔ ہمارے بیچ ٹانگ اڑانے کی کوشش بھی مت کرنا۔ گھر میں بتا کر کوئی فساد کھڑا کیا تو نتیجہ بہت برا ہو گا۔" رضا نے اسے دھمکی دی۔

اعیلاف جو واش روم سے باہر آچکی تھی۔ اس نے رضا کی بات سنی آگے بڑھ کر فون اٹھایا۔

"بہت ہی افسوس کی بات ہے۔ آپی تم سے بڑی ہیں تم کیسے بات کر رہے تھے ان سے؟" اس نے اسے لتاڑا۔

"جو میری آپی کی عزت نہیں کر سکتا مجھے اس سے کوئی رشتہ نہیں رکھنا۔۔ آئندہ کبھی مجھے فون کرنے کی زحمت بھی مت کرنا۔۔ آئی بات سمجھ میں؟؟" اور غصے میں فون بند کیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

"فرینڈز!" حسام نے سب کو متوجہ کیا۔ "کل میرے بڑے بھائی اویس کی انگیجمینٹ ہے۔ میں آج شام کو عمیس بھائی کے ساتھ ملتان کے لیے نکل جاؤں گا۔" اس نے سب کو اطلاع دی۔ "لیکن میں شادی میں سب کو انوائیٹ کروں گا پھر تم سب نے آنا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے۔"

"کیا یار! تم چلے جاؤ گے تو دیکھنا یہ سڑا گروپ کسی سے کوئی بات نہیں کرے گا۔ تم سے ہی رونق ہے۔" ہارون بولا۔

"یہ اذان سنجیدہ۔۔ سیرت بھی شادی اٹینڈ کرنے جا رہی ہے۔ منت نے تو بولنا ہی نہیں۔ سیمل بی بی کو پڑھنے سے فرصت نہیں۔ اعیلاف بھی غیر حاضر ہے۔" ہارون نے کہا۔

"ویسے ملتان سے کیا لاؤ گے؟"

"میرے لیے ملتانی سوہن حلوہ لانا۔" اذان بولا۔

"میرے لیے وہاں سے کڑھائی والی چادر لانا۔" سیمل نے بھی فرمائش کی۔

سب نے اپنی فرمائشوں سمیت اسے رخصت کیا۔

حسام کے بڑا بھائی عمیس وکالت کے شعبے میں ہے۔۔ اور لاہور میں حسام اور عمیس نے ایک اپارٹمنٹ کرائے پر لے رکھا ہے۔ جسے وہ دونوں شیئر کر رہے ہیں۔

مہندی کا فنکشن شہر کے ایک مشہور شاندار ہوٹل میں ارینج کیا گیا تھا۔ سیرت نے آج

یلو کلر کا ریشمی لہنگا اور گرین کلر کی چولی زیب تن کر رکھی تھی۔ نیچرل میک اپ کیے وہ بہت دلکش لگ رہی تھی۔ اپنے مما بابا کے ساتھ وہ پھپھو کی بیٹی کی مہندی میں شرکت کرنے پہنچ چکے تھے۔

سب سے پہلے ابٹن کی رسم ہوئی تو سب نے دلہن کو ابٹن لگایا۔ فرح سیرت کی بڑی پھپھو کی بیٹی سیرت کہ منہ پر شرارت سے ابٹن لگا کر بھاگی تو سیرت بھی دونوں ہاتھوں میں ابٹن بھرے اس کے پیچھے بھاگی۔ اور سامنے سے آتے منہاج سے ٹکرائی تو دونوں ابٹن سے بھرے ہوئے ہاتھ منہاج کے سفید کرتا کو داغدار کر گئے۔

سیرت نے فق چہرے سے منہاج کو دیکھا۔

"سوری منہاج بھائی!" اس نے یہ کہتے ہوئے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑ دے۔

"کوئی بات نہیں گڑیا۔" اس نے پیار سے اس کا گال اپنی پوروں سے تھپتھپایا اور آگے بڑھ گیا۔ منہاج فرح کا بھائی اس کی بڑی پھپھو کا بیٹا ہے۔

سیرت اپنی حرکت پر شرمندہ ہوتی ہوئی وہیں پیچھے رکھے دو سیٹر صوفے پر بیٹھی۔

"ہائے بیوٹی!!!" ساتھ براجمان ہوتے ہوئے اس نے کہا۔

"کیسی ہو؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کون؟؟؟میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔"

"میں تمہارا کزن۔"اسنے کہا۔

"مگر میں آپ کو نہیں جانتی۔"

"تو اس میں کونسی بڑی بات ہے جان پہچان ہو گی تو ہی اجنبیت کی دیوار گرے گی۔"وہ مسکراتے ہوئے اس کے قریب ہوا۔

"سوری مگر مجھے جان پہچان کرنے کا کوئی شوق نہیں۔"

"میں تمہارا کزن ظہیر عباس تمہاری چھوٹی پھپھو کا بیٹا جس کی بہن کی شادی میں آپ تشریف فرما ہیں۔شاید تم نے پہچانا نہیں میں کچھ دنوں پہلے ہی لندن سے اپنی ایجوکیشن مکمل کیے لوٹا ہوں۔"اس نے تفصیلا بتایا۔

ظہیر نے ساتھ بیٹھتے ہی فون نکال کر اس کے سامنے کیا اور دونوں کی سیلفی لے لی۔یہ بس چند لمحوں میں ہوا۔سیرت نے اس کے ہاتھ سے موبائل لینا چاہا۔

"ادھر دیں ظہیر بھائی!یہ کیا بد تمیزی ہے؟کسی سے پوچھے بنا اسکی تصویر لینا۔"اس نے بگڑے تیوروں سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"بیوٹی کو کیپچر کرنا میرا شوق ہے۔سو میں نے کر لیا۔"سیرت وہاں سے اٹھ کر جانے

لگی تو ظہیر نے اس کا ہاتھ تھامے واپس اپنی طرف کھینچا۔سیرت اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور اس پر گری۔ ظہیر نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے سنبھالا۔سیرت کے بدن جیسے سنسنی سی دوڑ گئی یوں کسی غیر محرم کے قریب ہونے پر۔۔۔سیرت نے اس کی گھٹیا حرکت پر اپنے دائیں ہاتھ سے زوردار تھپڑ اسکے چہرے پر جڑ دیا۔

"شرم آنی چاہیے آپ کو اس طرح کی بیہودہ حرکت کرتے ہوئے ظہیر بھائی!"اس نے کہا۔۔اور خود کو سنبھالتی ہوئی کھڑی ہوئی۔

ظہیر کو سیرت سے اتنی دیدہ دلیری کی امید نہیں تھی۔وہ ابھی تک شاک میں اپنے چہرے پر ہاتھ رکھے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔اس غلطی کی سزا تو تمہیں مل کر رہے گی مائی بیوٹی۔۔" ظہیر نے اس کی حرکت پر تلملاتے ہوئے اس کی جانب غصیلی نظروں سے دیکھا۔

سیرت کو اس کی نظروں سے الجھن ہو رہی تھی۔

وہ بس جلد از جلد یہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی۔وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تاکہ ڈرائیور کے ساتھ ہی گھر چلی جائے۔پیچھے سے وہ اس کی پشت دیکھ کر مسکرانے لگا۔

"کب تک بچو گی ظہیر عباس سے میں بھی دیکھتا ہوں۔"اس نے اپنی گولڈن بیرڈ پر

ہاتھ پھیرتے ہوئے سوچا۔

"یہ لو مٹھائی کھاؤ۔"فروا یونیورسٹی سے گھر آئی تو اس کی مما نے کہا۔

"یہ کس چیز کی مٹھائی ہے؟"فروا نے ان سے پوچھا۔

"وہ تمہاری پھپھو کے بیٹے علی کا کل نکاح ہو گیا ہے۔بس خاندان کے کچھ بزرگ گئے تھے نکاح میں شرکت کرنے۔تمہارے دادا جی بھی گئے تھے۔"انھوں نے اس کے سر پر بم پھوڑا۔

"کیا علی کا نکاح ہو گیا؟؟"اسے تو ابھی تک اس بات پر یقین ہی نہیں آرہا تھا۔وہ غصے میں پیر پٹختی ہوئی کمرے میں گئی اور علی کو فون ملایا۔

"اسلام و علیکم!"علی نے فون اٹھاتے ہی کہا۔

"مجھے سچ سچ بتاؤ علی کیا تم نے شادی کر لی؟"فروا نے اس سے پوچھا۔

دوسری طرف کی خاموشی اس کی بات کی سچائی کو ثابت کرنے کے لیے کافی تھی۔

"علی تم نے مجھے دھوکہ کیوں دیا؟"اس کے لہجے میں تپش تھی۔

"پیار محبت کے وعدے مجھ سے کر کے شادی کسی اور رچالی۔"

"سوری فروا میں نے امی کو تمہارے لئے منانے کی بہت کوشش کی۔ مگر وہ کہتی ہیں تم جیسی بولڈ لڑکی جو شادی سے پہلے لڑکوں کے ساتھ فون پر سارا دن گپیں لگائے وہ ایسی لڑکی کو اپنی بہو کے روپ میں کبھی نہیں اپنائیں گی۔"

"یہ تو ان کا خیال ہے تم اپنا بتاؤ؟؟؟" وہ چیخی۔

"جو لڑکیاں تم لڑکوں کے ساتھ فون پر دوستی کریں۔ ساری ساری رات تم سے باتیں کریں وہ تم لوگوں کو پسند ہیں۔ تمہارے اچھے ٹائم پاس کا ایک ذریعہ ہیں۔ مگر جب شادی کی بات آتی ہے تو وہی لڑکیاں تمہارے لیے چیپ اور بولڈ بن جاتی ہیں۔ شادی کے لیے تمہیں باپردہ باحیا لڑکی درکار ہوتی ہے۔ تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا بہت پچھتاؤ گے۔۔" فروا نے اسے دھمکی دی۔

"دیکھو فروا میں اب کچھ نہیں کر سکتا۔ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا ہے۔" علی نے بے چارگی سے کہا۔

"تم کچھ نہیں کر سکے مگر میں اب بھی بہت کچھ کر سکتی ہوں۔

Just wait and watch."

فروا نے علی کو وارن کرتے ہوئے فون بند کیا۔ اور آگے کا منصوبہ سوچنے لگی۔

منت کا تعلق بلوچستان سے تھا۔اسکے والد اکبر بچپن سے شیر زمان مگسی کی حویلی میں ان کی حفاظت پر مامور تھے۔اور منت کی والدہ سمیہ اکبر حویلی میں صفائی ستھرائی کا کام کرتی۔

منت ابھی دسویں جماعت کے امتحانات سے فارغ ہوئی تھی کہ اسکی والدہ کی اچانک وفات نے اسے تنہا کر دیا۔شیر زمان مگسی نے اکبر کو اس کی بیوی کی جگہ اس کی بیٹی منت کو حویلی کے کاموں میں ہاتھ بٹانے کا کہا۔

منت کے حویلی جاتے ہی چھوٹے سرکار ولید مگسی کی نظر اس پر پڑی۔تو منت کے بابا اکبر نے اپنے چھوٹے سرکار کی نظر سے اسے بچانے کے لیے سوچا۔

ابھی تو بڑے سائیں شیر زمان کی حکومت ہے۔اب وہ بیمار رہنے لگے تھے تو اس سے پہلے کی چھوٹے سرکار کی اس قبیلے پر حکومت آئے۔وہ اس سے اپنی بچی کی حفاظت کر لیں کیونکہ وہ اپنے چھوٹے سرکار کی بدنیتی کی عادت سے بخوبی واقف تھے۔

اس لیے وہ بڑے سائیں شیر زمان سے اجازت لیے اپنی بیماری کا بہانہ کیے منت کو شہر لے گئے۔وہاں کے کالج میں داخلہ دلوایا اور وہیں کے ہاسٹل میں اس کے رہنے کا انتظام کیا۔

بس تب سے منت لاہور کے ہاسٹل میں رہنے لگی۔یونیورسٹی میں سکالرشپ ملنے پر وہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے تھی۔سیکنڈ ٹائم وہ قریبی علاقے میں دو بچوں کو ہوم ٹیوشن دے کر اپنے باقی کے اخراجات کا انتظام کرتی۔اکبر اس کے بابا کبھی کبھار جمعہ کے روز نماز ادا کرنے کے لیے مسجد میں آتے تو موقع ملتے کبھی کبھار سب کی نظروں سے بچ کر اس کے ہاسٹل فون کر کہ اس کی خیریت دریافت کر لیا کرتے۔

آج منت کی سالگرہ تھی۔اس کے بابا نے ہاسٹل کے فون پر اسے ڈھیروں دعائیں دیں اور اپنا خیال رکھنے کی تاکید کی۔

منت یونیورسٹی پہنچی تو آج سب کچھ ضرورت سے زیادہ ہی تیار تھے۔

"اسلام وعلیکم۔"منت نے سب کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔"سب نے مشترکہ جواب دیا۔

سیرت اس کا ہاتھ تھامے کینٹین کی طرف بڑھی تو پورے گروپ نے ان کی تقلید کی۔رنگ برنگے بلونز اور ربنز سے کی گئی سجاوٹ نے ماحول کو یکسر بدل کر رکھ دیا تھا۔سب نے مل کر بیک زبان ہو کر کہا۔

“Happy birthday to our sweet sis Mannat.

May u have many many more.”

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حسام نے سنو سپرے سے ان سب کے چہروں کو بھر دیا۔ جبکہ ہارون نے پارٹی پاپرز سے ان سب کے کان کے پردے پھاڑے۔ اعیلاف، سیمل، سیرت سب نے منت کو گلے لگا کر وش کیا۔

سیرت نے منت کی طرف ایک لیپ ٹاپ بڑھایا جس کو خوبصورتی سے پیک کیا گیا تھا۔

"یہ سب ہم گرلز کی طرف سے۔" سیرت نے کہا۔

"یہ تو بہت مہنگا ہوتا ہے۔ میں اتنا مہنگا گفٹ نہیں لے سکتی پلیز۔۔" اس نے اتنا مہنگا گفٹ لینے سے منع کیا۔

"یار زیادہ فارمل نہ ہوا ب۔ دراصل اس میں بھی ہمارا ہی فائدہ شامل ہے۔ تم اچھی سلائڈز بناتی ہو۔ اس لیے تمہیں دیا ہے کہ تم ہم سب کو سلائڈز بنا کر دو۔"

"اب بولو کرو گی ہم سب کے لیے یہ فیور۔۔" سیرت نے کہا۔

منت نے ان کا دل نہ ٹوٹنے کا سوچتے ہوئے وہ لیپ ٹاپ تھام لیا۔ اور ان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

حسام اور ہارون نے بھی اس کی طرف ایک گفٹ بڑھایا۔

"یہ ہم دونوں کی طرف سے۔" منت اسے کھول کر دیکھا تو اس میں اینڈرائیڈ فون تھا۔

"حسام بھائی اور ہارون بھائی یہ زیادتی ہے۔آپ کو پتہ ہے کہ میں آپ میں سے کسی کو بھی ایسا گفٹ نہیں دے سکتی پھر آپ؟"اس نے اپنی پریشانی انہیں بتائی۔

"تم بیس سال کی ہو گئی ہو اور عقل ابھی بھی نہیں آئی ہم سب کیا اس لیے تمہیں یہ سب دے رہے ہیں کہ کل تم ہمیں یہ سب واپس کرو۔۔"ہارون ناراضگی سے بولا۔

"تم ہم سب سے عمر میں چھوٹی ہو پر اب تمہاری یہ سزا ہے کہ آج سے ہم سب تمہیں آپی کہیں گے۔"

"یہ کیسی سزا ہوئی۔"منت نے منہ بنایا تو سب ہنسنے لگے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب نے اسے اپنا نیا فون نکال کر دکھانے کے لیے کہا تو اس نے اسے کھولا۔پھر سب نے اکٹھا ہوئے سیلفی موڈ آن کیا۔

"کیا یار منت حجاب اتارو سب کے چہرے نظر آرہے ہیں اور جس کی برتھ ڈے ہے اس کی آنکھیں۔"سیمل نے کہا۔

"میں نے لڑکی ہو کر ابھی تک تمہاری شکل نہیں دیکھی۔"

"نہیں پلیز پھر کبھی۔۔"اس نے حسام اور ہارون کی موجودگی کا اسے احساس دلایا۔

"تمہیں پتہ ہے کہ کسی غیر محرم کہ سامنے آنے سے کتنا گناہ ملتا ہے۔"منت نے کہا۔

"اوکے۔" سیمل نے ہار مانتے ہوئے۔ ہاتھ بڑھا کر ایسے ہی اپنے گروپ کی سیلفی لی اور اس یادگار منظر کو ہمیشہ کے لیے اس میں قید کر لیا۔

جونہی گھڑی کی سوئیوں نے بارہ کا ہندسہ کراس کیا۔ بستر پر لیٹا وجود ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اس نے اپنے تشنہ لبوں پر زبان پھیری۔ اسے کسی چیز کی شدت سے طلب ہوئی۔ جوتوں سے بے نیاز ٹھنڈے فرش پر اپنی منزل کی طرف تیزی سے بھاگا۔ اندھیرے میں چلتے ہوئے اسے اس راستے کا ہر قدم ازبر تھا۔ سیڑھیوں سے اترتا ہوا بیس منٹ کے دروازے تک پہنچا۔

مقفل کمرے کے لاک کو کھولتے ہوئے اس کے ہاتھوں میں واضح لرزش تھی۔ سوئچ بورڈ پر ہاتھ رکھتے ہی کمرے میں موجود واحد زیرو کے بلب نے کمرے کی تاریکی کو ملگجی روشنی میں بدل دیا۔

جست کا مضبوط ٹرنک کھولتے ہی ایک منقش لکڑی کے کیس کا کور ہٹایا۔ اس میں موجود شیشے کے جار کو دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں ایک الوہی چمک آئی۔ جار میں ہاتھ ڈال کر مضبوط گرفت سے ایک سانپ کو باہر نکالا۔ لمحوں کے کھیل میں اسکے منہ سے نکلی زبان پر اپنا وینم چھوڑا۔

خلاف معمول آج سب یونیورسٹی وقت سے پہلے پہنچ گئے۔ہارون نے کل ہی اپنے جونیر عیسیٰ سے ڈیکوریشن کے لیے بات کرلی تھی۔آج ان کی میم انزل کا یونیورسٹی میں لاسٹ ڈے تھا۔ان کی شادی ہو رہی تھی۔اس لیے انہوں نے یونیورسٹی کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا۔انہیں کے لیے سب نے مل کر فیرول پارٹی کا اہتمام کیا۔

عیسیٰ ہارون کا جونئیر تھا۔مگر اس سے دو سال بڑا تھا۔یونیورسٹی کے ہر فنکشن میں ڈیکوریشن کرنے کا ذمہ اسی کے سپرد تھا۔

ہارون کو عیسیٰ نے جو سامان کی لسٹ دی تھی۔ہارون وہ سارا سامان لے آیا تھا۔وہ سب اس وقت گراؤنڈ میں اکٹھے ہوئے۔مگر حسام کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہارون نے سب کے ذمے کام لگائے۔

"اعیلاف تم عیسیٰ کے ساتھ ہال کی ڈیکوریشن میں مدد کروگی۔اذان اور سیمل تم دونوں سب افراد کی لسٹ بناؤ اور مینو بھی ڈیسائڈ کرو۔منت اور سیرت تم دونوں حسام کو ڈھونڈنے میں میری مدد کرو۔پھر آگے کا سوچتے ہیں۔" ہارون بولا۔۔

اعیلاف اور عیسیٰ سامان اٹھائے ہال کی طرف بڑھ گئے۔

اعیلاف نے ہال میں ربنز لگانے شروع کیے۔عیسی نے سارے بلونز پھلا لیے۔اب ان کو لگانے کا کام باقی تھا۔

"ان کو لگائے گا کون ؟"اعیلاف نے کہا۔

"میں سٹول پر کھڑے ہو کر لگاتی ہوں۔ تم باقی کا دیکھو۔"اعیلاف جو بلونز لگانے میں مصروف تھی اچانک وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اس سے پہلے کہ وہ گرتی عیسیٰ نے اسے شانوں سے تھام لیا۔

"آرام سے۔۔"عیسیٰ نے اسے نرمی سے تھام کر سٹول پر بٹھایا۔

"اعیلاف ایک بات کہوں مانو گی ؟"عیسی نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہمم! بولو۔۔۔"

"تم دوپٹہ گلے کی بجائے سر پر لیا کرو۔"اس نے مشورہ دیا۔

"میں جو مرضی کروں۔ تمہیں اس سے کیا۔"اس نے تلخ لہجے میں اسے جواب دیا۔ عیسیٰ نے اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیتے کہا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں ویسا ہی کرو۔ مجھے میری بات جھٹلانے والوں سے سخت نفرت ہے۔"اعیلاف نے س کی گرفت میں سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

"اور مجھے خواہ مخواہ کے دھونس جمانے والوں سے۔۔اب کرو اپنا کام خود ہی آیا بڑا مجھے جینے کا ڈھنگ سکھانے۔۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی غصے میں وہاں سے باہر نکلی۔

بلیک سینڈو اور بلیک ہی ٹراوزر پہنے وہ الیکٹرک ٹریڈ مل پر تیز رفتاری سے بھاگ رہا تھا۔ اس کی مضبوط جسامت سے پسینہ پانی کی طرح فرش پر گر رہا تھا۔ بھاگنے کی وجہ سے اس کے بال بھی مسلسل حرکت کر رہے تھے کچھ بال پسینے سے اسکی پیشانی پر چپکے ہوئے تھے۔

"سر !" اس کے ماتحت نے اسے مخاطب کیا۔

"یونیورسٹی میں جو پارٹی ہے وہ ہم سے لاکھوں کا مال لے چکی ہے۔ مگر پیمنٹ میں وہ آنا کانی کر رہے ہیں۔" ٹریڈ مل کو روک کر نیچے اترا اور پاس پڑے گرم پانی کی بوتل کو منہ سے لگاتے غٹا غٹ اسے اندر انڈیلنے لگا۔

"کوبرا کا مال کھانا اتنا آسان نہیں۔ ابھی اسے پتہ نہیں کہ کوبرا اپنا مال اس کی آنتوں سے بھی نکال لے گا۔" تکبرانہ لہجے میں کہتے ہوئے اس نے پانی کی بوتل اس کی طرف اچھالی۔

"آج کیوں نہ اسے ملاقات کا شرف عطا کیا جائے۔" اس نے استہزایہ لہجے میں کہا۔

اس نے سیمل کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے کہا۔

"میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

"مجھے پتہ ہے تم کیا کہنا چاہتے ہو۔" سیمل نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہاری آنکھوں میں سب دکھتا ہے۔" اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پھر تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے؟" اذان نے پوچھا۔

"میں اپنے لیے تمہارے جذبات سے بہت پہلے سے آگاہ ہوں مگر۔۔" اس نے پر سوچ انداز میں گراؤنڈ میں موجود گھاس پر اپنی انگلیاں گھمائیں۔

"کیا مگر؟" اذان نے سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جیسا کہ تم جانتے ہو میرا تعلق اہل تشیع گھرانے سے ہے اور ہم اہلِ تشیع میں ہی شادی کرتے ہیں۔ کیا تم میرے لیے اپنا فرقہ تبدیل کر پاؤ گے؟" سیمل نے افسردہ لہجے میں اپنی پریشانی اسے بتائی۔

"دیکھو اذان میں ایک حقیقت پسند لڑکی ہوں افسانوں کی دنیا سے کوسوں دور۔۔ میں تمہیں کوئی جھوٹی آس نہیں دلانا چاہتی۔ اس سے پہلے کہ تم اس منزل پر دور تک نکلو جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہ ہو۔ ابھی بھی وقت ہے۔ اپنی سوچ کا رخ موڑ دو۔"

"اگر میں کہوں کے میں اس راستے میں بہت آگے بڑھ چکا ہوں تو؟؟؟"

"میں ان لڑکیوں میں سے نہیں جو اپنی محبت کی خاطر اپنے والدین کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائے۔" وہ اذان کو نئی سوچ میں مبتلا کیے وہاں سے اٹھی۔

وہ تینوں حسام کو ڈھونڈتے ہوئے کینٹین کی طرف آئے تو دیکھا حسام پریشان صورت لیے ایک بینچ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا ہوا؟ اس طرح کیوں بیٹھے ہو؟" ہارون نے اسکے قریب آتے ہی اس سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔" اس نے ان کی طرف دیکھے بغیر جواب دیا۔

"اپنی آپی کو بھی نہیں بتاؤ گے۔" منت نے اس کے پاس آتے کہا۔

"حسام کیا پریشانی ہے ہم تمہارے دوست ہیں۔ ہم سے شئیر نہیں کرو گے تو کس سے کرو گے۔" سیرت بولی۔

"پہلے تم سب وعدہ کرو میری پریشانی سن کر میرا مذاق نہیں اڑاؤ گے۔"

"اب بتا بھی دو۔" ہارون بولا۔

"مجھے ایک ہی وقت میں تین لڑکیوں سے سچی محبت ہو گئی ہے۔" ان تینوں کو اس بات

سن کر پہلے تو دھچکا لگا۔ پھر تینوں نے ایک ساتھ اس کی بات پر قہقہ لگایا اور اسے لیے ہال کی طرف آئے۔

کچھ لڑکیوں نے پارٹی کی ڈریس تھیم ڈیسائڈ کرنے کے لیے میم انزل سے رابطہ کیا۔ مگر انہوں نے سہولت سے انہیں منع کیا۔

"آپ سب لوگ کیجول ڈریس میں آیئے گا۔ میں نہیں چاہتی کہ جانے سے پہلے میری وجہ سے یونیورسٹی کا ماحول خراب ہو۔"

میم انزل ہال میں داخل ہوئیں تو انہوں نے سفید شیفون کا خوبصورت سوٹ اور شانوں پر ڈال اوڑھی ہوئی تھی۔

ہال کو مختلف بلونز، ربنز، اور میم انزل کی تصویریں جنہیں بورڈ پر لگا کر سجایا گیا تھا اور سارے ہال کو وشنگ کارڈز سے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا۔ میم نے کیک کٹ کی۔۔ سب سٹوڈنٹس نے میم انزل کو گفٹس دیئے۔ کسی نے انہیں ہاٹ مگ گفٹ کیا جس میں گرم چیز ڈالنے سے مگ پر بنی تصویریں واضح ہو جاتی ہیں۔ میم نے سب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہا کہ۔۔

"اتنے سال سے میں یہاں پڑھا رہی تھی مگر اس کلاس نے میرا اتنا خیال کیا اور مجھے جو محبت واحترام دیا وہ میں ہمیشہ یاد رکھوں گی۔ اور آپ سب کو اپنی شادی میں مدعو بھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کروں گی۔آپ سب نے آنا ہے۔"

آج کی فیرول پارٹی میں سب نے بہت انجوائے کیا۔

شام ڈھلنے والی تھی۔سب اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

منت نے آج ہوم ٹیوشن سے چھٹی لے رکھی تھی اس نے جلدی ہاسٹل پہنچنے کے لیے یونیورسٹی کے پچھلے راستے کا انتخاب کیا۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

آج خلاف معمول اس نے فور پیس کی بجائے جینز اور شرٹ کا انتخاب کیا۔اپنے سلکی بالوں کو جیل سے سیٹ کیے انہیں مخصوص اسٹائل دیا۔اپنے گارڈز کو خود سے تھوڑا دوری پر رہنے کا حکم دیتے ہوئے پراڈو کی اگلی سیٹ پر بیٹھے اسے خود ڈرائیو کیے یونیورسٹی پہنچا۔

بیّ گجر جو اس یونیورسٹی کا مشہور ترین غنڈہ چوڑی جسامت،شانوں تک آتے بال،گلے میں مختلف چینز لٹکائے۔یونیورسٹی کے باہر ٹہلتے ہوئے ملا۔

کوبرا اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کرتا اس کی طرف بڑھا۔

"کیا ارادے ہیں؟" بیّ گجر نے اس انجان شخص کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

"ارادے تو تیرے جاننے آیا ہوں۔کوبرا کا مال ہڑپنا کسی کے بس کی بات نہیں۔"اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو اکیلا اور میرا پورا گینگ ہے۔" بیّ گجر نے اپنی طرف سے اسے دھمکانے کی کوشش کی۔

"میں نیولہ نہیں کوبرا ہوں جو اپنے دشمن کو سالم نگل جاؤں اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہو۔" یہ کہتے ہی اس کی منہ پر ایسا زوردار پنچ مارا کہ اس کے ناک اور منہ سے خون کا فوارہ چھوٹ گیا۔اور وہ فرش پر جا گرا۔

"کوبرا کے ہوتے تو یہاں سے چل کر تو کیا رینگ کر بھی نہیں جا پائے گا۔"وہ اس پر دھاڑا۔۔وہ اپنی جنونی کیفیت میں آچکا تھا۔ایک ہاتھ سے اس کے مکے کو جکڑتا پے در پے وار کرتا چلا گیا۔اپنے چمکتے بوٹ کی ٹوہ شدت سے اس کے پیٹ میں ماری کہ وہ اپنے پیٹ پہ دونوں ہاتھ باندھے درد سے بلبلایا۔

"مجھے معاف کردو۔"وہ اس کے آگے گڑگڑانے لگا اور مقابل کے بازو پر بلیک کوبرا کا ٹیٹیو دیکھتے اسے پہچانا۔

اس نے پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے ایک تیز دھار بلیڈ نکالا۔اور اس کے دائیں ہاتھ کو قابو لیے اس کی انگلیاں ہتھیلی سے الگ کیں۔

"یہ ہاتھ لینے کے لیے ہی نہیں دینے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔اب تجھے اچھے سے یاد رہے گا۔" پاس سے گزرتی منت جس نے یہ سارا منظر اپنے موبائل میں قید کر لیا تھا۔وہ اسکی یونیورسٹی کے ایک سٹوڈنٹ کو مارنے والے کی پشت ہی دیکھ پائی۔آخری منظر کو قید کرتے ہوئے موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر پتھریلی زمین پر گرا۔

اسے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ اپنے اس چھوٹے سے عمل سے کونسی مصیبت میں گرفتار ہونے والی ہے۔

وڈیو بناتے ہی وہ وہاں سے اپنا عبایا سنبھالتے ہوئے بھاگی۔

اس نے فون کان سے لگا کر گارڈز کو کہا۔

"ابھی ایک لڑکی عبائے میں بھاگی ہے اسے پکڑ لو اور میڈم کو لے جا کر اس کی اچھے سے خاطر مدارت کرو۔" اپنی رعب دار آواز میں حکم دیا۔

اس سے پہلے کہ منت ہاسٹل میں داخل ہوتی۔کچھ آدمیوں نے اسے چاروں طرف سے گھیر لیا۔

کسی نے چابک دستی سے پیچھے سے اسکی ناک پر کلوروفارم والا رومال رکھا۔تو وہ چند لمحوں ہی میں ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یونیورسٹی سے گھر آتے ہی اس کے موبائل پر کچھ میسیجز آنے لگے۔ واٹس ایپ کھولا تو اس میں ظہیر بھائی کے ساتھ اپنی بے شمار نادیدہ تصاویر دیکھ کر اس کے چہرے کا رنگ فق ہوا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین کرنا مشکل ہو گیا۔ ظہیر بھائی سے اس قسم کی حرکت بالکل توقع نہ تھی کہ وہ اُس دن کا بدلہ لینے کے لیے اس حد تک گر جائیں گے۔ سیرت بھاگتی ہوئی اپنی مما کے کمرے میں گئی۔

"مما وہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ اس دن مہندی کے فنکشن میں ظہیر بھائی نے میرے ایک سیلفی لی تھی۔ میں ان کے اس عمل پر ناراض ہو گئی۔ اس بات کو یہ دیکھیں انہوں نے کس ڈھنگ سے پیش کیا ہے۔" سیرت نے انہیں تصاویر دکھائیں۔

فائزہ اسحاق پریشانی سے اس معاملے پر سوچنے لگیں۔۔ "اب کیا کروں؟"

"مما آپ کو مجھ پر بھروسہ ہے نا۔۔" سیرت نے ان سے پوچھا۔

"مجھے اپنی بیٹی بھرپور اعتماد ہے وہ کبھی کوئی غلط قدم نہیں اٹھا سکتی۔" انہوں نے اس اپنے ساتھ لگا کر مان بخشا۔

ابھی کچھ وقت ہی گزرا تھا کی انہیں فون آیا۔

"یہ اپنی بیٹی کہ کرتوت دیکھ لیے کتنی بار سمجھایا تھا کہ اسے لڑکوں کے ساتھ پڑھنے کی اجازت نہ دو۔ بگڑ جائے گی۔ سارے خاندان میں تمہاری بیٹی کی تصویریں پھیل چکی

ہیں۔اب بھگتو۔" فائزہ کی جیٹھانی وشمہ نے انہیں فون پر کہا۔۔۔

بار بار خاندان کے افراد نے فون پر اس بات کی تصدیق کی اور انہیں خوب کھری کھوٹی سنائیں۔اسحاق صاحب کو جب اس بات کا پتہ چلا تو گھر آئے۔سیرت اور فائزہ دونوں کمرے میں ہی موجود تھیں۔انہوں نے آتے ہی روتی ہوئی سیرت کو گلے لگایا۔۔

"روتے نہیں شاباش چلو چپ کرو۔مجھے اپنے خون پر پورا بھروسہ ہے۔میری بیٹی ایسا کوئی کام نہیں کر سکتی۔"انہوں نے اس کے آنسو پونچھے۔

"حسبُنا اللہ و نعم الوکیل علی اللہ توکلنا۔"

"کافی ہے ہمارا لیے اللہ اور وہ بہت اچھا کارساز ہے اللہ پر ہی ہم نے بھروسہ کیا۔"

"لوگ تو ہمیشہ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی فراق میں لگے رہتے ہیں۔تم لوگوں کی باتوں پر توجہ نہ دو۔اچھے لوگوں سے اللہ بہت امتحان لیتا ہے پر ان کا ساتھ نہیں چھوڑتا ،اور برے لوگوں کو بہت کچھ دیتا ہے مگر ان کا ساتھ نہیں دیتا۔"مشکلیں اپنا حل اپنے ساتھ لے کر آتی ہیں۔انشاءاللہ یہ مصیبت بھی ٹل جائے گی۔میری بیٹی میری دھڑکن ہے۔اللہ پاک اس کے قدموں میں دنیا جہاں کی خوشیاں رکھ دے۔"

فائزہ نے ان کی دعا پر آمین کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بمشکل اپنی آنکھیں کھولیں۔اپنی آنکھوں کو اچھی طرح کھول کر چاروں اطراف کا جائزہ لیا۔وہ ایک چھوٹ سا کمرہ تھا جس میں کافی گند پڑا تھا۔اوپر لگے روشندان سے چاند کی روشنی اندر داخل ہو رہی تھی۔اسے ایک کرسی کے ساتھ باندھا گیا تھا۔اپنے ہاتھوں کو ہلانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔پورے جسم سے درد اٹھ رہا تھا۔لگتا ہے،بے ہوشی میں بھی اس پر تشدد کیا گیا تھا۔ جسم سے نکلے خون سے اس کا عبایا چپکتا ہوا محسوس ہوا۔شاید اس کو مارنے کے لئے لوہے کی زنجیر کا استعمال کیا گیا تھا۔اپنے جسم سے اٹھتے درد سے بے حال ہونے لگی۔شدید درد کی تاب نہ لاتے ہوئے آنسو اپنے آپ ہی اس کی آنکھوں سے رواں ہوئے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ لمحوں بعد کمرے میں کچھ سوٹڈ بوٹڈ افراد داخل ہوئے۔

"کیسا محسوس کر رہی ہیں میڈم آپ؟اس شاندار محل میں رہ کر۔۔"ان میں سے ایک نے پوچھا۔وہ اس بدبودار کمرے میں رہ کر کیسا محسوس کر سکتی تھی۔منت نے اس کا پوچھا گیا سوال نظر انداز کیے بولی۔

"آپ لوگ کون ہیں؟اور مجھے یہاں کیوں باندھا گیا ہے؟پلیز مجھے چھوڑ دیں میں نے کچھ نہیں کیا۔"اس نے روتے ہوئے کہا۔

"لگتا ہے ابھی بھی ہوش ٹھکانے نہیں آئی جو یوں بحث کر رہی ہو؟جلدی بتاؤ کس نے

تمہیں بھیجا ہے؟ کس ادارے کی سیکرٹ ایجنٹ ہو؟ صاف صاف بتاؤ نہیں تو اس سے بھی برا حال کریں گے۔۔"

"میرا کسی ادارے سے کوئی تعلق نہیں میں نے تو بس ویسے ہی ویڈیو بنائی تھی غلطی ہو گئی مجھ سے میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی خدا کے واسطے مجھ پر یقین کریں اور مجھے جانے دیں۔" ایک زناٹے دار تھپڑ اس شخص نے اس کے منہ پر مارا اور اس کے حجاب سے بندھے سر کو ہاتھوں میں جکڑتے ہوئے جھٹکا دیا۔

"جسٹ شٹ اپ، جلدی سب سچ بتا دو۔ تمہیں کیا لگتا ہم تمہاری بکواس پر یقین کر لیں گے۔" منت خوف سے کانپنے لگی۔ تھپڑ اتنی زور کا تھا کہ اس کے کانوں میں سائیں سائیں ہونے لگی۔ اس شخص کے فون پر رنگ ہوئی تو اسے چھوڑ فون پر متوجہ ہوا۔

"ہاں بتاؤ کچھ اُگلا اس نے یا نہیں؟" کوبرا نے رعب دار آواز میں کہا۔

"سر ابھی تک تو کچھ نہیں بتایا۔"

"اس کے فون کی اچھی طرح جانچ کرو، اور یہ جہاں رہتی ہے وہاں کی تلاشی لو۔ آگے کی جو بھی انفارمیشن ملے مجھے بتاؤ فاسٹ۔ اور ہاں اسے کوئی ہاتھ نہ لگائے سب پتہ کرو مگر ذرا تمیز کے دائرے میں۔" وہ شخص فون رکھتے ہی اس کی طرف متوجہ ہوا۔

"آخری موقع دے رہا ہوں جلدی بولو۔۔" وہ اس پر دھاڑا۔

منت کی خوف سے جان نکلنے کو تھی۔ مگر وہ کچھ نہ بولی۔

"ٹھیک ہے مت بتاؤ اس کا نتیجہ تمہیں خود ہی بھگتنا ہو گا۔ تم تو بہت ہی ڈھیٹ واقعہ ہوئی ہو اتنی آسانی سے سچ نہیں بتانے والی کچھ دن بھو کی پیاسی رہو گی تو خود ہی عقل کے ٹھکانے آئے گی۔" وہ منت کو اسی اندھیرے کمرے میں بند کیے۔ وہاں سے چلے گئے۔

✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤✤

علی شام کو گھر لوٹا تو پورے گھر میں خاموشی کا راج تھا۔ وہ سب کو ڈھونتا ہوا اپنی امی کے کمرے میں آیا۔

"اسلام و علیکم امی۔ کیا ہوا گھر کی تمام لائٹس بھی بند ہیں۔ اور اتنی خاموشی کیوں؟ سحر کہاں ہے؟" اس نے اپنی نئی نویلی دلہن کے بارے میں پوچھا۔

وہ جو بستر پر لیٹی صبح کے واقعے سے پریشان تھی۔ اپنے بیٹے کو سامنے دیکھتے ہوئے بولیں۔

"وہ جو تیری ہوتی سوتی سہیلی تھی نہ فروا اس نے تیرا گھر برباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اللہ کرے کیڑے پڑیں اس کی قبر میں، کلموہی کہیں کی توں دیکھیو اس کا کبھی اپنا گھر نہیں بسنا، ابھی تو تیرے گھر کو بسے دو دن بھی نہ ہوئے تھے کہ اس چڑیل سے

برداشت نہ ہوا۔"

"ماں جی اب بول بھی دیں کیا کیا اس نے؟" وہ جھنجھلا کر بولا۔

"اس فراڈن کو جانے کہاں سے سحر کا نمبر ملا۔ اس نے تیری اور اپنی تصویریں اسے بھیج دیں۔ جس میں تو اور وہ۔۔۔ مجھے کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔" انہوں نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔

"اللہ توبہ۔۔ وہی سب تیری بیوی جانے سے پہلے مجھے دکھاتی ہوئی کہہ کر گئی ہے کہ اسے تجھ سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا۔" علی ان کی بات سنتا دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑتا ہوا پاس رکھے صوفے پر گرنے کے انداز سے بیٹھتا چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تین دن سے وہ کمرے میں بند تھی۔ انجانے میں کی گئی غلطی، جس کے بدلے اسے اس جہنم میں ڈال دیا گیا تھا۔ تین دن سے بھوکی پیاسی رہنے والی اس لڑکی میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ وہ آنکھیں کھول کر کچھ دیکھ سکتی، نڈھال وجود لیے وہیں پڑی رہی یہاں سے بھاگنا اس کے بس کی بات نہ تھی۔

دروازہ چڑچڑاہٹ کی آواز سے کھل گیا۔ بھاری بوٹوں کی آواز کمرے میں ارتعاش پیدا کرنے لگی۔ اس میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ پیچھے مڑ کر دیکھ سکتی کے کون آیا ہے اور

اسے دیکھنے کی کوئی خواہش بھی نہ تھی۔۔

"کچھ پتہ چلا؟" کوبرا کی بھاری آواز اس چھوٹے سے کمرے میں گونجی۔

"سر اس کے ہاسٹل روم کی تلاشی لی تھی وہاں کچھ بھی نہیں اس لیپ ٹاپ کے سوا اور اس کو بھی اچھی طرح سے چیک کر لیا ہے۔اس میں بھی کوئی کام کی چیز نہیں۔" اس کے ماتحت نے بتایا۔

اس کے بوٹوں کی زوردار ٹھوکر سے لیپ ٹاپ دور جا گرا اور دو ٹکروں میں بٹ گیا۔

"سر اس فون میں بھی کچھ نہیں۔اس کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا۔" وہ کوبرا کے سامنے نظریں جھکائے ہلکی آواز میں بولا۔

کوبرا نے اس کے قریب جاتے اس کی ڈھلکی ہوئی گردن کو اپنے ہاتھ میں دبوچا۔

اس کی مضبوط گرفت سے منت کو اپنے سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی۔ گردن کی رگیں پھولنے لگیں۔

"اپنی ضد چھوڑ دو اور عقل مندی کا ثبوت دیتے ہوئے سب سچ بتا دو اگر آج بھی نہ بتایا تو تم سوچ بھی نہیں سکتی کہ میں تمہارا کیا حال کروں گا۔" منت بھری آنکھوں سوجے پپوٹے واہ کیے اسے دیکھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روشندان سے آتی ملگجی سی روشنی منت کے وجود پر پڑ رہی تھی۔ سبز نین کٹوروں میں گھلی سرخی اس میں سے نکلتے آنسو کسی گہرے ساگر کی سی تشبیہ دے رہے تھے۔ وقت کا دریا بہتے ہوئے اس لمحے میں جیسے تھم گیا ہو۔ دایان لاشاری اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے چند لمحے ساکت ہوا۔ نجانے اس کی آنکھوں میں کیا؟

کرب، درد، اور ڈر۔۔۔۔

چہرے پر نقاب تھا صرف آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں۔

منت نے پھڑ پھڑاتے ہونٹوں سے لب کشائی کرنا چاہی۔

سبز آنکھوں میں خوف ہلکورے لینے لگا۔

مگر سامنے کھڑا شخص کسی ریاست کا خوبرو شہزادہ معلوم ہوا۔ جبکہ اس کی سیاہ آنکھوں میں موجود سرخ ڈورے لہو چھلکاتے ہوئے محسوس ہوئے۔ رہی سہی کسر اس کے قرب سے اٹھتی کسی مہنگے ترین پرفیوم کی دلفریب مہک نے پوری کر دی۔ اس کے بھینچے ہوئے جبڑے اور تنے نقوش دیکھتے ہوئے اس کی زبان تالو سے چپک کر رہ گئی اور پیر زمین نے جکڑ لیے۔

اس نے منت کی گردن سے اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے پیچھے کھینچا۔

اور اس کے عنابی کٹاؤ دار لبوں سے ایک جملہ ادا ہوا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ساحرہ!" جو بمشکل اس ادا کرنے والے کے ہی کانوں تک پہنچا۔

اس سے پہلے کہ وہ اپنی صفائی میں کچھ کہتی۔ کمزوری اور درد کی شدت نے اسے روکا اور چند لمحوں میں اس کا سر کرسی پر ڈھلک گیا۔

اس کی آنکھیں بند کرتے ہی دیان لاشاری کو اسے ایسا لگا ہر طرف اندھیرا چھا گیا ہو۔

مگر وہ اپنے محسوسات کو فراموش کیے بولا۔۔

"اسے جہاں سے اٹھا کے لائے تھے بحفاظت وہیں پہنچا دو۔" وہ تکبرانہ لہجے میں ان پر اپنا حکم صادر کرتا۔ شاہانہ چال چلتا ہوا وہاں سے باہر نکلا۔

مائرہ ناشتے کی میز پر منہاج کا انتظار کر رہی تھی کہ وہ سیڑھیوں سے اترتا ہوا بلیک ڈریس پینٹ اور سکائی بلیو شرٹ پہنے بازو پر کوٹ ڈالے ان کی طرف ہی آ رہا تھا۔

"صبح بخیر مام!" "صبح بخیر" انہوں نے بھی جواب دیا۔ منہاج کے آگے فریش جوس رکھتے ہی اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"منہاج مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔"

"کیا بات ہے مام؟ جس کے لیے آپ اتنی تمہید باندھ رہی ہیں۔"

"مگر تم وعدہ کرو کہ تم میری بات مانو گے۔"

مام پلیز اب سسپینس نہ پھیلائیں اور پلیز بتا بھی دیں۔"

"میں چاہتی ہوں کہ کہ تم سیرت سے شادی کر لو۔"

"واٹ مام؟" اس نے حیران نظروں سے دیکھا۔"آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں؟ اور اس کی اور میری عمر میں بہت فرق ہے۔ وہ کم سے کم مجھ سے دس بارہ سال تو چھوٹی ہو گی ہی۔ جسے میں آج تک گڑیا کہتے آیا ہوں اسی سے شادی کرنا۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔" اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"تم کہیں خاندان میں پھیلی اس کی تصویروں کو لے کر تو نہیں اس کے کردار کی وجہ سے مشکوک ہو میری بات سنو وہ ایسی لڑکی الکل نہیں ہے یہ ضرور ظہیر کا ہی کچھ کیا دھرا ہے۔" وہ بولیں۔

"نہیں مام مجھے اس پر پورا بھروسہ ہے۔ میں اسے اس کے بچپن جانتا ہوں۔ وہ ایسا کوئی غلط قدم نہیں اٹھا سکتی۔ میرے دل میں اس کے کردار کو لیے کوئی شک نہیں۔"

"تو پھر میں بات کروں اسحاق بھائی سے؟" انہوں نے پوچھا۔

"مام پلیز مجھے ہاسپٹل سے دیر ہو رہی ہے اور اس سلسلے میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔" منہاج نے چیئر پر رکھا اپنا کوٹ اٹھایا۔

"منہاج! یہ میری دیرینہ خواہش ہے تم اسے پورا کرو گے نہ۔" انہوں نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے مان بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے میری بات نہ مانی تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔"

"اف مام آپ کی یہ جذباتی بلیک میلنگ۔۔۔"

"جیسے آپ کو ٹھیک لگے وہی کیجیے۔" اس نے ان کی بات مانتے ہوئے ہار مان لی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

سیرت آج تین دنوں بعد یونیورسٹی آئی تھی۔ سب سے ملی مگر منت اسے کہیں نہیں دکھی۔

"منت کہاں ہے؟" اس نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی تین دنوں سے یونیورسٹی ہی نہیں آرہی۔" سیمل نے کہا۔

"تم میں سے کسی نے اسے کال کی؟" سیرت نے پوچھا۔

"میں نے کی تھی کال مگر فون سوئچ آف تھا۔" اعیلاف نے کہا۔

سیرت پریشان ہوگئی۔ کیونکہ صرف وہی منت کے ماضی کے بارے میں جانتی تھی۔ کہیں اس کے قبیلے والوں کو تو اس کے بارے نہیں پتہ چل گیا اور وہ اسے زبردستی نہ

لے گئے ہوں اس نے سوچا۔

"ہم سب یونیورسٹی آف ہوتے ہی گرلز ہاسٹل میں جا کر اس کا پتہ کرتے ہیں۔"

" صحیح کہہ رہی ہو۔" اعیلاف نے کہا۔" کہیں وہ بیمار نہ ہو ہمیں اسکی خبر لینی چاہیے۔"

وہ سب اسی بات پر غور کر رہے تھے کہ عیسیٰ آکر ان کے قریب بیٹھ گیا اور ہاتھ میں نیل کٹر لیے اعیلاف کی طرف بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے اس کے نیل کٹ کرنے لگا۔

سب نے اسکی حرکت پر غور کیا مگر خاموش رہے وہ اپنا کام مکمل کرتے وہاں سے چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کیا تھا؟؟" حسام بولا۔

"تم نے اسے کچھ کہا کیوں نہیں۔ کیسے دھڑلے سے وہ سب کے سامنے ایسا کر کے گیا ہے۔" حسام نے اسے ڈانٹا۔

"دل تو کر رہا تھا اس سائیکو کا منہ توڑ دوں۔"

"پلیز اسے کچھ مت کہنا۔" اعیلاف بولی۔" دراصل اسے لمبے ناخن پسند نہیں۔۔اس نے مجھے کاٹنے کو کہا تھا مگر میں نے اسکی بات نہیں مانی اس لیے اس نے غصے میں شاید

ایسا کیا ہو۔"

"تم دونوں بھی اپنے نیل کٹ کر لو۔"اعیلاف نے سیمل اور سیرت کو کہا۔

"تم اسکی رعب داریاں اپنے تک ہی محدود رکھو۔ہم پر اسکی اصول نہ لاگو کرو۔" سیمل بولی۔

"ویسے تم دونوں میں اتنی انڈرسٹینڈنگ کیسے ہوئی؟"سیرت نے پوچھا۔

"وہ عیسیٰ نے فیس بک پر مجھے فرینڈ ریکوسٹ بھیجی تھی میں نے ایکسیپٹ کر لی۔بس تب سے ہی۔۔۔"اعیلاف نے انہیں بتایا۔

"میں عیسیٰ کے بارے میں سب پتہ کرتا ہوں کہ وہ کیسا لڑکا ہے۔"حسام نے کہا اور پھر سب کلاس کی طرف بڑھ گئے۔

یونیورسٹی ٹائم ختم ہوتے ہی اعیلاف اس کے پاس گئی۔

"سنو عیسیٰ تم ذرا حسام سے بچ کے رہنا وہ تمہارے بارے میں معلومات لینا چاہتا ہے اور اس کے سامنے کوئی فضول بات نہ کرنا۔"اعیلاف نے اسے کہا۔

"میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے کہ اس گروپ کی جان چھوڑ دو۔جب تک تم انکے ساتھ رہو گی یہ سب تو ہوتا رہے گا وہ ہمارے پرسنل معاملے بولنے والے وہ کون ہوتے

ہیں؟"

ہارون جو اعیلاف کو منت کے ہاں جانے کے لیے بلانے آیا تھا ان دونوں کی باتیں سن کر وہ وہیں سے واپس آیا۔اور حسام سے کہا۔

"تم عیسیٰ کے بارے میں کوئی انٹرسٹ نہیں لو وہ کیا ہے؟ کیسا ہے؟ کیوں ہے؟ تم ان دونوں کے درمیان میں مت آؤ۔ جسے اپنی زندگی کی خود پرواہ نہیں تو اس کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟"

"کیا ہوا کچھ بتاؤ تو سہی۔" حسام نے کہا۔ہارون نے اسے ساری بات بتائی۔

سیرت،اعیلاف، سیمل تینوں اس کے کمرے میں داخل ہوئیں تو وہ اپنے بستر پر کمفرٹر اوڑھے لیٹی ہوئی تھی۔

"اسلام و علیکم!" ان تینوں نے اسے مشترکہ سلام کیا۔منت یوں سب کو سامنے دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی۔دروازہ ناک ہوا تو منت نے دروازے کی جانب دیکھا کہ کون ہو سکتا ہے؟ وہ پژمردگی سے بستر پر بمشکل اٹھ کر بیٹھی۔ جسم میں ابھی بھی شدید درد تھا۔

سیمل،اعیلاف،اور سیرت نے منت کو یوں بغیر حجاب کے پہلی بار دیکھا۔

"تم بلوچ ہو؟" اعیلاف نے اس کی تھوڑی پر بنے کٹ اور اس پر بنے تین سبز تل دیکھ کر پوچھا۔ اس نے آہستگی سے سر اثبات میں ہلایا۔

"ہماری سہیلی اتنی پیاری ہے ہمیں تو پتہ ہی نہ تھا۔" سیمل بولی۔ "اسی لیے اپنے آپ کو چھپایا ہوا تھا۔"

"حسام ہارون اور اذان باہر ہیں۔ تمہاری اجازت کے طلبگار ہوں گے۔ انہیں پتہ ہے کہ تم پردہ کرتی ہو اس لیے وہ بغیر اجازت اندر نہیں آ رہے۔" سیرت نے کہا۔

منت نے سر پر اوڑھا ہوا دوپٹہ ہی اپنے ناک تک رکھ کر اپنا چہرہ چھپایا۔ تو سیمل نے ان سب کو اندر بلایا۔ انہوں نے آ کر اس کا حال دریافت کیا۔ وہ اس کے لیے کچھ فروٹس لائے تھے۔

"کیا ہوا؟" سیرت نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر اس کا بخار چیک کیا۔

"تمہیں تو تیز بخار ہے۔ تم نے دوا لی ہے؟" اس نے پوچھا۔

اب وہ ان سب کو کیا بتاتی کہ اسکے ساتھ کیا ہوا۔ وہ کیسے بمشکل چلتے ہوئے ہوسٹل کے کمرے تک پہنچی تھی۔ تو دوا کیسے لیتی۔

منت نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیتے ہوئے سیرت کے افسردہ چہرے کو دیکھ کر اس سے پوچھا۔ "تم بتاؤ کیا ہوا ہے؟ مجھے تم کچھ پریشان لگ رہی ہو۔"

بس منت کے اتنا پوچھنے کی دیر تھی کہ وہ اس کے سامنے اپنا کب سے کیا ضبط کھو بیٹھی اور آنسو بھل بھل اس کی آنکھوں سے بہنے لگے۔سب سیرت کو یوں روتا دیکھ کر پریشان ہوئے۔

"کیا ہوا بتاؤ بھی سیرت۔"اعیلاف نے کہا۔

سیرت نے اس دن مہندی کے واقعے سے لے کر ظہیر کی طرف سے بھیجی گئی تصویروں کے بارے میں سب بتایا۔

"تمہیں اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔نہ تم اسکی بے عزتی کرتی نہ وہ تم سے بدلہ لیتا۔"سیمل نے سیرت کو کہا۔

"جب تمہیں کوئی غیر مرد ہاتھ لگائے تو تم کیا خاموش رہو گی؟"سیرت نے اسکی بات پر غصے سے اس کی طرف دیکھا۔

"ہم بیمار کی خبر لینے آئیں ہیں نا کہ اسے اپنی ٹینشن دے کر مزید پریشان کرنے۔"اذان بولا۔

ہارون نے سیب کاٹ کر اس کے سامنے رکھے۔"چلیں آپی اب جلدی سے اسے فنش کرو۔"ہارون کے آپی کہنے پر منت نے اسے گھور کر دیکھا تو سب ہنسنے لگے۔

"سر!"اس نے فون کرتے ہی اسے کہا۔"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ جس کلب میں ہمارا مال ہے اس پر ریڈ ہونے والی ہے۔"

"یو باسٹرڈ!تم مجھے فون کر کے اپنی موت کو دعوت دے رہے ہو۔یہی وقت اگر تم وہاں سے اپنا مال سمیٹنے میں لگاؤ تو بچ جاؤ گے۔میرا کروڑوں کا مال اگر پکڑا گیا تو تجھے میں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا۔"وہ اس پر دھاڑا۔۔

اسکے ماتحت پپو اپنے باقی کے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچا۔اور ایک تھیلا لیے وہاں موجود سب لوگوں سے کہا۔"جو بھی مال ہے جلدی اس میں ڈالو۔۔"

پاؤڈر کی صورت میں کوکین،ہیروئین کے پیکٹس،سب اس میں ڈالے۔ایم،بھنگم ،اور ٹرینکولائزر سب اس میں ڈالا۔

انہوں نے آئس کے لیے استعمال کیے جانے والے حقے وہاں موجود کیبن میں چھپائے اس عمل کو کرنے میں کچھ منٹ ہی گزرے تھے کہ پولیس اندر داخل ہوئی۔

انہوں میں سے ایک نے وہ تھیلا لیے کھڑکی سے جمپ لگائی تو نیچے کھڑے ٹرک میں کودا جس میں بھوسا بھرا تھا۔اور وہ تیزی سے مال بچائے وہاں سے نکل گئے۔

سانپ کے زہر کو وینم کہا جاتا ہے۔وینم اس طرح ری ایکٹ نہیں کرتا جیسے زہر کرتا

ہے۔جب تک اس میں خون کی ملاوٹ نہ ہو وینم اثر نہیں کرتا۔سانپ کے کاٹنے سے اس کا زہر ہمارے خون میں پہنچتا ہے اس لئے وہ ہمارے لئے زہریلا بن جاتا ہے۔لیکن اگر وینم کو ہم پی لیں تو بچ جائیں گے۔لیکن اس بات کا دھیان رکھنا لازم ہے کہ منہ میں کوئی زخم نہ ہو۔کوبرا سانپ سے اپنی زبان پر ڈسوانا، یہ دنیا کا سب سے بڑا اور مہنگا ترین نشہ ہے۔اپنی زبان پر کٹوانے سے جسم ایک گھنٹے کے لیے سُن پڑ جاتا۔پھر سرور آنے لگتا اور سکون کی نیند آنے لگتی۔

مگر آج یہ نشہ کرنے کے باوجود نینداس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔آنکھیں بند کرتا تو اسکی سبز گہری آنکھیں دکھائی دیتیں۔کھولتا تو بھی۔۔۔۔

منت بستر پر لیٹے لائٹ بند کیے سونے کی کوشش میں تھی مگر جسم سے اٹھتا درد اسے سونے ہی نہ دے رہا تھا زخم ابھی بھی مندمل نہیں ہوئے تھے۔

اچانک کھڑکی میں سے ایک دیو قامت ہیولہ نظر آیا۔جس نے منہ چھپانے کے لیے بلیک ہوڈی پہن رکھی تھی۔اس نے ڈر کی وجہ سے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں۔بس اس نے اتنا دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں کچھ تھا۔وہ جو بھی تھا اس کے قریب بستر پر بیٹھا۔اس کے چہرے پر پڑا کمفرٹر اس نے پیشانی سے زرا نیچے ناک تک کیا کہ وہ اسکی آنکھیں دیکھ سکے۔اسکے بند آنکھیں مگر لرزتے عارض اس کے جاگنے کا پتہ دے رہے تھے

۔اس نے اپنا چہرہ اسکے قریب کئے اسکی پیشانی تک آئے بال چھوئے بغیر، پھونک سے پیچھے کیے۔

منت کو اس کی گرم سانسوں سے اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا۔ چند لمحوں بعد جب اسے کمرے میں اپنے آس پاس کسی کے نہ ہونے کا احساس ہوا تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اسکے جانے کے بعد بھی اسکے قرب سے اٹھتی مہک ابھی بھی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

فجر کی اذان پر منت کی آنکھ کھلی تو نماز ادا کرنے کے لیے بستر سے اٹھنے لگی کہ ہاتھ کسی سخت چیز سے ٹکرایا۔ اس نے کمرے کی لائٹ آن کی تو بستر پر نیا ایپل کا لیپ ٹاپ پڑا تھا۔

"یہ کہاں سے آیا؟" اس نے پریشانی سوچا۔

"میرا لیپ ٹاپ تو اُس نے۔۔ پھر یہ اتنا مہنگا لیپ ٹاپ کہاں سے آیا۔"

اس نے لیپ ٹاپ کھول کر آن کیا تو اس کے سٹارٹ ہوتے ہی وال پیپر پر جس کی تصویر نظر آئی۔ حیرت اور بے یقینی سے اس نے جھٹ سے اسے بند کیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

"مما آج کے لیے آپ نے کیا بنایا ہے؟" سیرت نے ان کے پاس آکر پوچھا۔

"تمہارے لیے اور تمہارے دوستوں کے لیے بریانی اور چاٹ بنائی ہے۔ کچھ اور چاہیے ہو تو وہاں سے لے کر کھا لینا۔ ٹرپ پر تو سب باہر کا ہی کھانا پسند کرتے ہیں اس لیے زیادہ کچھ نہیں بنایا۔ تم واپس آؤ گی تو مجھے یاد کروانا کہ میں نے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔" انہوں نے کہا۔

"مما ایسے میں نہیں جا سکتی سکون سے آپ ابھی مجھے بتائیں کہ کیا بات ہے ورنہ میرا دماغ گھر پر ہی لگا رہے گا کہ نجانے آپ نے کیا بات کرنی تھی اور میں صحیح سے انجوائے بھی نہیں کر پاؤں گی۔ بتائیں نہ مما۔" اس نے اصرار کیا۔

"منہاج کے لیے تمہارا رشتہ آیا ہے۔ تمہیں اس رشتے سے کوئی اعتراض تو نہیں؟" انہوں نے اس کی مرضی پوچھی۔

"مما ابھی اتنی جلدی بھی کیا ہے۔ ابھی تو میری سٹڈی کا لاسٹ سمسٹر رہتا ہے۔" اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"منہاج اور اس کے گھر والوں کو تمہاری مزید پڑھائی سے کوئی اعتراض نہیں۔ سب جانتے بوجھتے شکر کرو سارے خاندان میں سے سب سے نیک بچے کا رشتہ آیا ہے۔ اسے اور تمہاری بڑی پھپھو دونوں کو تم پر اعتبار ہے تو ہی انہوں نے سارے خاندان کی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مخالفت مول لیتے ہوئے رشتہ بھجوایا ہے۔"

"مما شادی۔۔۔۔اور وہ بھی اس سڑو۔۔۔سے۔۔"اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"تم مجھ سے مار کھاؤ گی۔"انہوں نے مصنوعی ناراضگی سے آ کے گال پر ہلکی سی چپت لگائی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

"نکالو اس کو باہر۔۔"ان کی چنگھاڑتی آواز سارے گھر میں گونجی۔۔وہ صحن کا دروازہ عبور کرتے ہوئے اندر کی طرف آئیں۔

سلیمان صاحب اپنی بیٹی کی آواز سن کر باہر آئے۔

"کیا ہوا کیوں خواہ مخواہ شور مچایا ہوا ہے۔"

"آپ کی لاڈلہ پوتی نے میرے بیٹے کی نئی بسی گھر ہستی کو اجاڑنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔جانے اس فروا نے کونسی جھوٹی تصویریں اسکی بیوی کو بھیجیں ہیں کہ وہ گھر ہی چھوڑ کر چلی گئی۔"

فروا جو اپنی پھپھو کی آواز سن کر باہر نکلی تھی معصوم سا چہرہ بنائے اپنے دادا جان کے پاس جا کر ان کے ساتھ لگی۔۔تو وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر بولے۔۔

"میری بیٹی ایسی کوئی غلط حرکت نہیں کر سکتی مجھے اس پر پورا اعتماد ہے۔" فروا نے دادا جان سے نظر بچا کر ان کو آنکھ آچکا کر ایسا اشارہ کیا کہ وہ جو مرضی کہہ لیں سب صرف اسی کی سنیں گے۔

وہ انہیں بولتا چھوڑ اپنے کمرے کی طرف بڑھی اور بیڈ پر لیٹے ہوئے اپنا موبائل آن کیا تو فیس بک پر بیشمار فرینڈ ریکوسٹس آئیں ہوئیں تھیں۔اس نے۔۔۔۔۔۔۔

صبح سے ہی آسمان پر کالے گھنے بادلوں نے بسیرا کر رکھا تھا۔وہ سب یونیورسٹی کی بس میں سوار ہوئے۔آج ان کا یونیورسٹی ٹرپ رانا ریزروٹ جا رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوا کی موج مستی کے ساتھ بس میں ان سب کی موج مستی بھی عروج پر تھی۔

حسام اور ہارون ساتھ بیٹھے۔منت،سیرت ساتھ۔سیمل کے لیے کوئی جگہ نہ بچی تو اذان نے اسے اپنے ساتھ بیٹھنے کو کہا۔کسی نے بھی ان دونوں کو نوٹ نہ کیا تو وہ بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

تیز چلتی ہوا سے سیمل کے بال بار بار اس کے چہرے پر آنے لگے تو اذان نے نرمی سے انہیں اس کے کان کے پیچھے اڑسا۔

"سیمل!" اذان نے آہستگی سے سب کی موجودگی کی وجہ سے متوجہ کیا۔

"کیا بات ہے؟" اس نے اذان کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جو تم کہو میں کرنے کے لیے تیار ہوں۔" سیمل نے اسکی بات سن کر خوشی سے آنکھوں میں چمک لیے اسے دیکھا۔

"سچ میں تم میرے لیے اپنا فرقہ بدلنے کو تیار ہو؟" اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تمہیں پانے کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑا میں کروں گا۔" اذان نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے سیمل سے کہا۔ وہ آسودگی سے مسکرانے لگی۔۔اچانک کسی کے سامنے آجانے سے ڈرائیور کو بس روکنی پڑی۔ بس رکی تو عیسیٰ دروازے کھولے اندر آیا۔

"اعیلاف میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا ان سب کے ساتھ جانے سے مگر تم نے میری بات نہیں مانی۔ چلو یہاں سے۔۔" اس نے اعیلاف کی کلائی پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچا۔۔۔اور اسے بس سے باہر نکال لیا۔

ہارون اور حسام سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ دونوں بھی اس کے پیچھے باہر نکلے۔

"چھوڑو اسکا ہاتھ تم ہوتے کون ہو اسکو بیچ راستے میں یہاں سے لے جانے والے؟" حسام بولا۔

"میں اس کا جو بھی ہوں بہت جلد پتہ چل جائے گا۔" اس نے اکڑ کر کہا۔

"ملاؤون فائیو پر کال ابھی پولیس اسے پکڑے گی تو ہی اسکی عقل ٹھکانے آئے گی۔"

ہارون بولا۔

سیرت ان کے کہنے سے پہلے ہی اس سچویشن کو سمجھتے ہوئے کال ملا کر پولیس کو بلا چکی تھی۔

اس ایریا کی پولیس اہلکار کے ساتھ ڈولفن کے بھی کچھ اہلکار تھے۔ انہوں نے سارا معاملہ جانچا تو عیسیٰ نے کہا کہ وہ اس کی منگیتر ہے۔ اس لیے اسے اپنے ساتھ لے جانا چاہتا تھا۔

اعیلاف سے سچائی پوچھی تو وہ گڑبڑا گئی اور سوچنے لگی کہ سچ بول دیا تو پولیس عیسیٰ کو پکڑ لے گی۔ اگر جھوٹ بولا تو سب دوستوں کے سامنے اس کی کیا عزت رہ جائے گی۔

"نہیں یہ میرا منگیتر نہیں ہے۔" اس نے دل کڑا کر کہ سچ بول ہی دیا۔ عیسیٰ نے ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالی۔ پولیس اہلکار اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ اعیلاف باقی کا سارا راستہ خاموشی رہی۔ وہاں پہنچ کر سب نے خوب انجوائے کیا گھومے پھرے۔

"ہائے بیوٹیفل !" حسام نے اپنی کچھ دنوں پہلے آئی ہوئی نئی کلاس میٹ سارہ کو آواز دی۔

"یہ چھچھورا پن کسی اور کے ساتھ کرو یہاں تمہاری دال نہیں گلے والی۔" اس نے

ایک غصیلی نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"اب کیا بندہ خدا کی بنائی گئی مخلوق کی تعریف بھی نہ کرے۔" حسام نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شکل دیکھی ہے اپنی۔۔ فلرٹ کہیں کے، آئے بڑے تعریف کرنے والے ہنہہ!" کرتے سر جھٹک کر وہ آگے بڑھ گئی۔

"آہ۔۔۔ چچ۔۔۔" ہارون نے اس کے پیچھے سے آکر اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔

"بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے۔" اس نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔

"ابھی یہ حسام کو جانتی نہیں کہ اس نے کسے انکار کیا۔ تو دیکھنا برو نیکسٹ منڈے یہ میرے ساتھ کی سیٹ پر بیٹھی ہو گی۔" حسام نے تفاخر سے کالر آچکا کر کہا۔

"دیکھ لیں گے منڈے کونسا دور ہے۔" ہارون بولا۔

"یار اب تم کیا اس سائیکو عیسیٰ کی وجہ سے ہمارا سارا ٹرپ خراب کرو گی۔ جب سے یہاں آئی ہو منہ پھلا کر بیٹھی ہو۔" سیرت نے کہا۔

"یہ ڈاکورانی بھی تو چپ ہے اسے کوئی کچھ نہیں پوچھتا۔" اعیلاف نے منت کے نقاب سے پوشیدہ چہرے پر چوٹ کیے کہا۔

منت کچھ دن پہلے ملے اس لیپ ٹاپ کو لے کر اور پھر روز اس کی اپنے کمرے میں موجودگی سے پریشان تھی۔اس کے بارے میں سوچتے ہوئے وہ خاموش تھی۔

"نہیں۔۔ایسی کوئی بات نہیں۔"اس نے ان سب سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"میں بول تو رہی ہوں۔۔"

"تم اس سائیکو عیسیٰ کے ساتھ رہ کر سائیکو ہی ہوتی جا رہی ہو۔" سیمل نے اعیلاف پر چوٹ کی۔

"اور تم آج کل جسکے ساتھ ہواؤں میں اڑ رہی ہو وہ بھی میں اچھے سے جانتی ہوں۔" اعیلاف نے اسے اور اذان کو شاید ساتھ دیکھ لیا تھا اسی لیے اس نے اپنا بدلہ چکانے میں ایک لمحہ نہ لگایا۔

"تم سب لڑائی کرنا چھوڑو اور میری بات سنو۔۔"سیرت نے ان سب کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

"جلد ہی میری شادی ہونے والی ہے اور تم سب کو آنا ہوگا۔میں کسی کا بھی کوئی بہانہ نہیں سننے والی۔"

اسکے کمرے میں قدم رکھتے ہی کمفرٹر میں چھپے ہوئے وجود کی دھڑکنوں کی رفتار نے تیزی پکڑی۔اسکے قرب سے اٹھتی مہک اسکے روز یہاں آنے کے مخصوص وقت کا پتہ دیتی۔جوں جوں وہ اسکے قریب آتا۔مہک اسے اپنے رگوں میں گھلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

اسکے چھپے وجود کی نگاہوں کو دیکھنے کی تڑپ نے اسکے وجود میں ہلچل مچادی۔پہلے یہ احساس کبھی کسی کے لیے نہیں تھا۔جواب وہ اب محسوس کرنے لگا۔اسکی محبت دل میں پوری طرح قابض ہو چکی تھی۔

اس نے گہری سانس لیتے ہوئے جیسے خود کو دیدارِ یار کے لیے تیار کیا۔اسکی آنکھوں سے کمفرٹر ہٹائے اپنی دھڑکنوں کو قرار دینے لگا۔کمرے میں آتی مدھم سی چاندنی اسے دیکھنے میں اسکی مددگار تھی۔

بس چند لمحوں بعد وہ چلا گیا۔اور جاتے جاتے اسکے لیے کچھ چھوڑ گیا۔۔

"کیسی ہیں آپ؟"سامنے والی چھت پر کھڑی ایک لڑکی نے اسے سلام کر کے اپنی طرف متوجہ کیا۔

"وعلیکم السلام۔آپ کون؟"

"میں آپ کی نیو نیبر ہوں۔نیناں۔"

"اوہ اچھا۔"اس نے کہا۔

"آپی آپکا نام کیا ہے؟"نیناں نے اسکی شخصیت سے متاثر ہو کر اس سے پوچھا۔

"میرا نام فروا ہے۔"اس نے بتایا۔

"آپ پڑھتی ہیں؟اور آپ کا فیشن سینس بھی بہت اچھا ہے۔آپ کون سے ڈیزائنر کے کپڑے پہنتی ہیں۔"اسکے سوالات بڑھتے گئے۔

فروا نے مسکرا کر اس کی باتوں کا جواب دیا۔

اس کے پیچھے بیٹھے ایک لڑکے کی پشت اس کی جانب تھی اور چہرہ نظر نہیں آرہا تھا۔وہ ہاتھ میں موبائل لیے کچھ کرنے میں مصروف تھا۔

فروا کی اس پر نظر پڑی تو اس نے نیناں سے پوچھا۔"یہ کون ہے؟"

"یہ میرے بھائی ہیں۔"اس نے بتایا۔

"اوہ اچھا۔۔۔"اس نے لمبی سانس بھرتے ہوئے کہا۔

"آپی آپ میری فرینڈ بنیں گی؟"اس نے پوچھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوکے !"فروا نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپی آپکا فون نمبر کیا ہے ؟اور فیس بک آئی ڈی ہے تو وہ بھی بتائیں۔ہم دونوں بات کیا کریں گے۔"ان دونوں نے نمبر ایکسچینج کیے اور آئی ڈیز بھی۔۔۔۔

اسحاق پیلیس آج معمول سے ہٹ کر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔

سب دوستوں کی وجہ سے آج رونقیں عروج پر تھیں۔لان میں چاروں طرف لائٹس لگائیں گئیں تھیں۔اور لان میں موجود درختوں پر بھی چمچماتی لائٹس لگی۔آنکھوں کو مزید خیرہ کر رہی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لان میں ایک سائڈ پر صوفے،کارنرز اور ٹیبلز لگے ہوئے تھے۔جبکہ دوسری طرف قالین بچھا کر اس پر گدے اور کشن رکھ کر سٹنگ کا انتظام کیا گیا تھا۔

اسحاق صاحب نے اپنے خاندان میں سے کسی کو بھی سیرت کی شادی پر مدعو نہیں کیا۔

صرف حفظہ ان کی بہن،ابتسام منہاج کے والد اور منہاج وہ اسحاق صاحب کے کہنے پر مہندی کی مشترکہ رسم کرنے کے لیے اسحاق پیلس آچکے تھے۔

سیرت کے سب دوست اور اسحاق صاحب کے کچھ خاص بزنس پارٹنر مہندی میں

شرکت کرنے پہنچ چکے تھے۔

سیرت اپنے روم میں تیار ہو کر بیٹھی ہوئی تھی۔اس نے پیلے اور گلابی رنگ کا شرارہ اور شرٹ پہن رکھا تھا۔گلابی رنگ کے ادھ کھلے گلابوں کا زیور پہنے وہ جنت سے اتری ہوئی حور معلوم ہو رہی تھی۔

منت نے اسے دیکھ کر ماشاءاللہ کہا۔"آج تو تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔"

"آج تو سمجھو منہاج بھائی گئے۔۔"اعیلاف نے آنکھ دبا کر کہا۔

سیمل نے اعیلاف کی کمر پر دھپ لگائی۔"تم بچی کو خراب نہ کرو۔"

"ہیں میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا۔بچی پہلے سے ہی بہت خراب ہے۔"اعیلاف نے کہا۔

"بہت ہی فضول بولتی ہو تم سب چپ کر جاؤ۔"منت بولی اور سیرت کو گجرے پہنانے لگی۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب سیرت کو لیے لان کی طرف آئیں جہاں اسکے بیٹھنے کے لیے ایک جھولا قدرتی پھولوں سے سجایا گیا تھا۔اس میں سیرت کو بٹھایا تو حفظہ بیگم نے منہاج کو بھی ساتھ بیٹھنے کے لیے کہا۔

"تم بھی سیرت کے ساتھ بیٹھو بیٹا تاکہ رسم کا آغاز کیا جائے۔"انہوں نے منہاج کو

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہا۔

"مگر مما کیا میرا بیٹھنا ضروری ہے؟" اس نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔ انہوں نے اس پر غصیلی نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔ "منہاج بیٹھ جاؤ۔"

منہاج جس نے وائٹ شلوار قمیض پر سکن گولڈن واسکٹ پہن رکھی تھی۔ سیرت کی نگاہ اس پر اٹھی تو اپنے اس نئے بننے والے رشتے کی وجہ سے اسے دیکھتے دل کی دھڑکنوں میں انتشار پھیلا۔۔۔۔۔

سب نے باری باری آکر رسم کی تو منہاج وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

منہاج کے اٹھ کر جانے کے بعد بھی سیرت کی نظریں اس کی تلاش میں تھیں۔

"کچھ تو شرمالو۔۔۔۔آخر دلہن ہو۔۔" سیمل نے اس کے قریب آتے ہی کہا۔ سیرت نے اس کے بازو پر زور سے چٹکی کاٹی۔

"آہ۔۔۔۔" سیمل کراہ کر رہ گئی۔

"میں تمہیں اور اذان کو بھی یہاں بیٹھی دیکھ رہی تھی جو آنکھوں ہی آنکھوں میں باتیں ہو رہی تھی۔ میری کل شادی ہے۔ مجھے کس چیز کی شرم۔ وہ تو تم دونوں کو آنی چاہیے میری شادی میں اپنا موقع ڈھونڈتے ہوئے۔۔۔" سیرت نے کہا۔

"وہ دیکھو ابھی بھی اس کی نظریں تم پر ہی ہیں۔"

"منہاج کہاں ہے؟"اسحاق صاحب نے حفظہ بیگم سے منہاج کے بارے میں پوچھا۔

"اسحاق بھائی اسے ہسپتال میں ایک ایمر جنسی کیس کے لیے اچانک جانا پڑا۔اس نے جانے سے پہلے آپ سے معزرت کرنے کو کہا تھا۔"انہوں نے اسکے جانے کی وجہ بتائی۔

سب مل کر ڈھولک لیے بیٹھے تو حسام نے گانے کی شروعات کی۔

"آئی مہندی کی یہ رات سجنیا ساجن کے ہے ساتھ۔

آئی مہندی کی یہ رات۔ہو مہندی کی یہ رات۔"

حسام کے گانے کے بول سن کر سیرت افسردہ ہوئی۔اور دل میں بڑبڑائی۔۔

"خاک ساجن کے ہے ساتھ۔۔۔وہ تو بھاگ گیا۔"اس نے ناک چڑھائی۔حسام کے بعد ازاں نے گانا شروع کیا۔

"بنو کی سہیلی ریشم کی ڈوری

چھپ چھپ کے شرمائے

دیکھے چوری چوری۔"

اس کی نظریں گاناگاتے ہوئے مسلسل سیمل پر تھیں۔ہارون نے اسے کونی سے ٹھوکا مارااور نظروں کازاویہ تبدیل کرنے کااشارہ دیا۔سب نے مل کر خوب ہلاگلا کیا۔اسی طرح ایک خوبصورت شام کااختتام ہوا۔

ہیلی کاپٹر کی تیز آواز نے اس دبئی کے ریگستانی علاقے میں ارتعاش پیدا کیا۔اسکے پروں کے چلنے کی تیز آوازانکے کانوں کے پردے پھاڑنے لگی۔سب کی نظر اس میں سے اترنے والے اس خاص شخص پر تھیں جس کاانتظارا نہیں کب سے تھا۔ابھی ہیلی کاپٹر زمین سے کچھ دوری پر تھا کہ اس نے باہر جمپ لگائی توسپاٹ کھڑا ہوا۔ریت پڑنے سے اسکے چمکتے بوٹ اب دھندلا گئے۔وہ اس جانب بڑھنے لگا جہاں اسکے لیے انتظار ہورہا تھا۔

ایک عربی لباس پہنے جس کے گلے میں موٹی موٹی سونے کی ان گنت چیئز تھیں۔وہ اپنی دونوں بازو پھیلائے اس کے استقبال کے لیے آگے بڑھا۔

"Welcome in our dubai...cobra."

اس نے کہا۔

کوبرانے ایک سرد نگاہ اس پرڈالتے ہوئے ہاتھ کے اشارے سے اسے وہیں روکا۔

"ہم آپکے ساتھ ڈیل کر کے خود کو خوش نصیب تصور کریں گے۔"اس نے کوبرا کو کہا اور قیمتی شراب سے بھرا گلاس اس کی طرف بڑھایا۔اس نے ابرو آچکا کر تیکھی نگاہ اس پر ڈالی۔

"سر یہ شوق نہیں رکھتے۔"اس کا ماتحت جلد سے بیچ میں بولا۔

اس عربی کے ساتھ ایک نیگرو بیٹھا جو اسکا ساتھی تھا۔سگریٹ کا کش لیے اسکا دھواں گول گول گھوماتے ہوئے اسکی پھینکنے لگا۔اسکی حرکت پر کوبرا نے چندپل کے لیے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو وہ ضبط کی شدت سے سرخ ہو چکی تھیں۔اس نے کوبرا کی طرف دیکھا تو جلدی سے سگریٹ بجھا کر دور پھینکی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

لاہور کے ایک اعلیٰ اور مہنگے ترین شادی ہال میں سیرت اور منہاج کے نکاح اور ریسپشن دونوں فنکشن اکٹھا ہی ایک ہی دن رکھا گیا۔اور آج میڈیا کو بھی اس شادی میں شرکت کے لیے مدعو کیا گیا تھا۔آخر کو ایک بزنس ٹائیکون کی اکلوتی بیٹی کی شادی تھی۔

ہال میں جابجا قدآدم آئینے آویزاں تھے۔ہال میں لگے آبنوسی فانوس آنکھوں کو چندھیا رہے تھے۔ہر چیز اپنے معیار کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔

سب دوست بھی اکھٹے ہو کر شادی ہال پہنچ چکے تھے۔اذان، حسام اور ہارون نے بلیو

جینز پر وائٹ شرٹس اور اس پر ہر ایک نے مختلف کلر کی ویسٹ کوٹ پہن رکھی تھی۔ اذان نے بلیو۔ حسام نے بلیک۔اور ہارون نے میرون۔۔

سیمل اور اعیلاف نے لانگ گھیر دار فراک اور بڑے بڑے دوپٹے گلے میں ڈال رکھے تھے۔ سیمل نے اذان سے میچنگ بلیو کلر کی فراک پہن رکھی تھی۔ نیچرل میک اپ کیے وہ دونوں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔منت آج بھی بلیک عبائے میں تھی۔

"تم آج بھی اسی میں آئی ہو؟؟" سیمل نے منت کو دیکھ کر کہا۔

"اگر مجھے ساتھ رکھنے میں آکورڈنیس فیل ہورہی ہے تو میں یہاں سے چلی جاتی ہوں۔" منت نے اسے کہا۔

وہ اٹھی تو اعیلاف نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔ "یار برا مت مناؤ جس نے نہیں بھی دیکھنا وہ بھی تمہارے اس ٹینٹ کی وجہ سے ہمیں ہی دیکھ رہا ہے۔" اعیلاف بولی۔

حسام نے جب ان تینوں کو دیکھا تو ان کی طرف آیا۔

"حسام بھائی آپ پلیز مجھے سیرت کے پاس برائیڈل روم میں لے جائیں گے؟" منت نے اسے کہا۔

"آؤ میں تمہیں لے جاتا ہوں۔"

منت برائیڈل روم میں آئی تو سیرت دلہن بنی تیار بیٹھی تھی۔اس نے ریڈ کلر کی میکسی پہنے جس پر بھاری کا پر نگینوں کا کام ہوا تھا۔سر پر کا پر نیٹ کا دوپٹہ لیے۔سرخ نگینوں سے جڑی جیولری پہنے سر پر خوبصورت کندن اور موتیوں سے بنی ماتھا پٹی لگائے۔بہت دلکش لگ رہی تھی۔ماہر بیوٹیشن نے اس کے نو خیز حسن کو مزید چار چاند لگا دیے تھے۔

منت اس کے پاس جا کر اس کے گلے لگی اور دونوں آپس میں باتیں کرنے لگیں۔

مسٹر اسحاق اور مسز اسحاق نے بارات کا استقبال کیا۔

اذان ہارون اور حسام بھی سب میں پیش پیش تھے سیرت کے بھائی ہونے کا خوب فرض نبھا رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہاج نے بلیک کلر کی دیدہ زیب شیر وانی زیب تن کر رکھی تھی بلیک ہی کامدار کھسہ اور بلیک اور گولڈن کلاہ پہن رکھا تھا۔سنجیدہ چہرہ لیے اپنی شاندار پرسنالٹی سے ماحول پر چھا رہا تھا۔

سیمل اعیلاف بھی باقی لڑکیوں کے ساتھ ہال کی اینٹرنیس پر ہاتھوں میں پھولوں کے تھال لیے ان کے استقبال کے لئے کھڑی ہوئیں تھیں۔

منہاج کے ساتھ اذان حسام اور ہارون بھی اندر آئے تو سب لڑکیوں نے ان پر پھول برسانے شروع کیے۔

سیمل نے پانی اور گلیٹر سے بھرے گلابوں کی پتیاں زور سے آذان کے منہ پر ماریں۔۔ تواس نے منہ پر ہاتھ پھیر کراس کا بدلہ بعد میں چکانے کااشارہ کیے آگے بڑھا۔ سیمل مسکرا کر رہ گئی۔

فائزہ اسحاق جب برائیڈل روم میں آئیں تواپنی نازوں پلی بیٹی سیرت کو دلہن کے روپ میں دیکھا توان کی آنکھیں چھلکنے لگیں۔

"ماشاءاللہ،اللہ نظر بد سے بچائے میری بیٹی کو۔"انہوں نے اسے دعا دی۔

"مولوی صاحب آرہے ہیں۔"انہوں نے اسے اطلاع دی۔

ایجاب وقبول کا سلسلہ دونوں طرف سے ختم ہوا اعیلاف اور سیمل اسے لینے اندر آئیں۔

"تم بھی چلو۔"سیرت نے منت سے کہا۔

"نہیں میں صرف تم سے ملنے اور تمہاری خوشی میں شرکت کے لیے آئی تھی۔اب میں واپس ہاسٹل جاؤں گی۔"منت نے اسے کہا۔منت نے روتے ہوئے اسے الوداع کہا۔

"تم دونوں تو ایسے مل کر رو رہی ہو جیسے صدیوں کے لیے بچھڑنے والی ہو۔" سیمل نے کہا۔

"اتنا مہنگا میک اپ برباد نہ کرو ایک دو دنوں بعد تم نے پھر سے ہمارے سروں پر ہی سوار ہونا ہے۔" اعیلاف مسکراتے ہوئے بولی۔

وہ دونوں سیرت کو لیے سٹیج کی طرف آئیں۔اور اسے منہاج کے ساتھ بٹھایا۔سب نے ان کو گفٹس اور وشز دیں۔۔کھانے کی باری آئی تو سب کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔

"سر اور میم پلیز آپ ادھر سائیڈ پر آ جائیں۔" فوٹو گرافر برائیڈ اور گروم کو لیے دوسری سائیڈ پر آیا۔

"یہاں پر آپ کے فوٹو شوٹ کے لیے تیاری کی گئی ہے۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلے سیرت کے اکیلے کے کچھ پوز لیے گئے۔پھر منہاج کے۔۔

"سر پلیز آپ میم کے شولڈر پر ہاتھ رکھیں اور تھوڑا کلوز ہو جائیں۔" اس نے منہاج کو کہا۔۔اس نے خود پر ضبط کیے اس کے شانے پر آہستگی سے ہاتھ رکھا تو اس نے ان کا کپل پوز بنایا۔

"میم آپ سر کی آنکھوں میں دیکھیں اور سر آپ ایک ہاتھ میم کی کمر پر رکھیں اور ایک۔۔۔۔" ابھی اس کی بات پوری ہی نہ ہوئی تو اس نے کہا۔

"اب مزید نہیں۔بس کافی ہیں۔۔" منہاج نے اسے مزید تصویریں لینے سے روکا۔

"منہاج بھا۔۔"سیرت نے اسکی طرف دیکھ کر بولتے ہوئے زبان دانتوں تلے دبائی۔

"سوری۔"اس نے معصومیت سے ایک کان پر ہاتھ رکھ کر کہا۔"وہ دراصل آپکو بھائی بولنے کی عادت ہے اسی لیے منہ سے نکل گیا۔"

"آپ نے کیا اگلے سال پھر سے مجھ سے شادی کرنی ہے؟"سیرت نے سوال کیا۔

"یہ کس نوعیت کا سوال ہے؟"اس نے ابرو آچکا کر پوچھا۔

"بات اصل میں یہ ہے کہ شادی ایک ہی بار ہوتی ہے اور دلہن بھی بندہ ایک ہی بار بنتا ہے۔کل کلاں کو ہمارے بچے جو پوچھیں گے مما آپ شادی میں کیسی لگ رہی تھیں اپنی پکچرز دکھائیں تو ان کو دکھانے کے لیے بھی تو کچھ ہونا چاہیے نہ۔۔آپ نے ان کو پکچرز لینے منع کیوں کیا؟ہاں اگر دوبارہ سے شادی کر کے پکچرز بنوانے کا ارادہ ہے تو پھر ٹھیک ہے۔"اس نے کہا۔۔کیمرہ مین ان دونوں کی تکرار سے محظوظ ہو رہے تھے۔

منہاج اس کی کلائی تھامے دوبارہ سٹیج تک لایا۔

"بیٹھ جاؤ گڑیا اب تمہاری آواز نہ نکلے۔"اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اعیلاف اور سیمل دونوں نے دودھ پلائی کی رسم کی تو بنا کوئی مذاق کیے شرافت سے کی۔فائزہ اسحاق نے ان دونوں کو منہاج کی سنجیدہ طبیعت کے بارے میں بتا کر ان کو کسی بھی قسم کے مذاق کرنے سے پہلے ہی منع کر دیا تھا۔

فائزہ بیگم نے اعیلاف اور سیمل دونوں کو دودھ پلائی کی رسم میں سونے کی انگوٹھیاں دیں۔ جسے لے کر وہ دونوں بہت خوش ہوئیں۔

کچھ دیر بعد رخصتی کی رسم ادا کی گئی۔ قرآنِ پاک کے سائے میں رخصتی کا فریضہ سر انجام دیا گیا۔

اسحاق صاحب کے گلے لگتے ہی سیرت کو اپنے آنسوؤں پر قابو پانا مشکل ہو گیا اور وہ زار و قطار رونے لگی۔

فائزہ اس وقت خود اپنی بیٹی کی وقتی جدائی پر آبدیدہ تھیں۔ مگر انہوں نے آگے بڑھ کر اس کے آنسو پونچھے اور اسے اپنے ساتھ لگا کر تسلی دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حفظہ بیگم نے اپنی نئی نویلی بہو کے گھر قدم رکھتے ہی دہلیز پر تیل بہایا اس کی نظر اتاری اور صدقہ کیا۔۔۔ کچھ رسموں کے بعد اسے منہاج کے کمرے میں پہنچا دیا گیا۔

بیٹھے بیٹھے اس کی کمر دکھنے لگی تو اس نے پیچھے پڑے تکیے سے ٹیک لگائی۔ تھکاوٹ کے باعث پتہ ہی نہ چلا کب اس کی آنکھ لگ گئی۔

منہاج کمرے میں آیا تو وہ سامنے اسکے بستر پر اپنا معصوم نوخیز حسن پھیلائے دنیا جہاں سے غافل تھی۔

اس نے اپنے کپڑے لیے اور واش روم کی طرف بڑھا۔ واش روم کا ڈور کھلتے ہی سیرت کی آنکھ کھلی تو وہ جلدی سے اٹھ کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ منہاج چینج کیے باہر آیا تو اسے اپنے انتظار میں بیٹھے پایا۔

"گڑیا جاؤ تم بھی چینج کر لو تھک گئی ہو گی۔" اس نے سیرت کو کہا۔ مگر وہ اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوئی۔ اور اس کی طرف دیکھنے لگی۔

منہاج آ کر بیڈ پر اس کے پاس بیٹھا تو پوچھا۔ "کیا ہوا؟" اس نے حیران نظروں سے منہاج کی طرف دیکھا۔

"اب یہ بھی میں بتاؤں کہ کیا ہوا۔" اس نے منہ پھلا کر کہا۔

"جب تک بتاؤ گی نہیں پتہ کیسے چلے گا۔" اس نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"میری سب دوستوں نے میری تعریف کی تھی کہ میں کتنی پیاری لگ رہی ہوں اور جس کے لیے تیار ہوئی اس نے تو میری تعریف میں ایک لفظ نہیں کہا۔ ناول میں تو جب ہیرو کمرے میں آتا ہے ہیروئن کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملا دیتا ہے اور ایک میری لائف کے ہیرو ہیں۔ سڑو۔۔۔" آخری لفظ اس نے دل میں ہی کہا۔

"گڑیا۔۔۔ مجھے یہ میک اپ وغیرہ سے سخت الرجی ہے۔ تمہیں پتہ ہے اس میں کیسے کیسے مضر کیمیکلز کی ملاوٹ ہوتی ہے۔" اس نے سیرت کو ڈرایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جاؤ گڑیا۔۔۔شاباش جلدی سے منہ دھو کر آؤ۔" منہاج بولا۔

"آپ ڈراماٹالوجسٹ ہیں تو اپنی ساری ڈاکٹری کیا مجھ پر آزمائیں گے؟" اس نے تیکھی نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

"اور میری منہ دکھائی۔۔۔۔۔" اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔

منہاج اٹھ کر کھڑا ہوا اور کبرڈ سے ایک مخملی باکس نکالا۔ اور اس کی بڑھایا۔

"اب یہ نہ کہنا ناول کا ہیرو اسے کسی جدید طرز سے پہناتا بھی ہے۔ تم کیا یونیورسٹی بکس پڑھنے جاتی ہو یا ناول پڑھنے؟؟" اس نے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا۔

سیرت نے اس کے ہاتھ سے باکس لے کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا۔۔۔

کمرے میں گلاب اور موتیے سے سجی مسہری کو ہاتھ مار کر زور سے پیچھے کیا اور کبرڈ سے نائٹ ڈریس لیے چینجنگ روم میں چلی گئی۔ واپس آئی تو منہاج کروٹ لیے بستر پر سو چکا تھا۔ اس نے بھی لائٹ آف کی اور بستر پر دراز ہوئی۔

کچھ دیر بعد منہاج کو اپنی ٹانگوں پر وزن محسوس ہوا تو دیکھا سیرت کی ٹانگیں اس پر تھیں۔ اس نے آہستگی سے اسے اٹھا کر پیچھے کیا اور خود زراہٹ کر بستر کے کونے پر لیٹ گیا۔ سیرت کو پورے بستر پر رات کو گھومنے کی عادت تھی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poems|Interviews

اس نے بل لیا تو کچھ گرنے کی بھاری سی آواز آئی۔اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو منہاج بیڈ پر تھا ہی نہیں اس کی نظر بستر سے ہوتی ہوئی نیچے فرش پر گئیں تو۔۔۔۔

منہاج جس کی ابھی کچھ دیر پہلے ہی آنکھ لگی تھی۔اس حادثے پر اپنی کمر پر ہاتھ رکھے کراہ۔۔۔کر اٹھنے کی کوشش میں تھا۔

"آپ یہاں نیچے کیا کر رہے ہیں؟"اس نے آنکھوں میں حیرت بھرے اس سے پوچھا۔

"یہ سب گڑیارانی آپکی ہی کرامات ہیں۔"اس نے غصیلی نگاہ اس پر ڈالتے ہوئے کہا۔اور بستر پر بیٹھ کر کمر سہلانے لگا۔۔

"جاؤ میرے لیے چائے بنا کر لاؤ۔"اس نے کہا۔

وہ ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔"کمرے میں تمہارے علاوہ کوئی اور ہے؟"منہاج نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سے ہی کہہ رہا ہوں چائے بنانے کا۔تمہاری وجہ سے میری نیند خراب ہو گئی ہے۔اگر ایک بار میری نیند خراب ہو جائے تو سر میں شدید درد ہوتا ہے۔اسکے ٹھیک ہونے کے لیے چائے کی ضرورت ہے۔"

"یہ کیا بات ہوئی پہلے ہی رات کوئی اپنی دلہن سے چائے بنواتا ہے۔دنیا کے سب سے

انوکھے ہز بینڈ ہیں آپ تو۔"اس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور مجھے چائے بنانا نہیں آتی۔انفیکٹ مجھے کچن کا کوئی کام بھی نہیں آتا مما نے کبھی کرنے ہی نہیں دیا۔آپ اپنی معصوم سی گڑیا سے کام کروائیں گے؟"اس نے یہ کہتے ہوئے معصومیت کے سارے ریکارڈ توڑے۔

"اچھا ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ۔"اس نے سیرت کو کہا۔۔۔

"اب تو اتنی جلدی نیند نہیں آنے والی تم بتاؤ یونیورسٹی میں کونسے سبجیکٹ کا کونسا ٹاپک سمجھ نہیں آیا اس کے بارے میں سمجھاتا ہوں۔"اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

سیرت نے رات کے اس وقت پڑھائی کا سن کر مصنوعی جمائی لی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کو نیند نہیں آ رہی تو کیا مجھے بھی نہیں آئے گی۔مجھے تو سخت قسم کی نیند آ رہی ہے گڈ نائٹ۔۔"اس نے سر تک اپنا آپ اس کی کڑی نظروں سے بچنے کے لیے کمبل میں چھپایا۔

فیس بک پر ان گنت آئیڈیز بنائے۔بے شمار لڑکوں سے دن چڑھے تک باتیں کرنا اس کا پسندیدہ ترین مشغلہ بن چکا تھا۔

نامحرم کے ساتھ باتیں کرنا اسے نشے کی طرح اسے خود میں اس طرح سے جکڑ چکا تھا کہ وہ رفتہ رفتہ اس کے سحر میں مبتلا ہو چکی تھی۔شروع شروع میں اسے ایسا کرنے میں مزہ آنے لگا۔ہر وقت وہ اسی نشے میں مدھوش رہنے لگی۔اس نشے سے اسے سرور آنے لگا۔

نہ محرم سے باتوں کا مزہ اس کی رگوں میں اترنے لگا۔جس دن اسے ایسا کرنے کا موقع نہ ملتا وہ بے چین رہتی۔

انٹرنیٹ دوستی ایسی انجانی دوستی کی دلدل ہے جس میں انسان ایک بار گر جائے تو وہ اس دلدل میں دھنستا ہی چلا جاتا ہے۔ایک ایسی کال کوٹھری جس میں سے باہر آنے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا۔

ملتا ہے تو اضطراب،بےچینیاں۔صرف و صرف رسوائی۔۔

اور جب انسان کو ہوش آتا ہے تو نہ تو اس کی دنیا سلامت رہتی ہے نہ دین۔

البتہ عمر بھر کا پچھتاوا اور گناہوں کا بوجھ ضرور رہ جاتا ہے۔جو قبر تک اس کے پیچھے جاتا ہے۔

ان سب کے ساتھ ساتھ نیناں سے بھی اس کی دوستی کو ایک سال کا عرصہ ہو چکا تھا۔وہ اس کی بہت اچھی دوست بن چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فروا کی ہر پسند نہ پسند سے واقف، اس کے کہیں بھی آنے جانے کے وقت سے، آج اس نے کیا کھایا کیا پیا غرض کہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات سے نیناں ہر وقت باخبر رہتی۔

"ہیلو فرینڈ کیسی ہو؟" نیناں نے پوچھا۔

"میں ٹھیک تم سناؤ؟" فروا نے کہا۔

"کل مجھے ملنا ہے تم سے۔"

"کل تم چھت پر آنا پھر ہم مل لیں گے۔" فروا نے کہا۔

"نہیں چھت پر نہیں۔ زرا قریب سے ملنا ہے۔ ایکٹیو ہو تو جواب کیوں نہیں دے رہی۔" نیناں نے کہا۔

"تمہاری اس بے تکی بات کا کیا جواب دوں۔" فروا نے کہا۔

"کل تمہاری یونیورسٹی کے باہر آؤں گا وہاں سے کہیں چلیں گے۔"

"تم نیناں ہی ہو نہ؟ تو میل بن کر کیوں بات کر رہی ہو تم مجھ سے؟" اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

"تم کہیں مجھ سے مذاق تو نہیں کر رہی؟" اس نے ٹائپ کیے سینڈ کیا۔

"نہیں اس وقت میں مذاق کے موڈ میں نہیں۔" ادھر سے جواب آیا۔ فروا نے اس کا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میسج پڑھتے ہی آف لائن ہوئی۔

دوسری طرف اس نے جب اسے آف لائن ہوتے دیکھا تو مسکرا کر فون اچھالا اور پھر مہارت سے اسے دوبارہ کیچ کیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا۔ ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔ سردی کی وجہ سے سب جلدی ہی سو جاتے اور ہاسٹل میں تو نو بجے ہی ان کی سخت وارڈن کے اصولوں کے مطابق ہو کا عالم ہوتا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روز اس کا آنا اس کی مخصوص مہک کا کمرے میں بکھر جانا۔۔وہ شاید ان سب کی عادی ہوتی جا رہی تھی۔ مگر آج پہلی بار ہوا کہ وہ اپنے مخصوص وقت پر نہ آیا۔

تو اس کا دھیان اس کی طرف تھا۔ اسی کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ اچانک اس کے قریب سے موبائل بجنے کی آواز آئی۔

"میرا موبائل تو ٹوٹ چکا ہے۔ پھر یہ کس کے فون کی آواز ہے۔" اس نے سوچا۔

پھر سے بیل ہوئی تو اس نے اندھیرے میں ہی اس کی آواز محسوس کرتے ہوئے کہ کہاں سے آ رہی ہے۔ اپنے بستر پر ہاتھ پھیرا تو اسکے تکیے کے قریب موبائل فون پڑا ملا۔

اس نے چمکتی ہوئی سکرین پر دیکھا تو پرائیویٹ نمبر لکھا ہوا نظر آیا۔اس نے فون کاٹ کر سائیڈ پر رکھا پھر سے آتی بیل پر اس نے یس پر پریس کرتے ہوئے فون کان سے لگا تو لیا مگر خود خاموش رہی۔۔۔دوسری طرف سے بھی جامد خاموشی۔۔۔۔۔صرف سانس لینے کی مدھم آواز آرہی تھی۔

چند لمحوں بعد۔۔۔۔

"ساحرہ۔۔۔یو مس می۔۔۔۔۔"دوسری طرف سے اس کی گھمبیر آواز آئی۔

اس نے حیرت سے فون کو کان سے ہٹا کر دیکھا۔"اسے کیسے پتہ چلا؟؟؟"کال کٹ کرتے ہوئے فون آف کر کہ تکیے کے نیچے رکھا اور گہری سانس لیتے ہوئے اپنی تیز ہوتی دھڑکنوں پر قابو پانے لگی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کچھ دنوں بعد ٹیسٹ سیشن شروع ہونے والا ہے سیرت کی شادی کی وجہ سے کچھ ٹاپک مسسنگ ہیں ان کے نوٹس بنانے پڑے گے۔"اذان نے کہا۔

"تم دونوں مل کر بنالو پھر ہم سب کو بھی دے دینا۔"حسام نے اذان اور سیمل کو کہا۔

"ہاں یار تم دونوں کلاس کے ٹاپرز کس مرض کی دوا ہو جو ہمارے لیے اتنا نہیں کر سکتے۔"ہارون بولا۔

"ٹھیک ہے تم دونوں یہاں بیٹھ کر نوٹس بناؤ ہم زرا یونیورسٹی گھوم کر آتے ہیں۔" ان سب کے جاتے ہی سیمل اذان سے کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اذان وہ مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔"

" کہو کیا بات ہے؟" اذان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ ہی دنوں میں محرم شروع ہونے والے ہیں اور رات کے وقت مجلس ہوا کرے گی میرے بابا اور بھائی بھی باقاعدگی سے وہاں جاتے ہیں تمہیں بھی میں وہاں کا پتہ بتا دوں گی تم پھر وہاں جا کر میرے بابا اور بھائی سے زرا اپنے طور پر میل جول بڑھاؤ اور ان سے ملو گے اور جان پہچان بڑھاؤ گے تو ہی بات آگے چلے گی۔" اس نے اپنے تیئں اسے مشورہ دیا۔

"ٹھیک ہے۔" اس نے لمبی سانس لیتے ہوئے حامی بھری۔

"کیا ہوا؟" اس نے اذان کی افسردگی محسوس کی تو بولی۔

"نہیں کچھ نہیں۔ بس ویسے ہی میں جاؤں گا وہاں۔" اس نے سیمل کو تسلی دی۔

اس کی صبح آنکھ کھلی تو کھڑکی سے دھوپ چھن چھن کیے اندر آ رہی تھی۔ پورا کمرہ

روشنی میں نہایا ہوا تھا۔ باہر کھڑکی سے آتی گاڑیوں کی آتی آواز اور پرندوں کی چہچہاہٹ سے صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ اچھا خاصا وقت گزر چکا ہے۔اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو منہاج شیشے کے سامنے تیار کھڑا تھا۔اپنی شرٹ کے کف لنکس لگا رہا تھا۔وہ بستر سے اٹھی تو منہاج نے اسے مڑ کر دیکھا۔

"آپ صبح صبح تیار ہو کر کہاں جا رہے ہیں؟"سیرت نے اپنے بالوں کو سمیٹ کر ان کو جوڑے کی شکل میں باندھا۔

"ایک ضروری کام ہے ہاسپٹل میں وہیں جا رہا ہوں۔"اس نے اپنے بالوں کو شیشے میں دیکھ کر دوبارہ سے سیٹ کیا۔

"شادی کے دوسرے ہی دن بیوی سے زیادہ بھی کسی کو ضروری کام ہو سکتا ہے کیا؟" اس نے ناراضگی سے اس کے جانے پر منہ پھلایا۔

"لگدا اے ڈاکٹری دی خشک پڑھائی کر کہ دماغ وی خشک ای ہو گیا اے۔"

(لگتا ہے ڈاکٹری کی خشک پڑھائی کر کہ دماغ بھی خشک ہو گیا ہے)

اس نے پنجابی زبان استعمال کرتے ہوئے کہا۔

پہلے تو وہ اس کی پنجابی پر حیران ہوا پھر اس کے بولے گئے جملے پر تلملایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ تم نے پنجابی کہاں سے سیکھی؟"منہاج نے ابرو اٹھا کر تیکھے لہجے میں اس سے سوال کیا۔

"جس نے پنجاب میں رہتے ہوئے پنجابی نہیں سیکھی لعنت ہے اس پر۔۔"اس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"اور کیا پنجابی بولنے پر بین ہے؟؟؟"اس نے الٹا اسی سے سوال کیا۔

"ویسے جب میں موڈ میں ہوتی ہوں تب بولتی ہوں پنجابی۔"اس نے اترا کر کہا۔

"کچھ نہیں ہو سکتا تمہارا گڑیا۔۔"منہاج نے تاسف سے سر ہلایا۔

"اف آپ کب تک مجھے گڑیا سمجھتے رہیں گے۔"اس نے جھنجھلا کر کہا۔

"شام کو تیار رہنا تمہارے گھر جا کر بکس لے آئیں گے کل سے یونیورسٹی سٹارٹ کرو۔"اسے کہتے ہی کمرے سے باہر نکلا۔

سیرت نے اس کمرے سے باہر جاتے ہی زور سے دروازہ بند کیا۔

"کہیں یہ میری ان تصاویر والی بات کو لے کر تو مجھ سے بدظن نہیں جو مجھ سے ایسا سلوک کر رہے ہیں اور پھپھو نے ان سے میری زبردستی شادی کروائی ہو؟"اس نے سوچا۔

منہاج جو اس کے زور سے دروازہ بند کرنے پر مسکرایا اور سوچنے لگا۔

"میری اس کی عمر میں اتنا فرق ہے شاید گڑیا نے اپنے والدین کے دباؤ میں آکر مجھ سے شادی کی ہے اور ان کے ہی کہنے پر مجھ سے اچھا رویہ رکھنے پر مجبور ہے۔"

یونیورسٹی آف ہونے پر حسام، ہارون اور اذان تینوں بوائز ہاسٹل کی طرف بڑھ گئے۔

سیمل، اعیلاف اور منت ایک دوسرے کو اللہ حافظ کہہ رہی تھیں کہ سامنے سے عیسیٰ کو آتے دیکھا جو ان کی طرف ہی آ رہا تھا۔ وہ ان کے قریب آتے ہی اعیلاف کا ہاتھ تھامے جہاں یونیورسٹی کی بس کھڑی تھی اس کے پاس لے گیا۔ سیمل نے منت کی طرف دیکھا۔

"تم نے میرے ساتھ جو اس دن کیا اچھا نہیں کیا۔" اس نے اعیلاف کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"اور تمہیں میں پہلے بھی کتنی بار سمجھا چکا ہوں ان سب سے دور رہنے کے لیے مگر شاید تمہیں میری ایک بار کی کہی گئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔" اس نے غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ سب میرے دوست ہیں۔ میں انہیں نہیں چھوڑ سکتی۔" اعیلاف نے منمناتے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوئے کہا۔

عیسیٰ نے اشتعال انگیزی میں اپنے ایک ہاتھ سے جھٹکا دے کر اس کا سر پاس کھڑی یونیورسٹی کی بس سے دے مارا۔اعیلاف کو عیسیٰ سے اس حرکت کی قطعاً توقع نہ تھی۔ چند لمحوں کے لئے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔منت نے جب یہ سب دیکھا تو وہ آگے بڑھی۔ مگر سیمل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے وہاں جانے سے روکا۔

"وہ ان دونوں کا آپسی مسئلہ ہے ہمیں ان میں نہیں پڑنا چاہیے۔"عیسیٰ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام کر اپنے قریب کیا۔

"میں نہیں برداشت کر سکتا کہ تم میرے سوا کسی کو سوچو۔۔کسی کو اپنا کہو۔مجھے مجبور مت کرو کچھ بھی غلط کر جانے کے لیے۔"اس نے سخت لہجے میں کہا۔اعیلاف نے ڈبڈبائی نظروں سے اسے دیکھا۔

"میں نے کہا تھا نہ یہ اعیلاف کچھ نہیں کرنے والی تم ویسے ہی اس کی فکر میں مت گُھلو جاؤ تم ہاسٹل بے فکر ہو کر۔میں بھی گھر جارہی ہوں۔" سیمل نے منت سے کہا اور یونیورسٹی بس میں جا کر بیٹھ گئی۔

فیس بک لاگ آن کیا تو نیناں کی آئی ڈی سے کافی میسجز آئے ہوئے تھے۔

"تم نے اگر میرے میسجز کا جواب نہیں دیا تو میں تمہاری اور علی کی ساری پکس جو تم نے فوٹو شاپ کروا کر اس کی بیوی کو اس سے بد ظن کیا تھا وہ سب تصویریں میں فیس بک پر اپلوڈ کر دوں گا۔"اس نے فروا کو کھلے عام دھمکی دی۔

فروا، نیناں سے دوستی کے دوران اپنا یہ سیکرٹ اس سے شئیر کر چکی تھی۔اسے کیا پتہ کہ وہ نیناں سے نہیں کسی اور سے یہ سب شئیر کر رہی ہے اور اب وہ اس کا فائدہ اٹھانے والا تھا۔فروا نے اسے ریپلائی کیا۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے۔کون ہو تم؟اور یہ سب کرنے کا کیا مقصد کیا ہے؟"فروا نے اس سے میسج کیے پوچھا۔

"کل ملو گی تو سب بتاؤں گا۔کل یونیورسٹی کے باہر تمہارا انتظار کروں گا۔"

"مگر۔۔۔۔میں تمہیں پہچانوں گی کیسے۔۔"اس نے لکھ کر سینڈ کیا۔

"کیا اور بھی بہت سے آتے ہیں تمہیں وہاں سے لینے؟جو تم مجھے پہچان نہیں پاؤ گی۔" اس نے ریپلائی کیا۔

"بکواس بند کرو گھٹیا انسان تم نے مجھے کیا بے وقوف سمجھ رکھا ہے۔نہیں جانا مجھے تمہارے ساتھ کہیں بھی کر لو جو کرنا ہے۔"فروا نے ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔

"ٹھیک ہے پھر بعد میں مجھے مت کہنا کہ بتایا نہیں تھا۔سارے محلے میں تمہاری

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تصویریں کس نے پھیلائیں۔"اس نے پھر سے دھمکی دی۔

"اچھا ٹھیک ہے بولو کیا کرنا ہے۔"اس نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

"تم مجھے نہیں پہچانتی مگر میں تو تمہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔"اس تنظریہ انداز میں کہا۔

"میں کل خود ہی تمہارے سامنے آجاؤں گا۔ گڈ نائٹ سویٹی۔۔"وہ اسے ہارٹ ایموجی سینڈ کرتے ہوئے آف لائن ہوا۔

فروا نے دل میں اسے ہزار صلواتیں سناتے ہوئے فون رکھا۔اور ساری رات بس یہ سوچتے ہوئے کٹی جانے یہ کون ہوگا۔

لڑکوں سے فون پر چیٹنگ کرنا اور بات تھی مگر وہ علی کے علاوہ کسی لڑکے کے ساتھ پہلے باہر نہیں گئی تھی۔ یہ صبح پہلی بار ہونے والے تھا کہ وہ کسی سے ملے گی۔ وہ اسی کے بارے میں سوچنے لگی۔

سیرت صبح اپنے وقت پر اٹھ کر یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو گئی۔ منہاج بھی تیار تھا۔حفظہ بیگم نے ان کے باہر آنے سے پہلے ہی ان دونوں کا ناشتہ تیار کر رکھا تھا۔ دونوں نے خاموشی سے ناشتہ کیا۔اس دوران حفظہ بیگم ہی ان دونوں کو مخاطب کیے

کوئی نہ کوئی بات کرتی رہیں۔ناشتے سے فارغ ہوئے منہاج اسے یونیورسٹی ڈراپ کرنے آیا پھر اس نے وہاں سے ہسپتال کے لیے نکلنا تھا۔

سیرت نے بھی کل کی خاموشی اختیار کرلی تھی۔جب منہاج کو اسکی ذات کے ہونے یا نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا تو اس نے بھی چپ رہنے میں ہی عافیت جانی۔یونیورسٹی گیٹ کے قریب منہاج نے گاڑی روکی تو سیرت نے اسے کہا۔

"آپ آیئے نہ اندر آپ کو اپنے سب دوستوں سے ملواؤں۔وہ سب آپ سے مل کر بہت خوش ہوں گے۔"سیرت نے گاڑی سے باہر نکل کر اسے آفر کی۔

اس نے گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔"آج پہلے ہی ہاسپٹل سے لیٹ ہو گیا ہوں۔پھر کبھی سہی۔"اس نے روکھے لہجے میں جواب دیا اور جانے کے لیے گاڑی سٹارٹ کی۔ سیرت کو گیٹ سے اندر آتے دیکھ سب سے کی طرف لپکے۔

"اسلام و علیکم!"اس نے سب کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔منت اعیلاف اور سیمل تو اس کے گلے لگ گئیں۔

"تمہیں دوسرے ہی دن دولہا بھائی نے یونی بھیج دیا ایک دن بھی برداشت نہ کر پائے۔" سیمل نے اعیلاف سے کہا۔

"تم تو جب بھی بولنا فضول ہی بولنا۔"منت نے سیمل کی بات سن کر اسے ٹوکا۔

"مجھے تو اتنی خوشی ہو رہی ہے سیرت کی اتنی جلدی واپسی سے۔" اعیلاف نے کہا۔

"واقعی اب ساتھ ہوں تو کتنا اچھا لگتا ہے۔" حسام بولا۔

"ہارون وہ دیکھ۔۔۔" حسام نے اس کی توجہ دور سے آتی اپنی کلاس میٹ سارہ پر دلائی۔

"کیا یار میرا ابھی کوئی سٹینڈرڈ ہے۔" ہارون بولا۔

"ابے چپ یار میں تجھے اسکے ڈریس کا کلر دکھا رہا ہوں اب بھی سمجھا کہ نہیں۔" ہارون نے اچنبھے سے دیکھا۔ غور کرنے پر سمجھ میں آیا۔

"اووووا اچھا اس نے بھی بلیک اور تو نے بھی۔ یار ویسے یہ اتفاق بھی تو ہو سکتا ہے۔" ہارون نے اس کی بات نہ مانی کر اسے طیش دلایا۔

"اچھا چل کلر بتا کل وہی کہوں گا پہننے کو اگر میری بات سچ ہو گئی کل تو؟" حسام نے پوچھا۔

"تو کیا۔۔؟" ہارون نے پوچھا۔

"کل تو مجھے شوارما ٹریٹ دے گا۔" حسام نے کہا۔

"چل نکل ٹریٹ اور بھی میں۔۔۔۔ واہ۔۔ میرے ایک اشارے پر یونی کی لڑکیاں اپنے ہاتھ سے بنے کھانوں کی لائن لگا دیں اور میں تجھے ٹریٹ دوں شکل دیکھی ہے

اپنی۔"اس نے حسام کو دیکھ کر سر جھٹکا۔

"یہ لوگ نہیں ادھر سکتے۔"اذان نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے افسوس سے کہا۔

"سدھرنے کے لیے توجو ہے۔۔۔میرا بچہ تو صرف پڑھائی میں دل لگا۔اررررے میرا سوہنا بچہ۔۔"حسام نے اسے بچوں کی طرح پچکارا۔

"وہ دیکھو۔۔"منت نے سب کی توجہ سامنے کلاس کی طرف بڑھتے ہوئے سر احمد پر دلائی۔

"سر کلاس میں جارہے ہیں۔"بس تو پھر سب منٹوں میں ان کے پہنچنے سے پہلے کلاس میں پہنچے۔اعیلاف بھی ان کے ساتھ تیزی سے کلاس کی طرف بڑھی۔ مگر اس کا ہاتھ تھام کر کسی نے روکا۔اعیلاف نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو عیسیٰ کھڑا تھا۔

"تمہیں میں نے کتنی بار کہا ہے سر پر دوپٹہ اوڑھنے کے لیے۔اسے جو چوبیس گھنٹے گلے میں پھندے کی طرح ڈال کر رکھتی ہو۔اگلی بار ایسے نظر آئی تو قسم سے اسی سے گلہ دبانے میں لمحہ بھی نہیں لگاؤں گا۔"عیسی نے اسکی طرف انگلی اٹھا کر اسے وارننگ دی۔

"نہیں کروں گی جو کرنا ہے کرلو۔۔۔"اعیلاف نے اسے اونچی آواز میں کہا۔

عیسیٰ کے دائیں ہاتھ سے سر سراتا تھپڑ جب اعیلاف کے چہرے پر پڑا تو اس نے اپنے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس کی طرف کھا جانے والی نظروں سے گھورا۔

"مجھے اچھی طرح اپنی چیزوں کو سدھارنا آتا ہے۔" اس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ویسے تو تم ان دوستوں کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ ان میں سے ہی کسی سے کوئی سیکھ ہی لو۔" عیسیٰ کا اشارہ منت کے حجاب کرنے پر تھا۔

"اتنی ہی پسند ہے اس کی عادت تو پھر اسی کے پاس جاؤ۔" اعیلاف نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"اعیلاف۔۔۔" وہ اس پر دھاڑا اور اس سے پہلے کہ اس کا ہاتھ پھر سے اس کے چہرے پر نشان چھوڑتا۔ اعیلاف نے عیسیٰ کہ منہ پر تھپڑ رسید کیا۔ عیسیٰ فق نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔ اسے اعیلاف سے اس حرکت کی قطعاً توقع نہ تھی۔ اس نے غصے کی شدت سے سرخ دہکتی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا اور تیزی سے چلتا ہوا باہر کی طرف بڑھ گیا۔ اعیلاف نے اس سے بدلہ لے تو لیا تھا۔ مگر اس کی ناراضگی کہاں برداشت تھی۔۔ بھاگتی ہوئی اسے روکنے کے لیے اس کے پیچھے بھاگی۔

یونیورسٹی سے فارغ ہوئے منت، اعیلاف، سیمل اور سیرت سب یونیورسٹی کے باہر

کھڑی ہوئی تھیں۔۔

"یار دلہا بھائی سے پرسنل تو ملواؤ۔" سیمل نے سیرت سے کہا۔

"ابھی لینے آتے ہی ہوں گے پھر مل لینا۔" سیرت نے ان سب کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"تم نے کچھ بتایا ہی نہیں منہاج بھائی کیسے ہیں تمہارے ساتھ۔" اعیلاف نے پوچھا۔

"ٹھیک ہیں۔" سیرت نے بتایا۔

"میرا مطلب تو کچھ اور تھا۔" سیمل نے لہجے میں شرارت سموئے پوچھا۔"میں پوچھنا چاہ رہی تھی کہ رومینٹک ہیں کہ نہیں؟؟؟"

"ہنہ۔۔۔"اس نے ہنکارا ابھرا۔"رومینس تو ان کو چھو کر بھی نہیں گزرا ایک نمبر کے سڑو، کھڑوس۔۔ آہ کیا کیا سوچا تھا۔ ایسا ناول والے ہیروؤں جیسا ہزبینڈ ملے گا جو تعریفوں کے پل باندھے گا روزنت نئے طریقے سے رومینس اور۔۔۔" اس سے پہلے کہ وہ مزید گل افشانیاں کرتی اس کے بارے میں منت نے اس کا رخ پیچھے موڑا۔۔

منت اسے چپ رہنے کا اشارہ کر رہی تھی مگر وہ تو اپنی دھن میں مست منہاج کی تعریفوں کے پل باندھنے میں مصروف تھی۔

دیکھا تو منہاج سامنے دونوں ہاتھ باندھے اسے ہی دیکھ گیا۔۔۔۔۔۔۔سن بھی رہا تھا۔

"کچھ رہ تو نہیں گیا؟"اس نے اپنی بھاری آواز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ سیرت کی تو منہاج کو یوں سامنے دیکھ بولتی ہی بند ہو گئی تھی۔وہ خاموشی سے اس کے پاس سے گزرتی ہوئی جا کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔جبکہ باقی بھی باری باری وہاں سے کھسکنے لگیں۔

گھر پہنچتے ہی سیرت اپنے کمرے آئی تو منہاج بھی اس کے پیچھے کمرے میں آیا اور اندر آتے ہی ڈور لاک کیا۔سیرت منہاج کی اس حرکت پر اس کی طرف دیکھنے لگی۔وہ اسی کی جانب بڑھا۔

"تم کیا کہہ رہی تھی؟ہاں تمہیں رومینٹک شوہر پسند ہے اور میں سڑو اور کھڑوس اور کیا کیا؟"اپنی آنکھوں کے ساتھ ساتھ لہجے میں طنز سموئے وہ اسکی طرف بڑھا۔ سیرت الٹے قدم لیتی پیچھے دیوار سے جا لگی۔

منہاج نے اس کے قریب آتے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر اسکے ارد گرد رکھے اس کے بھاگنے کے سارے راستے مسدود کیے۔

"آؤ آج میں تمہیں رومینٹک شوہر بن کر دکھاتا ہوں۔"اپنے ایک ہاتھ سے اسکے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بالوں کی لٹ کو انگلی کے گرد لپیٹتے ہوئے بولا۔اسکی تو سانسیں تو جیسے تھمنے کو تھیں۔

"نہ۔۔نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔"پہلی بار سیرت کو منہاج سے ڈر محسوس ہو رہا تھا۔

وہ جو ہر وقت اس کو دوبدو جوب دیتی اب اس کے سامنے بولتے ہوئے اس کی زبان لڑکھڑانے لگی۔

"آج تو آپکی تمام شکایتیں دور کرنے کا وقت ہے۔"لہجے میں خماری لیے اس نے سیرت کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے خود سے مزید قریب کیا۔سیرت نے اس سے دور ہونا چاہا۔

"پلیز منہاج!!چھوڑیں مجھے۔۔۔"وہ اس کی مضبوط گرفت میں مچلنے لگی۔

"چھوڑنے کے لیے تو نہیں پکڑا تھا۔۔"آج شاید وہ کسی اور ہی موڈ میں تھا۔

منہاج نے اس کا چہرہ تھامے خود سے اتنے قریب کیا کہ ایک کی سانسیں دوسرے میں الجھنے لگیں۔۔۔سیرت نے اسے ایک جھٹکے سے دھکا دے کر خود سے دور کیا۔

"مجھے کسی کے کہنے میں آکر آپ کی بھیک میں ملی محبت کے چند پل نہیں چاہیے۔"

اپنی پیشانی پر آئے پسینے کے قطرے صاف کرتی بھاگتی ہوئی کمرے کا دروازہ کھول کر

باہر نکلی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

فروا کو نیناں کے بھائی زیشان سے ملتے اور دوستی کئے آج چھ ماہ ہو چکے تھے اور یہ دوستی ان دونوں کی نظر میں اب محبت میں بدل چکی تھی۔

یہ جو محبت ہوتی ہے یہ انسان کو ذلیل و خوار اور رسوا کر کے رکھ دیتی ہے۔

جانتے ہو ایسا کیوں ہوتا ہے؟

کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نا محرم سے محبت کی اجازت نہیں دیتا۔

اور جو لوگ اللہ تعالی کی حکم عدولی کرتا ہے وہ ایسے ہی رسوا ہوتا ہے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

یونیورسٹی سے لاسٹ پیریڈ بنک کیے وہ پارک میں آئی اور اس کی بتائی جگہ پر پہنچی۔ تو وہ سامنے ہی اس کے انتظار میں ٹہل رہا تھا شاید۔۔۔ موبائل کے کیمرے میں اپنا چہرہ دیکھا جو بالکل پرفیکٹ لگا۔۔ پھر موبائل آف کئے بیگ میں ڈالا۔

ذیشان اسے سامنے آتا دیکھ کر قراری سے اس کی طرف بڑھا۔۔۔

"تم اب آ رہی ہو؟ تمہارے انتظار میں آدھا ہو گیا ہوں۔" ذیشان نے معصوم سی شکل

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بنا کر اسے کہا۔اس نے چہرے پر آئی لٹ کو ادا سے پیچھے کیا۔

"خصوصی لوگوں کی آمد ایسے ہی ہوتی ہے۔"اس نے اترا کر کہا اور پارک میں بنے قریبی بینچ پر بیٹھی۔

اسکے بیٹھتے ہی ذیشان اسکی گود میں سر رکھے لیٹا۔"تھک گیا ہوں۔"اس نے تھکے ہوئے انداز میں اپنی آنکھیں موندیں۔

کچھ لمحے یوں ہی خاموشی سے گزر گئے۔۔۔۔

"ذیشان!!"اس نے ذیشان کو آواز دی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر ذیشان نے اس کا نرم لمس محسوس کرتے دنیا جہاں سے غافل ہوتے ہوئے نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔

اس نے ذیشان کی شرٹ کی فرنٹ پاکٹ سے اس کا موبائل پکڑا،جو ذیشان کے لیٹنے کے باعث پہلے سے آدھا باہر جھانک رہا تھا۔اس نے واٹس ایپ کھولا،تو جس کو ان لاک پا کر دل ہی دل میں خوش ہوئی۔بے شمار لڑکیوں کی چیٹس دیکھ کر اس کا پارہ ساتویں آسمان کو چھونے لگا۔

سب لڑکیوں کے ساتھ کی گئی فحش باتیں پڑھ کر پاس پڑے وجود کا چہرہ مکروہ لگنے لگا مگر چند لمحوں میں اس کا اپنا ضمیر اسے ملامت کرنے لگا۔اسے اپنا وجود مقابل سے زیادہ

ناپاک اور غلیظ لگا۔

اس کے کانوں میں اس کے دادا جان کی تلاوت کرتی آیات کی آواز گونجنے لگی جس کا ترجمہ کچھ یوں تھا۔

"ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لئے ہیں۔اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لئے، اور پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں۔"

(سورت النور، آیت 26)

اس آیت کے الفاظ بار بار اس کے کانوں میں گونجنے لگے۔اس کی آنکھوں سے بے اختیار ہی آنسو بہنا شروع ہو گئے۔زیشان کے چہرے پر جب اس کے آنسو گرے تو وہ اٹھ کر بیٹھا۔

"کیا ہوا؟"اس نے پریشانی سے فروا کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھا۔

تھرڈ لاسٹ سمسٹر کا آج لاسٹ پیپر تھا۔

"آج میری آپی کی برتھ ڈے ہے تو سب نے گھر آنا ہے رات کو۔"اعیلاف نے سب کو انوئیٹ کیا رات کی اس کی آپی کی برتھ ڈے باربی کیو پارٹی میں۔

"اذان اور ہارون نے تو واپسی کی ٹکٹس بھی لے لیں ہیں۔" حسام نے بتایا۔

"اور میں بھی کچھ دیر میں ملتان کے لیے نکل جاؤں گا۔"

"امی گھر میں میرا انتظار کر رہی ہیں۔ بی صبری سے جانے ان کو کونسی ضروری بات کرنی ہے۔" اس نے بتایا۔

"کیا بات ہو گی۔" سیمل بولی۔

"یہ تو وہاں جا کر ہی پتہ چلے گا۔ تمہیں فون پر بتاؤں گا۔"

"میرا فون ہی ٹوٹ گیا صبح بستر سے اٹھتے وقت اچانک نیچے گر گیا۔" سیمل نے اپنی پریشانی بتائی۔

"یعنی تم تینوں واپس چلے جاؤ گے۔ آج اور پارٹی میں نہیں آؤ گے۔" اعیلاف نے کہا۔

"سوری سس!" حسام نے معذرت کی۔

"سیرت تم آؤ گی نہ؟" اعیلاف نے اس سے پوچھا۔

"نہیں یار میری طرف سے بھی معذرت وہ دراصل میری ساس کم پھپھو نے ہمارے ہنی مون پر جانے کے لیے سارا انتظام کر رکھا ہے۔ آج تیاری کرنی ہے اور کل ہی نکلنا ہے۔" اس نے بھی اپنی نہ آنے کی وجہ بتائی۔

"منت۔۔۔؟"اس نے منت کی طرف دیکھا۔اس نے اپنی نظریں جھکا لیں۔

"سوری اعیلاف آپ لوگو کے گھر کا پرائیویٹ فنکشن ہے اور لیٹ نائٹ چلے گا۔اتنی لیٹ ہاسٹل میں واپسی میرے لیے مشکل ہو جائے گی۔"منت نے اعیلاف سے کہا۔

"اب رہ گئی صرف سیمل تم بھی ترازو کوئی عذر نہ آنے کا۔"اعیلاف نے یہ کہتے ہی منہ پھلایا۔

"یار تمہیں ہماری کیا ضرورت ہے تم بلاؤ اس عیسیٰ کو اپنے گھر۔"اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اوہ۔۔۔۔۔یہ اچھا کیا مجھے یاد کروادیا۔"اعیلاف نے سیمل کے طنزیہ انداز کو محسوس کیے بنا ہی وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

"ہم سب لوگ ایک بار پھر سے تین ماہ کے لیے الگ ہو جائیں گے۔نیکسٹ سمسٹر شروع ہونے تک۔"منت نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے افسردگی سے کہا۔

"تم سب لوگ تو کہیں نہ کہیں جا رہے ہو۔مگر میں یہاں اکیلی رہ جاؤں گی۔بس سیکنڈ ٹائم ٹیوشن ہی جانا ہوگا پھر سارا دن ہاسٹل میں۔"منت بولی۔

"تم اپنے بابا کو کہو گے کہ وہ آکر تمہیں لے جائیں۔"سیرت نے اسے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جب بھی بابا کا فون آئے گا تو پھر میں ان سے کہوں گی۔"اس نے ان دونوں سے کہا۔

وہ تینوں بھی ایک دوسرے کو الوداع کہتے ہوئے یونیورسٹی سے اپنی اپنی منزل کی طرف روانہ ہوئیں۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اعیلاف کا تعلق اچھے اور براڈ مائینڈڈ فیملی سے تھا۔

آج اس کے گھر اس کی بڑی بہن الماس کی برتھ ڈے باربی کیو پارٹی رکھی گئی تھی۔ باہر لان میں ہی برتھ پارٹی کا انتظام کیا گیا تھا۔لان میں اچھی خاصی لائیٹنگ کی گئی تھی۔ رات ہونے کے باوجود بھی ایسے لگ رہا تھا جیسے دن چڑھا ہے۔اعیلاف کے خاندان کے بھی سب افراد وہاں تھے۔اعیلاف کے دوست کی حثیت سے عیسیٰ بھی وہاں موجود تھا۔اعیلاف کے گھر والے عیسیٰ سے کافی گرم جوشی سے ملے۔

عیسیٰ کے بارے میں پوچھا تو اس بتایا کہ وہ گلگت سے یہاں پڑھنے کے لیے آیا ہے اور ہاسٹل میں رہائش پذیر ہے۔ صبح ہی اس کی گھر واپسی ہے۔

عیسیٰ لیٹ نائٹ سب کے ساتھ مل کر ہلہ گلہ کرتا رہا۔سب اس کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

"صبح میں واپس جارہا ہوں۔" جاتے وقت اعیلاف اسے گھر کے باہر تک چھوڑنے آئی تو عیسیٰ نے اس کی کلائی تھام کر کہا۔

"تو پھر۔۔۔" اعیلاف نے حیران نظروں سے اسے دیکھا۔

"تم بھی میرے ساتھ چلو۔۔۔" عیسی نے اس سے فرمائش کی۔

"یہ کیسے ممکن ہے؟" اس نے پریشانی سے کہا۔

"کچھ بھی بہانہ بناؤ۔"

"میں تمہیں ساتھ لے کر ہی جاؤں گا۔" وہ ضدی لہجے میں اپنی بات پر ڈٹا رہا۔

"ٹھیک ہے میں کچھ سوچتی ہوں۔" اعیلاف نے اسے تسلی دی۔

"میں تمہارا انتظار کروں گا۔" عیسی یہ کہتے ہی چلا گیا۔

"بابا میں آپ کو بتانا ہی بھول گئی۔ وہ دراصل میری اکیڈمی کا ٹرپ شمالی علاقے جات جارہا ہے صبح تو میں بھی جارہی ہوں کچھ دنوں کے لیے۔" اس نے اپنے بابا کو بتایا۔

"ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے جانا۔"

انہوں نے اسے جانے کی اجازت دے دی تو وہ خوشی سے ان کے گلے لگی۔

"تھینک یو بابا جانی۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

فون پر مسلسل بیل جا رہی تھی مگر کوئی اٹھا ہی نہیں رہا تھا۔

"بابا اٹھائیں فون۔۔۔"منت نے بے چینی سے کہا۔

اس کے بابا حویلی کے گیٹ پر گن مین تھے اور وہاں پر ایک فون لگا ہوا تھا تا کہ کسی کے بھی اندر آنے جانے والے کی اطلاع دی جا سکے۔اس کے بابا نے منع کر رکھا تھا اسے کہ یہاں فون نہ کرے۔وہ خود ہی اسے باہر کے کسی ٹیلیفون بوتھ سے کسی دن چھپ کر فون کرتے تھے۔تاکہ کسی کو منت کے بارے میں پتہ نہ چل سکے کہ وہ کہاں ہے۔اس نے پھر سے اپنے ہاسٹل کے نمبر سے فون ملایا۔بیل ہو رہی مگر۔۔۔۔

اس کے پاس کو برا کا دیا ہوا موبائل فون بھی تھا۔جو شاید اس کا فون توڑنے کی وجہ سے وہ اس کے لیے یہاں چھوڑ گیا تھا مگر منت نے اسے استعمال کرنا مناسب نہیں سمجھا اور آخری بار اسی امید سے فون ملایا۔شاید اس بار بابا اٹھا لیں۔

"ہیلو۔۔۔"دوسری طرف سے فون اٹھاتے ہی اس کے بابا کی آواز آئی۔

"ہیلو بابا۔۔اسلام و علیکم!"اس نے پر مسرت لہجے میں کہا۔

"منت تم نے یہاں اس نمبر فون کیوں کیا؟ انہوں نے پریشانی سموئے لہجے میں اسے کہا۔ "میں نے تمہیں منع کرر کھا تھا۔" ان کی آواز میں لڑکھڑاہٹ شامل تھی۔

"بہت اچھا کیا لڑکی تم نے۔۔۔" ولید مگسی کی آواز فون میں گونجی۔ اسی فون کی لینڈ لائن جو گھر میں موجود تھی۔۔ ولید مگسی جواب ان کے قبیلے کا سردار بن چکا تھا۔

"منت یہ لوگ اس نمبر سے ہاسٹل کا پتہ کروالیں گے تم فوراً وہاں سے کہیں اور محفوظ مقام پر جاؤ۔" اکبر نے ڈرتے ہوئے جلدی سے اپنی بات مکمل کی۔ دوسری طرف سے ولید مگسی کی فون میں ہی آواز آئی۔۔ "نمک حرام۔۔۔" اور بہت سی گالیوں سے نوازتے ہوئے فون بند کیا۔۔۔

اور اکبر کو فوراً پکڑ کر اس کے پاس لانے کا حکم دیا۔ اور کچھ آدمیوں کو اس فون نمبر ٹریس کر کے منت کا پتہ لگانے کا کہا۔۔۔

منت نے اپنے بابا کے فون رکھتے وہیں ریسپشن سے جلدی سے سیمل کو فون ملایا مگر نمبر آف تھا۔

"سیرت تو ہنی مون پر گئی ہوئی ہے۔" اس نے سوچا۔ اعیلاف کو فون ملایا۔

"ہیلو۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔" منت نے کہا۔

"اعیلاف مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ کہاں ہو تم؟" منت نے جلدی سے اسے پوچھا۔

"یار میں تو آج ہی گلگت پہنچی ہوں فرینڈز کے ساتھ۔" اس نے کہا۔

"اوہ اچھا۔۔" منت نے افسردگی سے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔"

"کیا بات ہے؟" اعیلاف نے اس کی پریشان آواز سن کر پوچھا۔

"نہیں کچھ نہیں۔" منت اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"کوئی بھی یہاں نہیں کس سے مدد لوں۔" یہ سوچتی ہوئی اپنے روم میں آئی ایک بیگ میں اپنے ڈاکیومنٹس، کپڑے اور کچھ ضروت کا سامان رکھا۔ کمرے میں نظر دوڑائی تو بستر پر موبائل پڑا دیکھا۔ اس نے جلدی سے اسے اٹھایا۔ اپنا عبایا پہنا اور ہاسٹل سے باہر نکل گئی۔

بستر پر لیٹے اسی کشمکش میں مبتلا تھا

"کہاں جاؤں نیچے بیسمینٹ میں یا اسکے پاس۔۔۔" فون رنگ ہوا تو اس پر آتی ہوئی کال

جس نمبر سے آئی تھی اسے دیکھتے ہوئے فوراً اٹھ بیٹھا۔ یس پُش کرتے ہی۔۔۔۔

"سر مجھے آپ سے ہیلپ چاہیے۔" اس کی کانپتی ہوئی آواز آئی۔

"کہاں ہو اس وقت؟" اس نے گھمبیر آواز میں پوچھا۔

: میں اپنے ہاسٹل کے باہر کچھ دور روڈ پر ہوں۔" اس نے اپنی لوکیشن بتا کر فون بند کیا۔

بلیک پراڈو کے ٹائروں کی چڑچڑاہٹ کی آواز اسکے قریب آئی تو منت نے اس میں دیکھا۔ فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولتے ہی اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

اس نے کو برا سے مدد تو لے لی تھی مگر من میں ابھی بھی اس سے ڈر رہی تھی۔

ایک عالیشان محل نما گھر کے سامنے گاڑی رکی تو وہ اس کے ہمراہ چلتی ہوئی گیٹ تک آئی۔ اس نے سائیڈ پر بنے ڈیجیٹل لاک پر اپنا تھمب امپریشن دیا تو لاک ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ جتنا بہر سے شاندار تھا اندر سے بھی اتنا ہی خوبصورت تھا ہر چیز اپنے اعلیٰ معیار کا منہ بولتا ثبوت تھی۔ وہ آکر اس کے سامنے صوفے پر براجمان ہوا اور اسے ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کو کہا۔ منت نے اپنا بیگ سائیڈ پر رکھا اور خود نظریں جھکائے بیٹھ گئی۔

گھر میں ہر طرف خاموشی کا راج تھا۔ جیسے گھر میں ان دونوں کے سوا کوئی موجود نہ ہو۔

"آپکے گھر میں اور کوئی نہیں؟"منت نے خاموشی سے گھبراتے ہوئے ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں میں یہاں اکیلا رہتا ہوں۔"اس نے کہا۔

"کب تک یہاں رکنے کا ارادہ ہے؟"اس نے سنجیدہ لہجے میں سوال کیا۔

"جب تک میرے بابا نہیں آجاتے۔"منت نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے ہوئے افسردہ لہجے میں کہا۔

"تب تک تم ایک غیر مرد کے ساتھ بنا کسی رشتے کے یہاں رہ لو گی؟تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"منت نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا مگر اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گھبرا کر دوبارہ اپنی نظریں جھکائیں۔

"کیا تم میرے ساتھ نکاح کرو گی؟"منت نے بے ساختہ اس کی طرف بے یقینی سے دیکھا۔اسے سوچنے میں ایک لمحہ لگا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے مگر میری کچھ شرطیں ہیں؟"وہ پختہ لہجے میں بولی۔

"بولو۔۔۔۔"اس نے رعب دار آواز میں کہا۔

"یہ رشتہ تب تک رہے گا جب تک میرے بابا مجھے اپنے ساتھ نہیں لے جاتے۔ان

کے آنے آپ یہ فرضی رشتہ ختم کر دیں گے۔"اور اسنے سوچتے ہوئے کہا۔

"یہ صرف کاغذی رشتہ ہو گا۔۔ہم میں کپلز والا کوئی ریلیشن شپ نہیں ہو گا آپ سمجھ رہے ہیں نہ میری بات سر!!"اس نے جھجکتے ہوئے کہا۔

اس کے ہونٹوں سے مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔

"میں تمہارا ٹیچر ہوں جو مجھے سر کہہ رہی ہو؟"اس نے زرا نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے آپ کا نام ہی نہیں پتہ اسی لیے۔"اس نے اپنی صفائی پیش کی۔

"دایان۔۔۔دایان لاشاری ہے میرا نام۔۔"اس نے کہا۔

"جی ٹھیک ہے۔"منت آہستگی سے بولی۔

"اور میں اپنا خرچ خود اٹھاؤں گی مجھے آپ کا دیا کچھ نہیں چاہیے۔"اس نے اپنی انگلی شرط بتائی۔

"اور۔۔۔۔"دایان نے کہا۔

وہ جس کی دنیا سنتی تھی۔آج وہ ایک بالشت بھر کی لڑکی کی شرائط بڑے تحمل سے سن رہا تھا۔

"اور مجھے کھانا بنانا نہیں آتا۔۔"اس نے شرمندگی سے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور آپ جب بھی میرے سامنے آئیں پلیز گاگلز لگا کر آیئے گا مجھے آپکی آنکھوں سے بہت خوف آتا ہے۔"

"آپ کی ساری شرائط فی الحال قابل غور ہیں دیکھیں کس پر عمل کر پاتا ہوں۔"اس نے لہجے میں ٹھہراؤ لیے کہا۔

"مگر پہلے تو آپ کو میری ایک شرط ماننا ہوگی۔"منت نے اچنبھے سے اس کی طرف دیکھا۔

"وہ کیا؟"اس نے پزل ہوئے اس سے پوچھا۔

"نکاح آج ہی ہوگا میں سب انتظام کرتا ہوں مگر نکاح کے لیے آپکو بھی تیار ہونا ہوگا اس حلیے میں نہیں ہوگا۔"اس نے اس کے عبائے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"سب چیزیں آپ کو کچھ دیر میں مل جائیں گی۔فی الحال آپ اوپری منزل کی لیفٹ والے فرسٹ روم میں جا کر آرام کریں۔"اس نے کہا۔منت اپنا بیگ اٹھائے روم کی بڑھ گئی۔

"ہیلو۔۔۔مولوی کا انتظام کرو سب سے پہلے پھر شہر کے سب سے اچھے بیوٹی سیلون سے کسی کو لے کر آؤ۔اور شہر کے سب سے اچھے مال سے شادی کا جوڑا لے کر آدھے گھنٹے میں یہاں پہنچو۔"

اس نے اپنے ماتحت کو فون پر حکم جاری کیا۔

ایجاب و قبول کا سلسلہ ختم ہوتے ہی اس کے ماتحت اور مولوی صاحب رخصت ہوئے۔

اپنے کمرے کی طرف بڑھتے قدم رکے اور کچھ سوچتے ہوئے ساتھ والے لیفٹ سائیڈ والے روم کی طرف آیا۔

منت جو نکاح کے بعد چینج کرنے کی غرض سے دوپٹہ بستر پر رکھے۔خود واش روم کی طرف بڑھ رہی تھی۔کلک کی آواز وہیں رکی۔ مگر پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔

اس وقت بغیر دوپٹے کے وہ پیچھے نہیں مڑ سکتی تھی۔اس نے وہیں رکنا مناسب سمجھا۔

دایان نے اپنے گلے سے پلاٹینیم کی چین اتاری اور پھر اپنی انگلی سے بلیک اوپل کی بیش قیمتی رنگ۔۔۔چین میں رنگ ڈال کر اس کے قریب گیا اور پیچھے سے آگے ہاتھ لے جا کر اس کے گلے میں وہ چین پہنا دی۔

"میری طرف سے منہ دکھائی۔"اس نے منت کا رخ اپنی جانب کیا۔وہ اس دلکش روپ کو دیکھ کر مبہوت ہوا۔۔۔وہ اس وقت آتشیں گلابی بیش قیمتی کامدار لہنگے میں ملبوس تھی۔بالوں کو اونچے جوڑے میں قید کیا گیا تھا۔۔۔

دایان نے اس کے بالوں میں سے پن نکالی تو اس کے لمبے بال آبشار کی طرح اس کی پشت پر بکھر گئے۔ کٹاؤدار لبوں پر گہری آتشی لپسٹک اسے اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔ گال گلاب کی طرح دہک رہے تھے۔

دایان نے اس کی کمر میں اپنا ایک ہاتھ ڈال کر کسی گڑیا کی طرح اوپر اٹھا کر اپنے مزید قریب کیا۔ منت کے پاؤں دایان کے گھٹنوں کو چھونے لگے اور چہرہ بالکل اس کے قریب تھا۔ گھنی پلکوں کی لرزاہٹ واضح تھی۔ وہ اپنے قاتل حسن سے مقابل کو زیر کرنے کی اس وقت پوری تیاری میں تھی۔

اس نے اسکی تھوڑی پر بنے کٹ اور ان پر موجود تین سبز تلوں پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھے۔

"ڈی پلیز۔۔۔" اس نے کانپتے لبوں سے بے اختیار صرف اتنا ہی نکلا۔ وہ تو اسکے اپنے لیے اس نام لینے پر ہی سب کچھ کھو بیٹھا۔

اب آپ سامنے ہیں تو کچھ بھی نہیں ہے یاد

ورنہ آپ سے ہمیں کچھ کہنا ضرور تھا

اس نے خمار آلود لہجے میں کہا۔ منت نے ہمت کر کے آنکھیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔

کون کہتا ہے اس دنیا میں بہت انمول نشے ہیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کی آنکھوں میں جو نشہ ہے وہ دنیا میں کہیں نہیں

تو مجھے چاہے نہ چاہے یہ تیرے بس میں تو ہے

اور میں تجھے نہ چاہوں یہ میرے بس میں نہیں

اسکا چہرہ اپنے مزید قریب کیے اس کے کانوں میں رس گھولنے لگا۔اسکی گرم سانسوں سے منت کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا۔منت کو اسکے یہ انداز بے حال کر رہے تھے۔ اسکی مسمرائز کرتی گستاخیاں اسے اپنی قید میں کر رہی تھیں۔بے اختیار ہی اسکے لب قید کیے اس پر اپنی دیوانگی لٹانے لگا۔چند لمحوں بعد جب مقابل وجود میں کوئی جنبشِ محسوس نہ ہوئی تو اسے خود سے الگ کیا۔وہ اسکی باہوں میں جھول گئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوہ شٹ۔۔۔۔"اس نے کچھ یاد آنے پر خود اپنے اس بے اختیاری کے عمل پر کوسا۔

اسے بستر پر لیٹاتے ہی خود کمرے سے باہر کی طرف بھاگا۔بیسمینٹ سے جا کر کانپتے ہاتھوں سے اینٹی وینم لے کر بھاگتا ہوا بجلی کی سی رفتار سے واپس آ کر اسے اینٹی وینم دیا۔

کچھ لمحوں بعد اس کی حالت پر غور کرتے تسلی ہوئی تو اس پر کمفرٹر اوڑھا کر اپنے روم میں آیا۔

"یہ میں نے کیا کر دیا۔"اپنے سر کے بالوں میں ہاتھ گھسائے پریشانی سے سوچا۔

"مجھے اسکے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔" اس نے مٹھی بند کر کے سامنے ڈریسنگ کے شیشے پر غصے میں زور سے پنچ مارا کہ وہ چھناکے کی آواز میں ایک ہی جست میں پارہ پارہ ہو گیا۔

اس کے ہاتھ میں جابجا اس کی کرچیاں چبھ چکی تھیں اور خون رسنے لگا مگر اسے اس وقت کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ اس نے خود کو سزا دینے کے لے بلیڈ لیے اپنے ہونٹوں پر پھیرا تو خون تیز رفتاری سے اس پر گرنے لگا۔۔

پیرس کا موسم انتہائی ٹھنڈا اور خوشگواری تھا۔ ٹھنڈی ہوائیں آسمان پر اٹھکیلیاں کرتے ہوئے محسوس ہو رہی تھیں۔ صبح کے گیارہ بج چکے تھے۔ سڑکوں پر ٹریفک اور لوگوں کا ہجوم تھا۔ وہ دونوں ساتھ چلتے ہوئے ایفل ٹاور تک پہنچے۔

سیرت نے لانگ فراک پر لانگ سویٹر پہن رکھا پاؤں میں سردی کی وجہ سے سوکس اور شوز پہنے ہوئے تھے۔ گلے میں مفلر اور کاندھے پر لمبی دوری والا کلچ پہن رکھا تھا۔

جبکہ منہاج نے بلیک جینز بلیو ہائی نیک اور اس پر بلیک لیدر جیکٹ پہن رکھی تھی۔ جس میں وہ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

دور سے نظر پڑی تھی سیرت کی افگل ٹاور پر مگر قریب سے تو اور بھی خوبصورت لگنے

لگا تھا۔ وہ اپنا سر اٹھا کر اس کی اونچائی کو دیکھتی حیران ہوئی۔

"کیا ہم اوپر جا سکتے ہیں؟" سیرت نے منہاج سے سوال کیا۔

"ہاں۔۔۔ آؤ ہم ٹکٹس لیتے ہیں۔" منہاج ٹکٹس لینے آگے بڑھا مگر سیرت کی نظریں وہیں آئفل ٹاور پر جمی رہیں۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں لفٹ کے ذریعے اوپر جا رہے تھے۔

فرسٹ فلور سے ہو کر جب لفٹ سیکنڈ فلور پر رکی تو باقی لوگوں کے ساتھ وہ دونوں بھی باہر نکلے۔ سیرت کی یہ سب دیکھتے ہوئے آنکھیں چندھیا گئیں۔

یہاں سے سارا شہر نظر آ رہا تھا۔ دور دور تک پھیلا آسمان یہاں سے دیکھنا نظروں کو بڑا بھلا لگ رہا تھا۔

"یہاں سے دیکھنا سب کتنا پیارا لگ رہا ہے۔" سیرت نے پرجوش لہجے میں کہتے ہی منہاج کے شانے پر اپنا ہاتھ رکھا۔ اس نے بھی مسکرا کر سیرت کی طرف دیکھا۔

"تم خوش تو ہو نا؟" منہاج نے پوچھا۔

"بہت بہت بہت زیادہ۔۔۔" اس نے اپنی بانہیں پھیلا کر کہا۔ "اتنا زیادہ۔۔"

آج ان دونوں نے سارا پیرس میں گھومتے ہوئے گزارا۔

سب کے لیے خوب شاپنگ کی۔ریسٹورینٹ سے کھانا کھایا۔اور بہت سی باتیں بھی کیں۔۔۔

ہوٹل کے روم میں آتے ہی سیرت نے اور منہاج نے بیگز سائیڈ پر رکھے۔

منہاج فریش ہونے کے بعد روم میں آیا تو سیرت بھی چینج کر چکی تھی۔منہاج بستر پر دراز ہوا تو سیرت بھی تھکاوٹ کے باعث لیٹ گئی۔

"سیرت۔۔۔"منہاج نے کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اسے بلایا۔

"جی۔۔"اس نے آہستگی سے جواب دیا۔

"تم سے کچھ پوچھوں اگر تمہیں برا نہ لگے؟"اس نے جھجکتے ہوئے اپنی بات کہی۔

"آپ پوچھیں کیا پوچھنا ہے؟"

"اس شادی میں تمہاری رضامندی تو شامل تھی نا۔کہیں کسی کے کہنے میں آکر زبردستی تو نہیں نہ تم نے۔۔"ابھی منہاج نے اپنی بات پوری بھی نہیں کی تو سیرت نے درمیان میں بات کاٹ دی۔

"مجھ سے کسی نے زبردستی نہیں کی۔"

"فار یور کائینڈ انفارمیشن۔۔میرے والدین پر ان کی اکلوتی اولاد بوجھ نہیں تھی اور

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poems|Poetry|Interviews

انہوں نے میرے لیے جو فیصلہ لیامیں نے اسے دل وجان سے قبول کیا۔اگرانہوں نے مجھ پراعتبار کر کے میرامان رکھاتومیں نے بھی انکی خواہش کے آگے اپنا سر جھکایااور میں شادی سے بعد والے پیار پر یقین رکھتی ہوں۔وہ الگ بات ہے کہ آپکے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔مجھ جیسی لڑکی سے شادی ہونے کی وجہ سے۔۔۔"اس نے یہ کہتے ہی ناراضگی سے کروٹ لے کر رخ دوسری جانب موڑا۔

منہاج نے اس کے ناراض لہجے کو محسوس کیاتوفوراًاٹھ کر بیٹھا۔

"سیرت اٹھو۔۔۔۔"اس نے سیرت کے شانے کو ہلا کراسے متوجہ کیا۔اس نے غصے میں اس کی ہاتھ کو جھٹکاپھراٹھ کر بیٹھی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔میں توبس یہ سمجھ رہاتھاکہ ہم دونوں میں کافی ایج ڈیفرینس ہے۔شاید تم مجھ سے شادی نہ کرناچاہتی ہو۔"منہاج نے جواسکے دماغ میں چل رہاتھاشئیر کیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں آپ تومجھے۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتی بروقت ہی اپنی زبان کو قابو کیے۔دوبارہ سے لیٹ کر کمبل میں اپناآپ چھپایا۔

"This is not fair Mrs.Minhaj."

اس نے سیرت کے چہرے سے کمبل ہٹانے کی کوشش کی مگراس نے مضبوطی سے

اسے تھام رکھا تھا۔

"تم اپنی بات پوری کیے بنا نہیں چھپ سکتی۔" وہ شوخ ہوا۔

کھڑکی سے آتی تیز دھوپ جب اپنے چہرے پر پڑتی ہوئی محسوس ہوئی تو اس نے کسمسا کر اپنی بھاری آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کی۔ وال کلاک پر نظر پڑی تو گھڑی بارہ بجنے کا ہندسہ دکھا رہی تھی۔ وہ حیران ہوتے ہوئے بستر سے نیچے اتری۔

"میں اتنی دیر تک کیسے سوتی رہی۔" اسے اپنے آپ پر حیرانگی ہوئی۔ رات کا واقعہ اس کے ذہن میں تازہ ہوا تو اسے جیسے سب خواب سا لگا۔

"کیا وہ سب سچ میں تھا۔" اس نے اپنے لبوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے آئینے میں دیکھا تو ابھی بھی زخم کا ہلکا سا نشان تھا اس نے اپنے ذہن پر زور ڈالا۔

سارے لمحات یاد آنے لگے۔۔۔ اس نے بیگ سے اپنے کپڑے نکالے اور لہنگا چینج کرنے کے لیے واش روم میں چلی گئی۔ باہر آکر دیکھا تو گھر میں کوئی بھی نہیں تھا۔

سارے گھر چھان مارا مگر کوئی ذی روح نہ ملا گیٹ کے پاس آئی تو وہ بھی بند۔۔ بھوک کے مارے چوہے پیٹ میں اچھل کود کر رہے تھے۔

ڈائننگ ٹیبل پر آئی تو وہ ناشتے کے تمام لوازمات موجود تھے۔ فروٹس، جوس، بریڈ، بٹر، جیم مارملیڈ، بوائلڈ ایگ۔۔اور جانے کیا کیا۔۔اس نے چیئر پر بیٹھ کر تحمل سے ناشتہ کیا۔

اعیلاف کو عیسی سیدھا اپنے گھر لے آیا۔ عیسی کی والدہ اعیلاف سے بہت خوش دلی سے ملیں۔ مگر وہ وہاں کی علاقائی زبان میں بات کر رہی تھیں جو اسکے سر سے ہی گزر گئی۔ عیسیٰ کے والد کی وفات اس کے بچپن میں ہی ہو چکی تھی۔ عیسیٰ اپنی والدہ کے ساتھ اپنے ماموں اور ممانی کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہائش پذیر تھا۔ عیسیٰ کے ماموں اور ممانی بھی اعیلاف سے بہت اچھے سے ملے۔ عیسی نے ان سب کو پہلے ہی اس کی آمد کی خبر دے دی تھی۔

"ہمیں تم سے بہت سی امیدیں ہیں۔" اس کے ماموں نے اعیلاف کی طرف دیکھتے ہوئے مان بھرے لہجے میں کہا۔

"عیسیٰ اجنبی شہر میں ہے۔ اس کا دھیان رکھنا کبھی کبھار گھر سے کچھ کھانے کے لیے بھی بھیج دیا کرنا باہر کا کھانا کھا کر اس کا معدہ نہ خراب ہو جائے۔"

"تم کونسے سمسٹر میں ہو؟" عیسیٰ کی ممانی نے اعیلاف سے پوچھا۔

"عیسیٰ مجھ سے جونئیر ہے ایک سمسٹر۔" اس نے مسکرا کر بتایا۔

"عیسیٰ عمر میں تم سے بڑا ہے مگر اس نے سکول لیٹ جوائن کیا کیونکہ وہ قرآن پاک حفظ کر رہا تھا پہلے۔" انہوں نے اعیلاف کی معلومات میں اضافہ کیا۔

اس نے حیرانگی سے عیسیٰ کی طرف دیکھا۔

"تم نے تو مجھے کبھی بتایا ہی نہیں۔" اعیلاف نے اس سے شکوہ کیا۔

باہر دروازے پر دستک ہوئی تو عیسیٰ دیکھنے کے لیے گیا۔

"بیٹا عیسیٰ زرا تھوڑا سخت مزاج ہے۔ اسلامی اصول و قوانین کا بہت احترام کرتا ہے۔ اگر وہ تم پر پردے کی یا کوئی اور پابندی لگائے تو تم اس سے ناراض نہ ہونا۔ میں تمہیں پہلے ہی بتا رہی ہوں۔" انہوں نے اسے عیسیٰ کے جاتے ہی اس کی شخصیت کے بارے میں بتایا۔

ناشتے سے فارغ ہوئی پیٹ بھرا تو دماغ نے بھی کام کرنا شروع کیا۔

"میں تو یہاں آگئی مگر۔۔۔۔۔" اس نے سوچا۔

"اگر ولید مگسی نے میرے بابا کے ساتھ کچھ برا کیا تو۔۔" بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں

گئی۔اپناعبایاپہنا۔کلچ میں دیکھاتوکچھ پیسے تھے۔اب مسئلہ تھاتو یہاں سے باہر کیسے نکلے۔باہر آئی تولان والی سائیڈپر دیوار تھوڑی چھوٹی تھی۔

"مگر باہر کیسے جاؤں۔"اس نے حل نکالنے کے لیے کچھ سوچا۔

ڈائننگ کے ساتھ کی چیئر اٹھاکرلائی جوکچھ اونچائی کی طرز پر بنی تھی۔اس پر پاؤں رکھ کر کھڑی ہو گئی۔توباہر کامنظر بالکل صاف نظر آنے لگا۔اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر رکھے اوپر کو اٹھی۔اور تھوڑی سی محنت کے بعد وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئی۔دیوار پر تو بیٹھ گئی اب نیچے کیسے کودے۔ہمت کرکے اپنی آنکھیں بند کیں اور نیچے چھلانگ لگا دی۔چند لمحوں بعد خود کو ٹھیک ٹھاک حالت میں پاتے ہی اٹھی اور عبایا اپنے ہاتھوں سے جھٹک کراس پر لگی ہوئی مٹی صاف کرنے لگی۔آس پاس کسی کو نہ پاتے ہی وہاں سے نکلی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

آج پیرس میں ان کادوسرادن تھا۔

ٹھنڈ کے باعث سیرت کواپنی قلفی جمتی ہوئی محسوس ہورہی تھی۔

"منہاج وہ دیکھیں سامنے آئس کریم۔"اس نے سامنے آئس کریم پالر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اتنی ٹھنڈ میں تمہیں آئسکریم کھانی ہے؟"منہاج نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"زیادہ سردی میں ہی تو آئسکریم کھانے کا اصل مزہ۔"اس نے للچائی ہوئی نظروں سے آئسکریم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"گلا خراب ہو جائے گا اور ٹھنڈ لگ جائے گی۔"وہ بولا۔

"آپ میں کونسی بوڑھی روح حمائل ہے؟"اس نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا۔

"جب بھی بولتی ہو فضول ہی بولتی ہو۔آؤ لے کر دوں۔"ہاتھوں میں آئسکریم لیے موبائل نکالا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اتنی دور آئے اور ابھی تک ایک بھی پکچر نہیں لی۔"سیرت نے منہاج سے کہا۔

"آپ ہماری سیلفی لیں میں زرا بال سیٹ کرلوں۔"منہاج اس کے ساتھ سیلفی لینے کے لیے اس کے قریب ہوا تو سیرت نے اس کے گال پر اپنے لب رکھے منہاج اتنی دیر پکچر کلک کر چکا تھا۔اس نے حیرانگی سے سیرت کی بے باکی پر اسے دیکھا۔

"سوری منہاج جی!"اس نے معصوم سی شکل بنا کر اسے دیکھتے ہوئے اپنے کان پکڑے۔

"وہ کیا ہے نہ ہم اپنی طرف سے ہنی مون پر آئے ہیں۔ تو اس طرح کی بھی ایک تصویر تو ہونی ہی چاہیے۔" اس نے شرارتی نظروں سے اسے دیکھ کر کہا۔

"روم میں مجھے دیکھ کر بلیکنٹ میں چھپ جاتی ہو۔۔اکیلے میں بھاگ جاتی ہو۔۔اب ہوٹل واپس چلو پھر بتاتا ہوں تمہیں مسز منہاج!" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

شام کے ملگجے سائے ہر طرف پھیل چکے تھے پنچھی بھی اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔اسے وہاں پہنچتے ہوئے شام ہو چکی تھی۔اپنے گھر پہنچی تو گھر میں ہر طرف خاموشی تھی۔دوسرے کمرے میں داخل ہوئی تو وہاں سامنے اس کے بابا۔۔۔ان کو ایک کرسی پر بٹھا کر رسیوں سے باندھا گیا تھا۔اور ان کے قریب دو آدمی ہاتھوں میں بندوقیں تانے کھڑے ہوئے تھے۔وہ بھاگ کر ان کے قریب پہنچی۔

"بابا۔۔" انہیں اس حالت میں دیکھ کر کرب زدہ آواز میں بولی۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟ منت تمہیں یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔" انہوں نے اپنی بیٹی کے چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے شکوہ بھرے لہجے میں کہا۔

"بابا میری وجہ سے اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتی۔"

ولید مگسی کے آدمیوں نے شاید اسے منت کے یہاں پہنچنے کی اطلاع دے دی تھی۔

وہ اپنی جیپ میں بیٹھے چند لمحوں میں ہی وہاں پہنچا۔

"واہ جی۔۔وڈے لوگ آئے۔۔"ولید مگسی نے منت کے سراپے کا بھرپور جائزہ لے کر مونچھوں کو تاؤ دیتے ہوئے۔۔منت نے اس کی گھٹیا نظروں میں اپنے لیے حوس دیکھ کر سر جھٹکا۔

"دیکھو میرے بابا کو چھوڑ دو۔"

"اس نمک حرام کو تو کسی صورت نہیں چھوڑوں گا۔یہ اب تک زندہ ہے تو صرف اس لیے کہ مجھے پتہ ہے میری چڑیا کو قابو کرنے کے لیے اس بڈھے کی ضروت ہے۔"وہ اس کی طرف کمینگی سے دیکھتے ہوئے مسکرانے لگا۔

"منت تم جاؤ یہاں سے میری فکر مت کرو۔منت میری بات سنو چلی جاؤ یہاں سے۔"اس کے بابا نے اونچی آواز چیختے ہوئے کہا۔

"بہت بول رہا ہے بڈھا۔۔اس کی آواز ہمیشہ کے لیے بند کر دو۔"ولید مگسی نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا۔

فائر کی تیز آواز اس کے کانوں میں گونجی۔اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بابا کا وجود خون میں نہا گیا۔منت کو اس بات کی قطعاً توقع نہ تھی کہ وہ اس حد تک جا سکتا ہے۔اپنی آنکھوں کے سامنے یہ سب ہوتا دیکھ وہ اپنے حواس کھو بیٹھی۔۔۔۔۔

پانی سے بھرا گلاس اس چہرے پر کسی نے زور سے پھینکا تو وہ ہوش میں آئی۔ دو آدمی اسے بازوؤں سے پکڑے گھسیٹنے لگے۔

"چھوڑو مجھے۔۔" منت نے ان سے اپنا آپ چھڑوانا چاہا۔ وہ اسے گھسیٹتے ہوئے اپنے ساتھ باہر گاڑی تک لے جا رہے تھے۔ منت کا اپنے عبائے میں ہی پاؤں الجھا تو وہ زمین بوس ہوئی۔ اور اس کی بازوان دونوں آدمیوں کی گرفت سے آزاد ہوئیں۔ بس اسی لمحے اس نے ہمت جتائی اور انہیں چکما دیئے وہاں سے اٹھ کر بھاگنا شروع کر دیا۔۔ وہ سب بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگے۔ بھاگتے بھاگتے وہ ایک تنگ اور پتھریلے راستے پر آگئی۔ کچھ دیر رک کر سانس لیا مگر جیپ کی لائٹ اسے اپنے پیچھے محسوس ہو رہی تھی۔ بھاگتے ہوئے اس کی سانسیں پھول چکی تھی۔ حلق خشک ہوتا ہوا محسوس ہوا۔

وہ اس وقت بلوچستان کے اس علاقے میں تھی جہاں چلغوزے کے درخت تھے وہ اپنے ہاتھوں سے انہیں اپنے پیچھے ہٹاتے ہوئے یہ راستہ عبور کرنے لگی۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی کوشش کی مگر اسے کچھ بھی ٹھیک سے دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

جیپ کی لائٹ بھی نہیں۔ "شاید میں اس راستے پر ہوں جہاں پر گاڑی نہیں داخل ہو سکتی۔" اس نے سوچا۔

سارا گھر چھان مارا مگر منت کہیں نظر نہیں آئی۔

اس نے منت کو جو چین دی تھی جس میں بلیک اوپل میں لگا تھا۔اس میں ٹریسر بھی لگا تھا۔اس نے فوراًاس کے زریعے منت کی لوکیشن دیکھی تو بلوچستان کے کسی پہاڑی سلسلے کی تھی۔

منت کی اس حرکت پر اس کا جو غصہ اس کے اندر ابل رہا تھا۔اس حالت میں وہ خود پر قابو پانا کافی مشکل لگ رہا تھا۔اس نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے بالوں میں پھنسائیں اور گہرے سانس لینے لگا۔شاید وہ ایسا کرنے سے خود پر قابو پالے۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سورج کی ابھرتی کرنوں نے اسے صبح ہو جانے کی نوید دی۔

اپنے طرف آتے کسی کے تیز قدموں کی چاپ سنائی دی تو پھر سے بھاگنا شروع کردیا ساری رات ان لوگوں سے بچ کر بھاگتے ہوئے اس کے پاؤں شل اور زخمی ہو چکے تھے۔اور اس کا وجود پوری طرح نڈھال ہو چکا تھا پھر بھی اس نے خود کے بچاؤ کے لیے مردہ قدم اٹھانے شروع کردیئے۔۔۔

کچھ ہی لمحوں میں ان سب لمبے چوڑے آدمیوں نے اس کے گرد گھیراؤ کرلیا۔

وہ شاید کوہ سلیمان کی چوٹی پر پہنچ چکی تھی جس کی بلندی 11440 فٹ تھی۔

وہ سب اسے پکڑنے کے لیے اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔

اس نے الٹے قدم لینے شروع کیے۔ وہ پہاڑ کے آخری سرے پر تھی ایک ہی قدم سے نیچے گر جاتی۔

"آگے کنواں تو پیچھے کھائی۔"

"میں ان لوگوں کے ہاتھ کبھی نہیں آؤں گی۔ چاہے اس کے لیے مجھے اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑے۔" اس نے سوچا اور اسی حالت میں پیچھے دیکھے بغیر اپنے آپ کو گراتے ہوئے جسم ڈھیلا چھوڑ دیا۔ اور کلمہ پڑھتے ہوئے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں۔ ہیلی کاپٹر کی تیز آواز نے اس جگہ کا سکوت توڑا۔ تیز رفتار گولیوں کی بوچھاڑ سے وہاں پر موجود افراد میں سے ایک بھی زندہ نہ بچا۔۔۔۔۔

وہ ہیلی کاپٹر سے منت کو تیزی سے نیچے گرتے دیکھ چکا تھا۔ اس کے حواس مختل ہو چکے تھے۔ سانسیں دھونکنی کی مانند چل رہی تھیں۔ ہیلی کاپٹر میں لگے ایک سسٹم کی وجہ سے اسے منت کی لوکیشن بھی معلوم ہو رہی تھی۔ اسے فکر تھی تو اس وقت صرف منت کی جسے اس کو کسی بھی حال میں بچانا ہی تھا۔ اس کا کالے رنگ کا عبایا ہوا کی وجہ سے پھڑ پھڑا رہا تھا۔ وہ بہت نیچے جا چکی تھی۔

اس نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اور بالکل منت کے اوپر کی طرف چھلانگ لگا ئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس کے اور منت کے درمیان فاصلہ کافی کم ہو گیا تھا۔۔اس وقت اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ایک سیکنڈ میں اس تک پہنچ جائے مگر اسے صبر و تحمل سے کام لینا تھا۔

منت تقریباً اس وقت زمین سے چار سو فٹ کی بلندی پر تھی کہ دایان نے اس کا پاؤں پکڑ لیا۔

منت اس وقت اس حادثے کی وجہ سے نیم بے ہوش تھی لیکن جب اسے کسی نے پکڑا تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔دایان نے اسے اوپر کی طرف اچھالا تو منت اوپر اور دایان نیچے کی طرف ہو گیا۔پھر چند پل بعد دایان نے اس کی کمر کے گرد اپنا بازو ڈال کر اسے خود سے لگایا۔اور دوسرے ہاتھ سے پیراشوٹ کی ہک کھولنے لگا۔منت نے سہم کر اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپایا۔۔تحفظ کا احساس اس کے رگ و پے میں سرایت کر گیا۔وہ جان چکی تھی کہ اس کو بچانے والا دایان لاشاری کے علاوہ اور کوئی نہیں۔۔۔۔

پیراشوٹ کھل چکا تھا اور ان دونوں کی نیچے گرنے کی رفتار بھی کم ہو چکی تھی۔

دایان نے اسے اپنی بازوں میں کسی قیمتی متاع کی طرح بھینچ لیا اور اس کے صحیح سلامت مل جانے پر گہری سانس لی۔

"ساحرہ۔۔۔"دایان نے اس کے کان کے قریب اپنا چہرہ کیے اسے کہا۔

دایان کی آواز میں اس وقت پیار،اسے کھو دینے کا ڈر،اور بے تابی کے ملے جلے تاثرات

تھے۔منت نے بمشکل سر اٹھا کر دایان کی آنکھوں میں دیکھا۔پھر کچھ لمحے یوں ہی بیت گئے۔اور وہ دونوں نیچے کی طرف گرتے رہے۔منت کی سبز آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔دایان نے ہاتھ بڑھا کر اپنی پوروں سے اس کے آنسو صاف کیے۔

"ڈی۔۔۔وہ میرے بابا۔۔۔"اس نے دایان کو اپنے بابا کے بارے میں بتانا چاہا مگر اس کی آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں۔اس وقت زمین ان سے کچھ سو فٹ کے فاصلے پر رہ گئی تھی۔نیچے پتھریلی اور ریتلی جگہ نظر آ رہی تھی۔

دایان کے پاؤں زمین کو چھوئے تو پیراشوٹ بھی نیچے گر گیا۔اس نے جھک کر منت کو زمین پر لٹایا۔وہ غنودگی میں تھی اور اس کا جسم بھی گرم تھا۔اس نے اس کے چہرے سے نقاب ہٹایا تا کہ وہ ٹھیک طریقے سے سانس لے سکے۔نبض کی رفتار بھی سست تھی۔چہرے کا رنگ بھی زردی مائل ہو چکا تھا۔

دایان نے پیراشوٹ کی رسیاں کھولیں اور اس کے قریب بیٹھ گیا۔اس وقت اس کا دل سرشار ہو چکا تھا اس نے اپنی ساحرہ کو بچا لیا تھا۔

"میرے گھر والوں سے مل کر کیسا لگا؟"عیسی نے اعیلاف سے پوچھا۔

"بہت اچھا لگا۔تمہارے بارے میں تفصیل سے بتا رہے تھے۔اب انہیں کیا پتہ ان کا

بیٹا کیا کیا کرتا پھر رہا ہے۔والدین کے لیے ان کا بچہ سب سے اچھا اور شریف ہی ہوتا ہے۔"اس نے طنز سے کہا۔

"کیا مطلب لوں میں تمہاری اس بات کا؟"

"یہی کہ ہر بات پر کیسے رعب جماتے ہو مجھ پر۔۔"

"جب ہم ایک دوسرے کے بنا رہ نہیں سکتے تو ہر وقت لڑنے کا کیا فائدہ۔"عیسی نے صلح جو انداز میں کہا۔

"میں اپنے پیرنٹس کو جلد ہی تمہارے گھر لاؤں گا نیکسٹ منتھ ہی ہم نکاح کر لیں گے تمہارا کیا خیال ہے اس بارے میں؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان دونوں کو بلوچستان سے واپس آئے ایک ماہ ہو چکا تھا۔

صبح اسکے اٹھنے سے پہلے ہی دایان کہیں چلا جاتا جب وہ سو جاتی تو دیر رات اسکی واپسی ہوتی۔

آج اس نے فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد دوبارہ سونا موقوف کیا اور اپنے کمرے میں ہی اسکے اٹھنے کا انتظار کرنے لگی۔

رات کا اندھیرا سورج کی کرنوں سے صبح میں تبدیل ہونے لگا تو اس نے کھڑکی سے پردے ہٹائے۔ ٹھنڈی ہوا کے تیز جھونکے نے اس کا استقبال کیا۔ اس نے اپنے دونوں بازو ٹھنڈ کے باعث اپنے گرد باندھے۔ سامنے ہی لان میں دایان بلیک ٹراوزر اور بلیک سینڈو پہنے پش اپس لگا رہا تھا۔

بلیک کلر میں اس چھ فٹ کو چھوتے شخص کی سفید رنگت اور بھی نمایاں ہو رہی تھی۔ سبز رگیں ابھری ہوئی اس کی مردانہ ورزشی جسامت کی دلکشی میں مزید اضافہ کر رہی تھیں۔

"کیا کوئی مرد اتنا بھی پر کشش اور خوبصورت ہو سکتا ہے۔" وہ دل میں ہی اس سے متاثر ہوئی۔ دایان نے پش اپس لگاتے ہوئے پیچھے مڑ کر کھڑکی میں دیکھا۔ تو وہ جلدی سے کھڑکی کا پردہ گراتے ہی پیچھے ہو گئی۔

وہ شانوں پر ٹاول ڈالے ایک ہاتھ سے گردن پر آیا پسینہ صاف کرتا ہوا اندر آیا تو منت بھی نیچے اتر کر اس کے پاس آئی۔

"اسلام و علیکم! صبح بخیر۔۔۔" منت نے اس کے پاس آکر کہا۔ اس نے سر ہلا کر اس کی بات کا جواب دیا اور فریش ہونے چلا گیا۔

منت کافی دیر سے ڈائننگ ٹیبل پر اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اسے سامنے سے تیار ہو کر

آتے دیکھا تو بولی۔

"مجھ سے روز روز یہ بریڈ نہیں کھائی جاتی پلیز آج کچھ اچھا سا کھلا دیں نا۔"اس نے فرمائش کی۔

"کیا کھانا ہے؟"اس نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"پراٹھا آملیٹ۔۔۔"منت نے جھٹ کہا۔

وہ جو کچن کی طرف بڑھ رہا تھا اس کی فرمائش پر پیچھے مڑ کر گھور کر اسے دیکھنے لگا۔۔جیسے وہ کسی ہوٹل والے کو آرڈر دے رہی ہو۔

"اچھا اچھا۔۔۔کوئی بات نہیں آپکو جو آتا ہے وہ ہی بنا دیں۔"اس نے جلدی سے اسکی خفگی کے ڈر سے کہا۔

ایک پین میں پاستہ ڈال کر بوائل کرنے رکھا۔ریفریجیٹر میں سے چکن نکالا اور کسی ماہر شیف کی طرح کٹنگ بورڈ پر سبزیاں کاٹنے لگا۔

"وائٹ ساس والا پاستہ کھاؤ گی یا چلی ساس والا؟"دایان نے پیچھے مڑ کے منت کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"چلی ساس والا اور اس میں وہ املی والا ساس بھی ڈالنا۔"اس نے چٹخارے لیتے ہوئے

کہا۔دایان نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے تاسف سے سر ہلایا۔اور پھر اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔کچھ ہی وقت میں اس کے سامنے گرما گرم بھاپ اڑاتا پاستہ رکھا تو اس نے کھانا شروع کر دیا۔

“Hmmm....Yummy..”

پہلی بائٹ لیتے ہی کہا۔

"آپ بھی کھائیں نا۔"اس نے اسے بھی آفر کی۔

"نہیں میں ناشتہ نہیں کرتا صرف کافی پیتا ہوں۔"وہ اپنا کوٹ اٹھائے باہر کی طرف بڑھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟روز ایسے ہی غائب ہو جاتے ہیں۔میں سارا دن گھر میں اکیلی بور ہو جاتی ہوں۔آپ کب واپس آئیں گے؟"اس نے سوال کیا۔

"تم میرے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہو؟"اس نے ابرو اچکا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

"وہ میں تو بس ایسے ہی۔۔۔"اس نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کیا۔

"آج تو بہت مزہ آیا بہت انجوائے کیا سچ میں۔" سیرت نے پر جوش لہجے میں ہوٹل کے روم میں واپس آکر کہا۔

"آپ کو پتہ نہیں منہاج آپ کتنے اچھے ہیں۔ سچی آپ نے آج میری ساری خواہشیں پوری کیں۔ آئیسکریم کھلائی خوب شاپنگ کروائی اور سلائڈ لینے کا سب سے زیادہ مزہ آیا۔۔۔"

"مگر تمھیں کسی نے نہیں بتایا کہ تم کتنی مطلبی ہو۔" اس نے اسے چڑایا۔

"منہاج کیا کہا آپ نے میں اور مطلبی؟" اس نے منہاج کو گھور کر لڑاکا انداز میں کمر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"ویسے اب سچ سچ بتائیں آپ نے اپنی مرضی سے ہی شادی کی ہے نہ کہیں زبردستی تو نہیں کی گئی آپ سے؟" اس نے ابرو آچکا کر پوچھا۔ جیسے اسے اس بات کا یقین نہ آیا ہو۔

"ہاں تو اور کیا مما نے مجھے تم سے شادی نہ کرنے پر جائیداد سے عاق کرنے کی دھمکی دی تھی۔ تو پھر کیا کرتا۔" اس نے کندھے آچکا کر لاپرواہی سے کہا۔

"آپ کسی اور کو پسند کرتے تھے؟" اس نے نم لہجے میں پوچھا۔ اب تو بس رو دینے کی کسر باقی تھی۔

"ہاہاہا!!!"منہاج کا قہقہہ کمرے میں گونجا۔

"بس اتنے میں ہی بس ہو گئی تمہاری۔۔اپنی باری تو مجھ سے بہت مذاق کرتی ہو۔۔یار مذاق کر رہا تھا۔"اس نے سیرت کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے قریب کیا۔۔۔

"میری گڑیا آج بہت خوبصورت لگ رہی ہے۔ تمہیں اتنے قریب سے دیکھنے سے میری ہارٹ بیٹ تیز ہو رہی ہے۔میں تم سے کترا رہا ہوں اور تم ہر وقت میرا امتحان لینے پر تلی ہوئی ہو۔"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے دل کی بات کہہ رہا تھا۔

سیرت کو اپنی دھڑکنیں اپنے کانوں میں سنائی دینے لگیں۔پلکیں اپنے آپ جھک گئیں اور چہرے پر حیا کی لالی بکھرنے لگی۔منہاج اس دلفریب منظر میں کھونے لگا۔وہ بے اختیار اس کے چہرے پر جھکا۔

سیرت کی سانسیں تھمنے لگیں۔اس نے تیزی سے اس کی گرفت سے نکلنا چاہا مگر منہاج نے اسے اپنے حصار میں لے چکا تھا اور پھر اس کے کانپتے لبوں کو چھوا تو آسمان پر موجود چاند تارے بھی شرما کر بادلوں کی اوٹ میں چھپ گئے۔مگر اس وقت سیرت کو اس سے چھپنے کی کہیں جگہ نہ ملی۔

سیرت جو پٹر پٹر بولتی تھی اس وقت منہاج کی قربت پر اس کی بولتی بند ہو گئی تھی۔مگر دل میں سکون سا اتر رہا تھا۔

"اب کیوں بولتی بند ہو گئی ہے مسز۔۔اب بتاؤ ناول کے ہیرو کیسے پیار کرتے ہیں۔ ویسے ہی کروں گا۔"اس نے سیرت کو خاموش دیکھ کر کہا۔اس نے پھر سے اپنا عمل دہرانا چاہا۔۔۔

"میری لپسٹک خراب ہو جائے گی۔۔پلیز۔۔۔"اس نے بہانا بنایا۔

"کوئی بات نہیں پھر سے لگا لینا۔"وہ بولا۔سیرت نے اپنی آنکھیں سختی سے بند کیں۔ تھوڑی دیر بعد منہاج نے سر اٹھایا۔سیرت کی آنکھیں ابھی بھی بند تھیں۔

"نظریں اٹھاؤ یہ تمہاری ہی خواہش تھی اب کیا ہوا؟"منہاج نے اس کی تھوڑی سے پکڑ کر اس کا چہرہ اونچا کیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیرت نے نظریں جھکائے رکھیں۔شرم سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

منہاج کے چہرے پر اسے دیکھتے ہوئے شریر مسکراہٹ آئی۔آج وہ کتنے سالوں بعد دل سے مسکرایا تھا۔

"کتنی ڈپلومیٹک ٹائپ ہو گڑیا؟پہلے پیار کرنے پر اکساتی ہو پھر کر دوں تو شرماتی ہو۔"وہ کھکھلا کر ہنسا اور گردن ایک سائیڈ پر جھکائے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

سیرت نے نظریں اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔

یہ منظر نگاہوں کو بہت بھلا لگا منہاج ہمیشہ سیریس رہنے والا بندہ وہ بھی ہنس رہا تھا۔

"میں چاہتا ہوں تمہارا لاسٹ سمسٹر کمپلیٹ ہو جائے۔ تم سمجھ رہی ہو نہ میری بات۔" منہاج نے اسے کی طرف دیکھتے ہوئے نرمی سے کہا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

رات کو کھانے سے فارغ ہوتے ہی دایان ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے ہوئے ایل ای ڈی پر کوئی انگلش ایکشن مووی دیکھ رہا تھا۔ منت بھی اس کے قریب آکر ٹو سیٹر صوفے پر بیٹھ گئی۔

"ڈی آپ کیا کام کرتے ہیں؟" اس نے تھوڑی دیر بعد اس سے سوال کیا۔ مگر وہ خاموشی سے سامنے سکرین پر نظریں جمائے بیٹھا رہا۔

"میں آپ سے پوچھ رہی ہوں۔" اس نے زرا زور سے اپنی بات دہرائی۔

"اب تمہیں مجھ سے ڈر نہیں لگتا۔۔" اس نے گھمبیر لہجے میں اس کا سوال نظرانداز کیے اپنا سوال داغا۔

"نہیں اب نہیں لگتا۔۔۔" اس نے آرام سے بنا جھجکتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کیوں ایسا کیا ہوا؟"

"کسی نگاہوں میں اپنے لیے جو جزبات دیکھے ہیں۔بس اسی سے اندازہ لگایا ہے کہ وہ مجھے اب کچھ کہہ نہیں سکتا۔"منت نے دایان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مان سے کہا۔اس نے نظروں کی سمت تبدیل کیے دوبارہ سکرین پر نظریں جمائیں۔

"آپ نے مجھے بتایا نہیں آپ کیا کام کرتے ہیں؟"اس نے پھر سے دل میں مچلتا سوال زبان پر لایا۔

"لاشاری کنسٹرکشنز نام تو سنا ہی ہو گا۔میرے بابا کی ہے اسے میں ہی سنبھال رہا ہوں۔"اس نے بتایا۔

"مگر آپ تو۔۔۔۔"اس نے اچھنبے سے دایان کی طرف دیکھا۔

"مگر آپ تو سمگلنگ کرتے ہیں لوگوں کو مارتے پیٹتے ہیں یہی نہ۔۔۔"دایان اس بات مکمل ہونے سے پہلے بیچ میں بولا۔

"It's non of your business."

"یہ سب تو تمہیں مجھ سے رشتہ جوڑنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔"اس نے اجنبی رویہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔

منت کو دایان سے اس اجنبی اور روکھے لہجے میں بات کرنے کی قطعاً توقع نہ تھی۔

"اب تو تمہارے بابا بھی نہیں رہے۔ جن کے آنے سے تم نے یہاں سے چلے جانا تھا۔ یہاں پر رہنا ہے تو تمہاری مرضی، ورنہ اس رشتے کو قائم رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے تمہارے پاس۔" وہ ریموٹ صوفے پر پھینکتا ہوا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔

وقت کا کام ہے گزرنا۔ اور وقت اپنی رفتار سے گزر گیا۔ آج تین ماہ بعد یونیورسٹی کے گیٹ پر کھڑے حسام، اذان اور ہارون اپنے باقی دوستوں کا انتظار کر رہے تھے۔

منہاج سیرت کو چھوڑنے یونیورسٹی آیا تو گیٹ سے زرا پیچھے ہی گاڑی روکی۔

"کیا ہوا؟" سیرت نے اچانک گاڑی روکنے پر اس سے پوچھا۔ منہاج نے اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگایا۔

"Best of luck.And miss you guriya."

اس نے مسکراتے ہوئے اسکا ہاتھ چھوڑا۔

"تھینک یو۔۔۔" سیرت نے بھی باہر نکلتے ہوئے اسے کہا۔

"اوکے بائے۔" ہاتھ ہلا کر یونیورسٹی کی طرف بڑھ گئی۔ تو منہاج نے بھی گاڑی آگے بڑھائی۔

سیرت بھی آکر ان سب سے ملی تو وہیں ان کے ساتھ کھڑے باقی سب کا انتظار کرنے لگی۔

تیز رفتار بلیک پراڈو جب گیٹ کے آگے آکر ایک جھٹکے سے رکی۔اس کے ٹائروں کی چڑ چڑاہٹ نے سب کی توجہ اپنی طرف مبذول کی۔تو اس میں سے منت کو نکلتے دیکھ سب حیران ہوئے۔

گاڑی میں بیٹھے ہوئے ہینڈ سم نوجوان جس کے برینڈڈ کپڑے ہی اس کے سٹینڈرڈ اور اعلیٰ ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔آنکھوں پر گاگلز لگائے منت کے گاڑی سے باہر نکلتے ہی اس نے بے نیازی سے دروازہ بند کیا۔اور وہاں سے نکالتا لے گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منت ان سب کی طرف آئی تو سب کو سلام کیا اور سیرت کے گلے لگی۔سب سے ملنے کے بعد پوچھا۔"کیا ہوا تم سب خاموش کیوں ہو؟"اس نے سب کو چپ دیکھا تو ان سے سوال کیا۔

"وہ پرنس چارمنگ کون تھا؟"حسام نے پوچھا۔

"وہ۔۔۔وہ میرے ہزبینڈ ہیں۔"اس نے سب کو بتایا۔

"تم نے شادی بھی کر لی اور ہمیں بلایا بھی نہیں؟"ہارون نے شکوہ کیا۔

"چلو اچھا بدلہ لیا میں نے بھی تم سب سے میں نے بھی منگنی کروالی اور کسی کو بھی نہیں

بلایا۔۔"

"کیا؟" حسام اور اذان ہارون کی بات سن کر اس پر ٹوٹ پڑے۔

"تو نے ہمیں بھی نہیں بتایا اب تو تیری خیر نہیں۔" ہارون آگے آگے اور حسام اور اذان اس کے پیچھے پیچھے۔

آج فرسٹ سے تھا تو زیادہ تر سٹوڈنٹس اور ٹیچرز ابھی تک غیر حاضر ہی تھے۔

سب یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں موجود گھاس پر واقع اپنی فیورٹ جگہ پر بیٹھے تھے۔

"کون ہے ہارون بھائی جس سے آپ کی انگیجمنٹ ہوئی ہے؟" منت نے اس سے پوچھا۔

"وہ میرے ماموں کی بیٹی ہے۔ میٹرک کی سٹوڈنٹ ہے۔"

"ارے اتنی چھوٹی۔۔۔۔" اس نے حیرانگی سے کہا۔

"وہ کیا ہے نہ ہم پٹھانوں میں کم عمری میں ہی لڑکیوں کی شادی کر دینے کا رواج ہے۔ میں تو پڑھ رہا تھا اسی لیے لیٹ ہوا یہ سب۔ ویسے تم سب کو ایک بات بتاؤں تمہاری بھابھی میری بہت بڑی فین ہے۔۔" اس نے فرضی کالر اچکائے۔

"لگتا ہے اس کی آنکھیں خراب ہیں۔" سیرت بولی۔

"میرے ایک فون کی مار ہے تمہاری فیانسی۔۔۔"اعیلاف بولی۔

ہارون نے اعیلاف کی طرف دیکھا۔۔۔۔

"مطلب یہ جو تم ہر روز یونیورسٹی کی لڑکیوں سے افیئرز چلاتے ہو اس سب کی ڈیٹیل اسے دینی پڑے گی پھر دیکھو کیسے تمہاری فین رہتی ہے یا تمہیں فین سے لٹکاتی ہے۔"اعیلاف کی بات سن کر سب ہارون کی طرف دیکھتے ہوئے ہنسی سے لوٹ پوٹ ہونے لگے۔

ہارون نے سب کی طرف خفگی بھری نگاہ ڈالی۔

"اس کا فون نمبر تم سب کو دوں گا تو کوئی بکواس کرے گا نہ۔۔"

"وہ میری بھی انگیجمنٹ ہو گئی۔"حسام نے منہ نیچے کیے ہلکی سی آواز سے منمنایا۔

"تو ایسے یہ خبر سنا رہا ہے جیسے تجھ پر بڑا ظلم ہوا ہے۔"اذان بولا۔

"یار ہم میواتی ہیں اپنی برادری میں ہی شادی کرنی ہوتی ہے۔ابو نے زبردستی پھپھو کی بیٹی سے منگنی کروادی۔"اس نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"یار تو اتنا افسردہ کیوں ہے کیا وہ تجھے پسند نہیں؟"ہارون نے پوچھا۔

"وہ دراصل میں یہ سوچ رہا تھا یونیورسٹی میں چار پانچ لڑکیوں سے جو مجھے سچی محبت ہو

گئی تھی ان سب کا کیا بنے گا؟" حسام کی بات سنتے ہی ہارون نے مصنوعی غصے میں اس کا گلا دبایا۔

فروا جوان سب کے قریب سے گزر رہی تھی اس کے بیگ میں ایک سائیڈ سے کتابوں کی بجائے کپڑے نظر آئے۔ سیرت نے اسے آواز دے کر آگے بڑھنے سے روکا۔

"رکو فروا۔۔۔ کہاں جا رہی ہو؟" فروا نے مڑ کر ان سب کی طرف دیکھا اور ان کے قریب آئی۔

"بیٹھو یہاں۔" سیرت بولی۔

"بتاؤ کیا بات ہے؟ کیوں بلایا؟" وہ شاید جلدی میں تھی۔

"تم سچ سچ بتاؤ کہاں جا رہی ہو؟" اس نے پوچھا۔

"یہ میری پرسنلز ہیں میں کسی کو بھی جواب دینے کی پابند نہیں۔" فروا بے رخی سے بولی۔

منت نے اس کا ہاتھ تھام کر نرمی سے کہا۔ "فروا تمہیں کوئی مسئلہ ہے تو ہم سے شئیر کر سکتی ہو۔"

"میں آج زیشان سے کورٹ میرج کرنے جا رہی ہوں۔" اس نے سب کے سروں پر

بم پھوڑا۔

"کیا۔۔۔؟؟"سیرت نے حیرانی سے اس کی طرف دیکھا۔

"گھر میں کوئی بھی میری زیشان سے شادی کرنے کو تیار نہیں۔۔کہتے ہیں وہ میراثی ہے ہم خانزادے ہمارا اوران کا کوئی جوڑ نہیں۔میرے گھر میں کوئی بھی میری بات نہیں سن رہا۔اسی لیے میں نے اور زیشان نے کورٹ میرج کرنے کا سوچا ہے۔بس وہیں جا رہی ہوں۔"

"دیکھو فروا ہمارے والدین ہمارے لیے جو فیصلہ کرتے ہی۔وہ ہماری بھلائی کے لیے ہی کرتے ہیں۔ان کی عمر کا تجربہ ہوتا ہے انہوں نے پوری دنیا دیکھی ہوتی ہے وہ کبھی بھی اپنی اولاد کا برا نہیں چاہتے۔تمہیں اپنے والدین کے خلاف جا کر کوئی بھی غلط قدم نہیں اٹھانا چاہیے۔"منت نے اسے کہا۔

"خود تو تم نے امیر زادے سے اپنی پسند سے شادی کر لی اور چلی ہو مجھے نصیحتیں دینے۔"فروا نے منت کو بات لگائی۔وہ فروا کی بات پر فق چہرہ لیے اس کی طرف دیکھنے لگی۔

"کسی کا منہ لال دیکھ کر اپنا منہ خود تھپڑ مار کر لال کر لینا کوئی تم سے سیکھے۔"سیرت نے بھی فروا کو منت کے ساتھ زیادتی کرنے پر جواب دیا۔

"ہمارا فرض تھا تمہیں اچھے برے میں فرق بتانا آگے جو تمہاری مرضی۔"سیرت نے اسے سنا کر چہرے کا رخ دوسری طرف موڑا۔فروا وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

"اس خراب ماحول کو میں ایک خوشخبری سے ٹھیک کرتی ہوں۔"اعیلاف نے کہا تو سب نے اس کی طرف دیکھا۔

"میرا اور عیسیٰ کا نکاح ہو گیا ہے اور لاسٹ سمسٹر کے بعد رخصتی۔سوری تم سب کو نکاح میں تو نہیں بلا سکی مگر رخصتی میں ضرور بلاوں گی۔"اس نے سب کو بتایا۔

"یار تم نے اس سائیکو سے شادی کر لی۔"حسام بولا۔

"حسام پلیز میں اپنے انہوں کے خلاف اب کچھ نہیں سنوں گی۔"اس نے خفگی سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

سیمل نے مٹھائی والا ڈبہ بیگ سے نکال کر سب کے سامنے کیا۔۔۔۔

"اب تم بھی کوئی بم نہ پھوڑنا کہ تمہاری بھی شادی ہو گئی ہے۔"سیرت نے سیمل کو مٹھائی والا ڈبہ نکالتے دیکھ کر کہا۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا؟ سیمل نے حیرانی سے کہا تو سب ہنسنے لگے سوائے اذان کے۔۔یہ بات سنتے ہی اس کے چہرے پر جو کرب کے آثار تھے وہ اس وقت شاید اپنے دوستوں سے چھپانے میں ناکام ہو جاتا۔اسی لیے فوراً وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور تیزی سے چلتا

وہاں سے نکل گیا۔

کبھی کبھی ہماری خاموشی کے پیچھے باتوں اور جذبات کا پورا سمندر ہوتا ہے مگر ہم کچھ کہہ نہیں پاتے اور نہ کہنا چاہتے ہیں کیونکہ جس انسان پر ہماری خاموشی اثر نہیں کرتی اس پر ہمارے لفظ کیا اثر کریں گے۔

جب وہ اس کے سامنے آئی تو وہ خاموش تھا اور آنکھوں میں ویرانی لیے اس کی طرف پر شکوہ نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"دیکھو اذان میں نے تمہیں کہا تھا کہ بابا اور بھائی سے ملو مگر تم مجلس میں نہیں گئے۔ میں گھر کی سب سے بڑی بیٹی ہوں اسی لیے میرا انکاح کر دیا بابا نے۔ میری اور بھی بہنیں ہیں ان کی بھی باری آنی ہے میرے بعد اب میرے والدین کتنی دیر مجھے یوں ہی بٹھا کر رکھتے۔" اس نے ڈبے میں سے گلاب جامن نکال کر اپنے منہ میں ڈالا۔

"میں اپنے مذہب سے منحرف نہیں ہو سکتا۔۔ میں گیا تھا مجلس میں مگر وہاں سب بہت مختلف تھا۔ میرا دل وہ سب قبول نہیں کر پا رہا تھا۔" اس نے اپنی دلی کیفیت بتائی۔

"تم بھی تو اپنے پیرنٹس کے سامنے میرے لیے سٹیپ لے سکتی تھی۔ مجھے تم سے اس بے وفائی اور دھوکے کی قطعاً توقع نہ تھی۔ مجھے آس دلا کر یوں رخ موڑ لو گی۔" اسکی

آنکھیں نم ہوئیں۔

"تم نے میرے سچے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے۔جو شخص اتنی محبت خلوص اور اعتبار کے بعد بھی آپ کا نہیں رہا تو وہ کبھی کسی اور کا بھی نہیں ہو پائے گا۔تمہارے اس قدم نے مجھ میں موجود تمہارے لیے موجود یقین،اعتماد اور احساسات سب کو مردہ کر دیا۔ کچھ لوگ ہماری نفرت کے قابل بھی نہیں ہوتے اور ہم ان پر اپنی محبت وار دیتے ہیں۔"اذان نے تلخ لہجے میں اسے کہا۔

"تم نے میری سچی محبت کی ناقدری کی۔"اس نے ٹوٹے ہوئے دل سے کہا۔اس وقت اس کا دل بے حد ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا تھا۔

"تم نے مجھے خود ہی کہا تھا کہ ابھی تمہاری دو بہنیں ہیں جن کی شادی تمہیں پہلے کرنی ہے۔میں اتنی دیر کیا ایسے ہی بیٹھی رہتی تمہارے انتظار میں۔تم تو خود اپنی ماں کا زیور بیچ کر پڑھ رہے ہو۔۔مجھے کیا خاک دے پاؤ گے۔"سیمل نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"ایک بات کہوں۔۔ہزار عیب ہوں گے مجھ میں مگر تم سے تعلق میں نے کسی مطلب کے لیے نہیں رکھا۔تم نے مجھے بیچ راہ میں چھوڑ کر رول دیا۔واقع سچ کہا ہے کسی نے جو چیز آسانی سے میسر ہو جائے اس کی قدر نہیں ہوتی۔تمہارے اس فیصلے نے میرے دل کی دنیا کو تہہ و بالا کر دیا۔جاؤ یہاں سے اور دوبارہ کبھی میرے سامنے بھی آنے کی

کوشش نہ کرنا۔"اسے انگلی کے اشارے سے جانے کا کہتے ہوئے وہ غصے میں اس پر دھاڑا۔

منت دایان کا انتظار کرتے ہوئے ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے کوئی ہارر مووی دیکھنے لگی۔ اچانک ہی زیادہ ڈراؤنی پُراسرار سین آنے پر ایل۔ای۔ڈی کو بند کیے اپنے روم کی طرف بڑھی۔

بستر پر لیٹتے ہوئے بس دایان کے رویئے کے بارے میں سوچتے ہوئے اسکی آنکھ لگ گئی۔اسے سوئے ہوئے بمشکل ایک گھنٹہ ہی گزرا ہوگا کہ کھڑکی کے پٹ تیز رفتار ہوا کے باعث آپس میں زور سے بجنے لگے۔توان کی آواز سے وہ جاگ گئی۔اس نے فورا بستر سے اٹھ کر اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا۔کھڑکی بند کی۔مگر اب ڈر کے باعث اس نے کمرے سے باہر جانے کا سوچا اور دایان کو دیکھنے کے لیے اپنے ساتھ والے کمرے میں آئی۔دایان شاید آکر سو چکا تھا۔

وہ بھی آہستگی سے قدم اٹھاتی ہوئی اس کے قریب آئی۔دوسری سائیڈ پر خالی جگہ پر لیٹ گئی اور خود کو محفوظ تصور کرتے ہوئے اپنی آنکھیں موند لیں۔

کچھ دیر بعد اسے نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا۔

آدھی رات جب دایان نے کروٹ لی تو اپنے سامنے منت کو ایسے اپنے اتنے قریب دیکھ کر اپنی آنکھوں پر یقین کرنا ناممکن لگا۔اس نے ہاتھ بڑھا کر اسے چھونا چاہا مگر اپنے جذبات پر ضبط کیے اس نے اپنے بڑھے ہوئے ہاتھ کو واپس کھینچ لیا۔

جلدی سے بستر سے اٹھا اور اس کے گداز وجود کو اپنی بانہوں میں بھرے ہوئے واپس اسی کے کمرے میں لے جا کر بستر پر لٹایا۔اس پر کمفرٹر اوڑھایا اور آہستگی سے دروازے کو بند کرتا وہاں سے باہر نکلا۔

اپنے کمرے کے ٹیرس میں آیا۔ٹھنڈی ہوا کے سرد جھونکے نے اس کا استقبال کیا۔وہ ٹرانس کی صورت اپنے دونوں بازو واہ کیے بارش کی بوندوں کو اپنے کشادہ سینے پر گرتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔

مگر یہ گرتے بارش کے قطرے اسے ماضی کی یادوں میں لے گئے۔۔

یہ بارش کے ٹھنڈی بوندیں اسے آگ کی لپٹوں طرح خود پر گرتی ہوئیں محسوس ہونے لگیں۔

"یہ لیں مما بابا اور بھائی آپ سب کے لیے میرے ہاتھوں سے بنی چائے اور گرما گرم پکوڑے۔۔"اس نے ٹرے درمیان میں موجود ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"واؤ کتنا پیارا موسم ہے اور یہ رم جھم بارش۔۔۔"اس نے کہا۔

"ایسے موسم میں میرے بھائی کی آواز میں گانا سننے کو ملے تو مزہ ہی آجائے۔ پلیز بھائی سنائیں نہ گانا۔۔۔" وہ اس اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اس سے فرمائش کرنے لگی۔

آج اسے پھر اپنی بہن کی آواز اس کے کانوں میں سنائی دینے لگی۔ اس نے اپنی بند آنکھیں جلدی سے کھولیں تاکہ وہ ماضی کی یادوں سے پیچھا چھڑا سکے۔

وہ اپنے ماضی کی تلخ یادوں سے پیچھا چھڑانے کے لیے بیسمنٹ کی طرف بھاگا۔

وہاں سے بے بی کوبرا کو نکالتے ہی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اپنی زبان باہر نکالی تو اس نے اپنا کام کر دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چھٹیوں کے تین ماہ میں سیرت نے گھر کافی کام کرنے سیکھ لیے تھے۔

اب وہ حفظہ بیگم کے ساتھ ہر کام میں ان کا ہاتھ بٹاتی، صفائی ستھرائی کرتی، اور منہاج کے لیے اس کی فیورٹ ڈشز بھی بنانا سیکھ رہی تھی۔

منہاج کی آج ہاسپٹل میں نائٹ شفٹ تھی۔ سیرت گھر کے کاموں سے تھکی تو سو گئی۔ منہاج ہاسپٹل پہنچا تو اس کے ایک دوست نے اس سے گزارش کی۔

"یار منہاج آج میں تمہارے حصے کی نائٹ شفٹ میں کر لوں گا در اصل مجھے کل اور

پرسوں کام ہے کچھ ہے اس لیے کل تم میری ڈیوٹی نبھا دینا۔آج تم جاؤ ریسٹ کرو پھر دو دن تم نے ہی ڈیوٹی کرنی ہے۔"

"ٹھیک ہے۔۔۔"منہاج نے اس کی بات مان کر واپس گھر کی راہ لی۔

منہاج کچھ دیر بعد جب گھر لوٹا تو سب سو چکے تھے وہ بھی اپنے کمرے میں آیا تو سیرت بھی سو چکی تھی۔اور اس کے خراٹوں کی دھیمی دھیمی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

شاید سارا دن کام کرنے کی وجہ سے تھکاوٹ کے باعث ہی خراٹے لے رہی تھی۔

منہاج کو اسے ایسا کرتے دیکھ شرارت سوجھی۔۔۔

اس نے پاکٹ میں سے ہاتھ ڈال کر اپنا موبائل نکالا اور سیرت کی ویڈیو بنائی۔

کمرے میں کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے سیرت نے جب اپنی آنکھیں کھولیں تو منہاج اس کے قریب ہی بیٹھا تھا۔

"آپ واپس آ گئے؟"اس نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہم اگر واپس نہ آتا تو اس دلچسپ منظر سے کیسے لطف اندوز ہوتا۔"اس نے موبائل سے ویڈیو نکال کر اس کی طرف موبائل کا رخ کیا۔

سیرت نے جب موبائل پر چلتا منظر دیکھا۔۔۔۔منہاج آگے آگے اور سیرت اس

کے پیچھے پیچھے۔۔۔۔۔

منہاج سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر چھت پر پہنچ گیا۔

سیرت بھی اس کے پیچھے تھی تا کہ اس سے موبائل لے کر وہ ویڈیو ڈیلیٹ کر سکے۔

سیرت کا چھت کی ریلنگ کے پاس پاؤں پھسلا اس سے پہلے کہ وہ چھت سے نیچے گرتی منہاج نے اسے تھام لیا۔

"کیا کرتی ہو؟ ابھی تم نے نیچے گر جانا تھا۔" منہاج نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی سے کہا۔

"اچھا ہوتا گر ہی جاتی۔ جان چھوٹتی آپ کی۔ آپ کو کونسا مجھ سے پیار ہے۔ زبردستی مسلط کر دی گئی ہوں آپ پر۔۔" اس نے افسردہ لہجے میں کہا۔

منہاج مسکرا کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے اسے بازوؤں میں اٹھا کر اپنے روم میں لایا۔

چڑیوں کی خوبصورت چہچہاہٹ نے اس کی نیند میں خلل ڈالا اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو خود کو اپنے بستر پر ہی موجود پایا۔

اس نے سوچا۔۔"میں تو رات کو دایان کے پاس گئی تھی پھر یہاں کیسے؟؟"

اٹھ کر ونڈو کھولی تو دایان لان میں موجود تھا خلاف معمول بلیو جینز اور وائٹ ٹی شرٹ پہنے۔ ہاتھوں میں پائپ لیے پودوں کو پانی دینے میں مصروف تھا۔

وہ فریش ہونے کے بعد لان میں آئی دایان جس کا چہرہ دوسری طرف تھا۔ منت اس کے تھوڑا قریب آئی اور اس نے پائپ پر اپنا پاؤں رکھا تو پائپ میں سے پانی آنا بند ہو گیا۔

دایان پائپ کو دیکھنے لگا کہ اس میں سے پانی آنا بند کیوں ہو گیا۔

منت نے اپنا پاؤں فوراً اٹھایا تو پانی کی تیز دھار نے دایان کے چہرے کے ساتھ ساتھ اس کے پورے کپڑوں کو بھی بھگو دیا۔ منت اس کی حالت پر قہقہے لگانے لگی۔ دایان اس کی اس حرکت پر پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر بدلہ چکانے کے لیے پائپ کا رخ اس کی طرف کیے اسے بھی بھگو دیا۔ وہ اپنا آپ بچانے کے لیے بھاگی مگر وہ پوری طرح بھیگ چکی تھی۔ بھاگتے بھاگتے اس کا پاؤں پائپ سے ہی الجھا اور وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور گھاس پر گر گئی۔

دایان اس کے قریب آیا تو اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا تا کہ وہ اس کی مدد سے اٹھ سکے۔

منت نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ تو تھام لیا اور اٹھ کر کھڑی ہوئی۔ مگر اس نے دایان کا ہاتھ نہ چھوڑا۔

دایان نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے ایک جھٹکے سے چھڑوایا اور جانے کے لیے مڑا۔

اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتا منت نے اس کی پشت سے ہی اس کی چوڑی کمر کے گرد اپنی دونوں بازوں پھیلا کر اسے جانے سے روکا۔

"You wrap your arms around me.You want to hug me.But I can't."

وہ اس کی جانب مڑتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں بولا۔پھر اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کیے۔۔

"If you want to kiss me..Will you press your lips against me with true passion.But I can't."

اس کا انداز منت کو ساکت کر گیا۔

"If want to say you want me.But I can't."

اس نے منت کے چہرے پر آئے بھیگے بال اس کے کان کے پیچھے کیے۔

"Do you want to touch me.But I can't say."

اپنا چہرہ اس کے کان کے قریب کیے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"Your lips are so soft and red.The thought of kissing you is stuck on my head."

منت کو اس کی گرم سانسیں اپنی گردن کو جھلساتی ہوئیں محسوس ہو رہی تھیں۔

"I never stop thinking about you."

اس سے پہلے کہ وہ ساحرہ کی سبز آنکھوں میں کھو کر جذبات کی رو میں بہہ کر پھر سے اس کا کوئی نقصان کر بیٹھتا۔

"پلیز مجھے اپنے قریب آنے پر مجبور مت کرو۔ ہو سکے تو مجھ سے دور رہو۔" یہ کہتے ہوئے اس لہجے میں جو درد تھا اسے منت نے بخوبی محسوس کیا۔ اسے اپنے آپ سے دور کیے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

دایان کے کمرے میں آتے ہی منت اس کے پیچھے آئی۔

"آج اس بات کا فیصلہ ہو ہی جائے آخر آپ یہ سب میرے ساتھ کیوں کر رہے ہیں؟" اس کے لہجے کی تڑپ نے دایان کو اس کی طرف دیکھنے پر مجبور کیا۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنا نہیں چاہتا تھا پر جیسے ہی نگاہ اس کی طرف اٹھا کر دیکھا اس کا

دل سبز جھیل جیسی آنکھوں میں ڈوبنے لگا۔

مقابل عشق کو اپنی طلسمی سبز نینوں سے وار کرنا خوب آتا تھا۔

"میں نے آپ کی آنکھوں میں خود کے لیے جو جذبات دیکھے تھے ڈی۔۔"اس نے دایان کے غصے کی وجہ سے ڈرتے ڈرتے اس سے پوچھا۔

"ہاں کرتا ہوں تم سے محبت نہیں، عشق، بلکہ بے انتہا عشق۔۔مجھے تمہارا وجود درکار نہیں۔۔مجھے تمہاری روح سے محبت ہے۔۔تمہارے نرم دل سے محبت ہے۔تمہاری خوشیوں سے محبت ہے۔"

دایان نے اس کے لبوں کو اپنی شہادت کی انگلی سے چھوا تو منت کو اس کا یہ عمل سرتاپا سرخ کر گیا۔

دھاگہ ہو کوئی تسبیح میں

ایسے ہو سانسوں کے درمیان میں تم

ہزاروں سال جی لیتے

اگر کبھی میرے سامنے نہ آتے تم

دایان نے اس کی گہری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنی گہری یہ آنکھیں

من کرتا ہے کہ ان میں کھو جاؤں

جب بند کرے تو اپنی پلکیں تو

ان ہی میں قید ہو جاؤں

ان ہی میں قید ہو جاؤں

وہ اس کے سحر انگیز لہجے کی اثیر ہوتی اپنی غیر متوازن ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالنے میں لگی تھی۔

"مگر تمہارے معاملے میں اب میری ہمت جواب دے چکی ہے۔"

یکدم ہی اس نے اپنا لہجہ بدلہ اور ہذیانی انداز میں ڈریسر پر پڑی تمام چیزوں کو ایک ہی ہاتھ مار کر زمین بوس کر دیا۔

وہ دایان کے اس عمل پر بت بنے کھڑی تھی۔

دایان دراز کھول کر ایک ایک چیز اس میں سے باہر پھینکتا چلا جا رہا تھا۔اور جب اسے

اپنی مطلوبہ چیز مل گئی تو اس نے اسے اپنی کلائی پر رکھا اس سے پہلے کہ وہ اپنی نبض کاٹ لیتا۔منت کے سر پر تو اس وقت ساتوں آسمان چھت سمیت آ گرے ہوں۔ جیسے

کاٹوں تو بدن میں لہو نہیں۔

وہ جو کب سے سن کھڑی تھی اسے ہوش آیا اور ایک ہی جست میں اس تک آئی۔اس کے ہاتھوں سے بلیڈ لے کر دور پھینکا۔اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بمشکل بولی۔اور اسکے سرد پڑتے لمس سے پریشان ہوئی اور اس کا زرد چہرہ دیکھنے لگی۔ اسکے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگیں۔اس کا پسینے سے شرابور چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے۔۔

"یہ کیا کرنے لگے تھے آپ؟"اس کے رونے میں شدت آگئی۔اب وہ جی جان سے کانپ رہی تھی کہیں خدانخواستہ دایان کو کچھ ہو جاتا تو؟

دایان کی آنکھیں اس وقت لال انگارے کی مانند ہو چکی تھیں جیسے ابھی ان آنکھوں سے خون برس پڑے گا۔

"ڈی۔۔۔"باقی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے اور وہ اس کے شانے پر اپنا سر رکھ چکی تھی۔

دایان کی شرٹ اسکے آنسوؤں سے بھیگ رہی تھی۔مگر وہ آنسو اس کے دل پر کسی سیال کی مانند گر رہے تھے۔جو اس کے دل کو بری طرح جلا رہے تھے۔اسے تکلیف دے رہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب وہ اسے کیسے چپ کروائے۔اس نے اپنا بازو منت کی کمر کے گرد حمائل کرتے ہوئے اسے خود سے قریب کیا۔

آنکھیں کرب میں ڈوبی ہوئی سرخی مائل تھیں۔پریشانِ حال ہاسٹل کے کمرے میں اپنا لیپ ٹاپ کھولے اسی ٹیبل پر اپنا سر ٹکائے پاس رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھا تھا۔حسام اور ہارون دونوں کمرے میں داخل ہوئے تو اذان کو اس حال میں دیکھ کر پریشان ہوئے۔

"کیا ہوا برو؟"حسام نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔اس نے سر اٹھایا۔۔۔تو اس کی آنکھیں اپنے درد کا اظہار کر رہی تھیں۔

"کچھ نہیں۔"اس نے ان دونوں سے نظریں چرائیں۔

"عشق نے نکما کر دیا غالب

ورنہ لڑکا یہ بھی تھا بڑے کام کا"

ہارون نے اس پر شعرِ فٹ کرتے ہوئے شعر کی ٹانگ توڑی۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا؟"اذان نے حیرانگی سے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے ان سے پوچھا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم ہمیں بتاؤ گے نہیں تو ہمیں پتہ نہیں چلے گا۔"

"ہم نے تمہاری اور سیمل کے درمیان جو بھی بات ہوئی سب سن لیں تھیں۔" حسام بولا۔

"بہت اچھا کیا تم نے اس مطلبی لڑکی کو اچھا جواب دیا۔" ہارون نے اس کے شانے پر تھپکی دی۔

"اور تم کیا اس خود غرض لڑکی کے لیے اپنا فرقہ تبدیل کرنے چلے تھے؟" حسام نے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"تمہیں پتہ ہے سنی سے اہل تشیع ہونا اور پھر سے سنی ہونا واجب القتل قرار دیا گیا ہے۔" اذان کی حسام کی بات سن کر آنکھیں پھیلیں۔

"کیا سچ میں؟؟" اس نے حیرانگی سے ہارون کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

"نہیں یار ایسا کچھ نہیں، ڈرا رہا ہے تمہیں اور کچھ نہیں۔"

"تم اپنی سٹڈیز پر فوکس کرو وہ تمہارا مائنڈ ڈسٹریکٹ کر کے تمہیں نیچے اور خود تمہاری جگہ لینا چاہتی ہے۔" حسام نے کہا۔

حسام اور ہارون آج اتوار ہونے کے گھومنے پھرنے نکلے تھے اب تھکے ہوئے تھے تو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دونوں اپنے بستر پر دراز ہوئے۔

"بس یار تو بھی سوجااور لائٹ بند کردے۔"ہارون نے اذان کو ہانک لگائی۔

وہ جو سوچوں کے گرداب میں پھنساہوا تھا۔۔۔اس کی آواز سن کر بولا۔

"واقعی سوچیں انسان کو بوڑھا کردیتیں ہیں۔"

"اوئے بڈھے۔۔"ہارون نے اذان کا ہاتھ پکڑ کر بستر کھینچا۔"اپنے ساتھ ساتھ ہمیں بھی بڈھانہ کر۔۔ابھی تو ہم دونوں معصوموں کی شادی بھی نہیں ہوئی۔۔"

وہ دونوں دوست کسی ہوٹل میں بیٹھے اپنے اپنے موبائل میں مصروف تھے۔

"کس سے فرینڈشپ ہے آج کل تمہاری؟؟؟"

"ہے ایک۔۔"ان میں سے ایک نے کہا۔

"اور تمہاری کوئی نئی فرینڈ ہے یا ابھی بھی اسی سے بات ہوتی ہے۔"دوسرے نے پوچھا۔

دوسرے نے اپنا موبائل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھ اس کی آئی ڈی۔۔۔"پہلے والے کی نظریں جب اس کی موبائل سکرین پر

موجود آئی ڈی پر پڑیں تو اس کی آنکھیں حیرت کی زیادتی اور سخت غیظ و غضب کے عالم میں سرخ ہوئیں۔ تو اس نے اپنے موبائل میں موجود ساری چیٹس دوسرے کو پڑھائی تو اس کا حال بھی پہلے سے کچھ مختلف نہ تھا۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں آنکھوں میں شیطانی چمک لیے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

عیسیٰ اور اعیلاف کے نکاح کے بعد اعیلاف کے بابا نے عیسیٰ کا ہاسٹل چھڑوا کر اسکے کھانے پینے کے خیال سے اسے اپنے گھر کے باہر بنی انیکسی میں رکھ لیا تھا۔

عیسیٰ رات گئے کھڑکی کے راستے اعیلاف سے ملنے اس کے کمرے میں آیا۔

اعیلاف جو اپنا بستر درست کیے سونے کی تیاریوں میں تھی۔ عیسی کو اس وقت اس طرح سامنے دیکھ حیرت زدہ ہوئی۔

"عیسیٰ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ کسی نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو؟" اس نے پریشانی سے کہا۔

وہ آرام سے اس کے بستر پر براجمان ہوا۔

"اپنی بیوی سے ملنے آیا ہوں۔۔اب مجھے اپنی بیوی سے ملنے پر کوئی روک نہیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سکتا۔"اس نے اکڑ کر کہا۔

"اتنا ہی ملنے کا دل تھا تو سیدھے راستے سے آتے نہ۔۔۔"دروازے پر دستک ہوئی تو دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا اس وقت کون ہو سکتا ہے۔

"ضرور آپی ہوں گی۔"اعیلاف نے کہا۔"پلیز تم جاؤ یہاں سے یہ میرا اور آپی کا مشترکہ کمرہ ہے وہ سونے کے لیے آگئیں ہوں گی۔"

مگر عیسیٰ ڈھیٹ بنا وہاں ہی بیٹھا رہا۔

"آجانے دو سالی صاحبہ کو بھی ان سے بھی گپ شپ ہو جائے۔"اس نے مطمئن انداز میں کہا۔

"تم سمجھ کیوں نہیں رہے یہ سب اچھا نہیں لگتا میں تمہارے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں جاؤ یہاں سے۔۔"اس نے پریشانی سے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہاں گڈ نائٹ کرو پھر جاؤں گا۔"اس نے اپنے گال پر اپنی انگلی رکھتے ہوئے اس سے فرمائش کی۔

"کہیں گڈ نائٹ کر ہی نہ دوں۔۔"اعیلاف نے تیکھے لہجے میں بولی۔

"ٹھیک ہے تو پھر میں بھی نہیں جا رہا۔۔۔"وہ اپنی جگہ پر اکڑ کر کھڑا رہا۔

اعیلاف اس کے ڈھیٹ پن سے اب تو بخوبی واقف ہو چکی تھی۔"ٹھیک ہے تم ونڈو سے باہر نکلو پھر کروں گی۔"

عیسیٰ کے باہر نکلتے ہی اعیلاف نے اپنا چہرہ اس کے گال کے قریب کرتے ہی اپنے دانت اس کے گال میں گاڑے۔۔۔اور پھر دھیمی آواز میں ہنسنے لگی۔

"آہ۔۔۔جنگلی لڑکی۔۔۔"عیسیٰ کراہ کر رہ گیا اور اپنے گال کو ہاتھ سے رگڑنے لگا۔

"ابھی تو جا رہا ہوں مگر اس کا بدلہ چکانے کے لیے اب تیار رہنا۔"وہ جاتے ہوئے اسے دھمکی دینا نہ بھولا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریڈ کلر کی خوبصورت فراک پہنے ساتھ کیپری اور سر پر شفون کا ہلکا سا کامدار دوپٹہ اوڑھے ہلکا سا نیچرل میک اپ کیے وہ ذیشان سے نکاح کرنے کے لیے تیار ہو چکی تھی۔ گھر سے اپنے لیے بنایا گیا سارا زیور اور اپنی مما کی الماری سے کچھ نقد رقم،اور اپنے لے چند جوڑوں کے ساتھ کچھ ضروری سامان بیگ میں رکھ کر اپنے ساتھ لائی تھی۔

اس وقت وہ دونوں لاہور کے ایک ہوٹل کے روم میں تھے۔

"اس بیگ میں کیا ہے؟"ذیشان کی شاطر نگاہیں فروا کے قریب رکھے بیگ پر ہی تھیں۔فروا نے اسے بتایا تو ذیشان بار بار اپنی ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی پر نظر ڈال رہا تھا۔

"تم بار بار وقت کیوں دیکھ رہے ہو؟؟"فروا نے اس کے عمل پر غور کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں کچھ نہیں۔"ذیشان نے مہارت سے اپنے تاثرات کو چھپایا۔

"نکاح کرنے سے پہلے میں چاہتا تھا کہ ہم اپنی آنے والی زندگی کے لیے دعا کر لیں۔۔"

"پھر کیا کریں؟"فروا نے پوچھا۔

"ہم داتا صاحب چلتے ہیں وہاں دعا کر لیں پھر وہاں سے واپسی پر جا کر نکاح کر لیں گے۔"اس نے اپنا مدعا بیان کیا۔

"ٹھیک ہے۔چلو تو پھر چلتے ہیں۔"وہ دونوں ہوٹل سے نکلتے ہی باہر آئے اور بائیک پر سوار ہوئے داتا صاحب روانہ ہوئے۔

"فروا!"وہاں پہنچ کر فروا خواتین والی سائیڈ کی طرف بڑھتے ہوئے اندر جانے لگی تو ذیشان نے اسے مخاطب کیا۔

"تم ایسا کرو یہ بیگ مجھے دے دو تم کہاں اسے سنبھالتی پھرو گی۔اندر بہت ہی چالاک اور ماہر فقیر کے روپ میں چورنیاں گھوم رہی ہوتی ہیں اور ایسی ہی واردات کی فراق میں ہوتیں ہیں۔کہیں وہ تمہیں لوٹ ہی نہ لیں۔اور اپنا موبائل بھی مجھے دے دو، باہر

واپس آکر مجھ سے لے لینا۔"

اس نے فروا سے کہا تو فروا نے اسے بیگ اور اپنا موبائل تھما دیا اور خود اندر کی طرف بڑھ گئی۔

ذیشان نے فروا کے اندر جاتے ہی سب سے پہلے اس کے موبائل سے اس کی سم نکال کر توڑی اور پھر قریب رکھے ہوئے بن میں پھینک دی۔

اس کا موبائل پاکٹ میں ڈالا اور بیگ لیے بائیک پر بیٹھتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

آج اس کی دوپہر کی دوبئی کی فلائٹ تھی اس نے اپنے ایک دوست کے توسط سے وہاں جانے کا پروگرام بنایا تھا۔اور اسکو آدھی رقم دے کر آدھی وہاں پر پہنچے گا تو دینے کا وعدہ کر رکھا تھا۔

اور وہ رقم اس بیگ میں موجود رقم،زیور اور موبائل سے حاصل ہونے والی تھی۔

کچھ دیر بعد جب فروا باہر آئی تو ذیشان کہیں بھی نہیں ملا۔اس نے مردوں والی سائیڈ پر باہر سے جھانک کر دیکھا۔کافی دیر کھڑے باہر اس کے آنے کا انتظار کرتی رہی۔ مگر وہ کہیں نہیں ملا۔پاس گزرتی ہوئی ایک عورت سے اس کا موبائل مانگا۔

"آنٹی پلیز میرا موبائل کھو گیا ہے مجھے اپنا فون دے دیں مجھے اپنے شوہر کو کال کر کے اپنی اطلاع دینی ہے۔بس ایک کال کروں گی۔"فروا نے پاس سے گزرتی ہوئی عورت سے التجا کی۔

اس نے اپنا موبائل دیا تو فروا نے زیشان کے نمبر پر کال ملائی نمبر مسلسل بزی جا رہا تھا۔ اس نے کچھ سوچ کر اپنا نمبر ملایا۔"میرا موبائل بھی تو ذیشان کے پاس ہے۔"اس نے اپنا نمبر ملایا تو اس کا نمر مسلسل آف جا رہا تھا۔۔۔

"دیکھیں مجھے دیر ہو رہی ہے آپ میرا موبائل واپس کر دیں۔"پاس کھڑی ہوئی عورت نے اس سے اپنا موبائل واپس مانگا تو اس نے پریشان ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ میں فون رکھ دیا۔

منہاج سیرت کو کمرے لایا تو روم کو لاک کیا۔

سیرت منہ پھلا کر کھڑی رہی۔

"اگر سوری بولوں تو مان جاؤ گی۔"منہاج نے اسکے کان کے قریب آتے ہی سرگوشی کے انداز میں کہا۔۔منہاج کے اس انداز پر جی جان سے لرز کر رہ گئی۔وہ کہاں اس کے اس لہجے کی عادی تھی۔

منہاج اس کے گالوں پر پھیلی ہوئی سرخی پر اور بھی فدا ہوا۔ پہلی بار منہاج اس کے قرب کی شدت سے تمنا کر بیٹھا۔ اس نے سیرت کی کلائی تھام کر اپنی اور کھینچا۔

"مسز پاس آؤ نہ۔۔۔"

"چھوڑیں نہ منہاج کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔"

"چھوڑیں میری کلائی ورنہ میں رو دوں گی اور آپ سے بالکل بھی نہیں بولوں گی۔" اس نے روہانسے لہجے میں کہا۔

"مان بھی جاؤ میری بات مسز ہاتھوں میں رہنے دو یہ ہاتھ۔" اس نے خمار آلود لہجے میں اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا۔

آج اس کے چہرے پر پھیلے حیا کے رنگ اسے مزید اپنا اسیر بنا رہے تھے۔ وہ آج انہیں رنگوں میں کھو جانا چاہتا تھا۔

اپنے دل میں مچلتے ارمانوں کی تکمیل کرنے وہ اس کی نازک کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بستر کے قریب لے کر آیا۔

سیرت کو آج اس کے انداز ہمیشہ سے کچھ مختلف لگے دل ہولے ہولے لرزنے لگا۔

ہمیشہ گڑیا کہہ کر بلانے والا جب مسز بلائے تو ضرور کوئی گڑبڑ ہوتی ہے۔۔

"وہ نہ مجھے پیاس لگی ہے۔"اس نے ہلکی آواز میں منمناتے ہوئے بہانہ بنایا۔

"پیاس تو مجھے بھی لگی ہے۔"منہاج نے اسکے سوکھے کپکپاتے لبوں پر اپنا انگوٹھا پھیرا۔

وہ جلدی سے سائیڈ ٹیبل پر رکھا خالی جگہ اٹھا کر باہر کی طرف بھاگی۔

تقریباً دس منٹ گزر چکے تھے منہاج کو اس کی واپسی کا انتظار کرتے ہوئے۔اس کی چالا کی پر مسکراتا ہوا اٹھا اور اسے ڈھونڈنے کچن میں آیا۔کچن خالی تھا اور سامنے ہی جگ بھی ویسے ہی دھرا تھا۔سارے گھر میں ڈھونڈا چھت پر بھی۔سیرت کہیں بھی نظر نہیں آئی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آخر اپنی مما کے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ ان کے ساتھ ان کے ہی کمفرٹر میں چھپی تھی۔

"ارے منہاج تم کب آئے آج تو تمہاری نائٹ شفٹ تھی؟"

"نائٹ تو برباد کردی آپ کی چہیتی بہو نے یہاں آکر۔۔"اس نے دل میں سوچا۔

حفظہ بیگم نے اسے سامنے دیکھ کر سوال کیا۔

"بس مما ڈیوٹی چینج ہو گئی تھی کسی وجہ سے اسی لیے واپس آیا ہوں۔"

"یہ سیرت اکیلے میں گھبرا رہی تھی تو کچھ دیر پہلے ہی یہاں آئی تھی۔اب تو شاید سو گئی

ہے۔اسے رہنے دو اد ھر ہی۔اسے اب اٹھایا تو اس کی نیند خراب ہو جائے گی۔جاؤ تم بھی پھر اپنے کمرے میں آرام کرو۔"انہوں نے کہا۔

سیرت نے حفظ بیگم کا رخ دوسری طرف ہوتے ہی اپنا چہرہ کمفرٹر سے باہر نکالا اور منہاج کی طرف دیکھا۔مگر منہاج کا چہرہ اس وقت غصے کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا۔وہ سیرت کی اس حرکت پر پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔وہ اپنا سر جھٹک کر باہر نکل گیا۔

آج ان دونوں کے نکاح پر ہوئے فوٹو سیشن کی البمز آئیں تو وہ دونوں اسے دیکھنے کے لیے اعیلاف کے روم میں موجود تھے۔

"تم کتنے ہینڈ سم لگ رہے تھے گلگت کے کلچرل ڈریس میں۔۔۔"

عیسیٰ نے شلوار قمیض پر واسکٹ پہن رکھی تھی۔اور سر پر گلگت کی مخصوص سٹائل کی کیپ جس پر ایک سائیڈ پر خوبصورت پنکھ لگا ہوا تھا۔وہ پہن رکھی تھی۔جس میں وہ واقعی کسی ریاست کا شہزادہ معلوم ہو رہا تھا۔

عیسیٰ نے اپنی تعریف سن کر مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔

"جب رخصتی ہو گی تو میں چاہتا ہوں تب تم بھی وہاں کا روایتی ڈریس پہنو۔پہنو گی نہ؟"اس نے مان بھرے لہجے میں شائستگی سے پوچھا۔۔۔

اعیلاف کے اثبات میں سر ہلاتے عیسی نے پیار سے اس کے گال کو چھوا۔۔۔

"مگر میں تو اس دن کا ناراض تھا تم سے۔۔"اس نے کچھ یاد آتے ہی چہرہ پھلایا۔

"مجھے تمہاری ناراضگی دور کرنی آتی ہے۔" یہ کہتے ہی اعیلاف نے اس کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔تو عیسیٰ نے بھی شدت سے اسے خود میں سمولیا۔اتنے قریب وہ پہلی بار ہوئے تھے۔

"رکو عیسی تم ہمارے اس مومنٹ کو ہمیشہ کے لیے سیو کر لو۔"اعیلاف نے کہا اور اپنا موبائل اس کی طرف بڑھایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عیسیٰ نے تصویر لی۔

لی گئی تصویر میں منظر کچھ یوں تھا کہ عیسیٰ کا چہرہ نظر آرہا تھا اور اعیلاف کا نہیں بس ایسا ہی لگ رہا تھا کہ عیسیٰ نے کسی لڑکی کو جی جان سے اپنے گلے سے لگا رکھا تھا۔

کچھ دیر بعد اعیلاف نے وہ تصویر اپنے سٹیٹس پر ڈال دی اس کے نیچے یہ لکھ کر

Best moments of my life.

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

منت کے سوتے ہی وہ اس کے کمرے کا دروازہ بند کرتا پیچھے جانے والے راستے کی

طرف قدم اٹھانے لگا۔۔اپنی پاکٹ سے چابیوں کا گچھا نکالا۔۔سرخ ہوتی آنکھوں سے اس نے چابیوں کو غور سے دیکھا۔آنکھوں سے بے اختیار ہی آنسو نکلے آنسو میں اتنی روانگی تھی کہ اسے اپنی آنکھیں میچنی پڑیں۔دل میں درد کی تیز لہر دوڑی۔اس نے دل پر ہاتھ رکھا۔

اس کی آنکھوں کہ سامنے پھر سے وہی سب منظر لہرانے لگے۔یہیں تو اس کی جان سے عزیز ترین ہستیوں میں سے دو نے دم توڑا تھا۔

سامنے ہی پڑی پرانی آفس ٹیبل پر نظر دوڑائی جس پر جانے کب سے دھول جمی ہوئی تھی۔اور اس کے ایک دراز میں اس کی ڈائری جسے اس نے لکھنا تب سے چھوڑ دیا جب سے وہ پاکستان واپس آیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے وہی لکڑی کا صندوق کھول کر اس میں سے جار نکالا۔۔منت جو دایان کے پیچھا کرتی ہوئی بیسمینٹ کی طرف آ رہی تھی۔دایان کے ہاتھ میں سانپ دیکھا جو اسے اپنے منہ کے قریب کیے ہوئے تھا۔دایان نے زبان باہر نکالی تو سانپ نے اس کی زبان پر ڈنک مارا۔۔منت نے جب یہ منظر دیکھا تو اسے اپنی آنکھوں پر یقین کرنا مشکل ہو گیا۔

شام کے سائے گہرے ہونے لگے۔۔اپنے لیے کوئی مددگار نہ دیکھ اور سڑک پر چلتی

ہوئی تیز رفتار گاڑیوں کو دیکھ کر اسکا سر چکرانے لگا۔ارد گرد نظریں دوڑائیں تو آس پاس گھومتے لوگوں کی مشکوک نگاہیں اپنے وجود پر جمی دیکھ اسکا دل ڈوبنے لگا۔

اس نے سہمے ہوئے اپنی آنکھوں کو زور سے میچا تو سب سے پہلے اسے اپنی ماں کا چہرہ نظر آیا۔جو اسے ہمیشہ ان خرافات میں پڑنے سے روکتی رہتی تھی اور وہ ان کی باتوں کو ان سنا کر دیتی۔

سامنے کھڑے ایک ادھیڑ عمر کے شخص کے پاس گئی وہ شکل سے تھوڑا شریف لگا۔۔

"انکل پلیز مجھے آپ تھوڑی دیر کے لیے اپنا موبائل دیں گے پلیز مجھے اپنے گھر کال کرنی ہے۔"اسنے درد بھرے لہجے میں کہا۔

اس نے اپنی قمیض کی جیب سے موبائل نکالا کر اسے پکڑایا۔فروا نے جلدی سے اپنی مما کا نمبر ملایا۔ادھر پہلی ہی بیل پر کال ریسیو کر لی گئی۔

"اسلام وعلیکم مما!"

"فروا کہاں ہو تم؟ تمہیں صبح سے ڈھونڈتے ہوئے شام ہو گئی ہے تمہیں پتہ بھی ہے کہ ہم تمہارے لیے کتنے پریشان ہیں۔"انہوں فروا کی آواز سنتے ہی اس سے پریشانی میں کہا۔

"اور یہ کس کے نمبر سے فون کر رہی ہو؟؟"انہوں نے سوال کیا۔

"مما بھی میں آپ کو تفصیل سے کچھ نہیں بتا سکتی پلیز۔۔آپ بابا کے ساتھ جلدی سے یہاں آجائیں۔مجھے لے جائیں یہاں سے۔۔"اس نے اپنے آس پاس کے ماحول سے گھبراتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہو تم؟"انہوں نے پوچھا۔

"مما میں اس وقت داتا صاحب کے مزار کے قریب ہوں۔"اس نے اپنی لوکیشن بتا کر فون بند کرتے ہی اس آدمی کو واپس کر دیا اور اس کا شکریہ ادا کرتے ہی وہاں سے تھوڑا آگے بڑھی اور تھوڑا سکون کا سانس لیا۔

اب ضرور اس کے مما بابا اس کی مدد کے لیے آجائیں گے۔

کچھ لوگ جو شاید اسکی ہی تاک میں تھے۔اس کے مڑتے ہی کسی نے اسکی ناک پر کلوروفارم والا رومال رکھا تو وہ ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔

سیرت کو منہاج کا خفگی بھرا چہرہ یاد آیا تو وہ کچھ دیر بعد آہستگی سے کمفرٹر سے نکلتی ہوئی دبے قدموں حفظہ بیگم کے کمرے سے باہر نکل آئی اور اپنے کمرے کی طرف آتے دروازے کو کھولنا چاہا۔مگر دروازے کو شاید اندر سے لاک کیا گیا تھا۔اس نے ہلکی سی دستک دی۔۔۔مگر بے سود اندر والی ہستی شاید کچھ زیادہ ہی غصے میں تھی۔

وہ اس کے غصے سے ڈرتے ہوئے واپس اپنی پھپھو کے روم میں جا کر ہی سو گئی۔

صبح بیدار ہوئی تو رات کا واقعہ ذہن میں تازہ ہوا۔ وہ جلدی سے بستر سے نکل کر فریش ہوئی اور پھر کچن میں آ گئی۔ منہاج باہر ڈائننگ پر بیٹھا اخبار پڑھنے میں مصروف تھا۔ سیرت نے اس کے آگے جوس کا گلاس رکھا۔

"منہاج! یہ آپ کے لیے آپ کا فیورٹ موسمی اور گاجر کا فریش جوس میں نے اسپیشل آپ کے لیے بنایا ہے۔" اس نے اپنے تئیں اسے منانے کے لیے اس کی خوشامد کی۔

وہ اخبار سائیڈ پر رکھے سنجیدہ چہرہ لیے وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔

سارا دن سیرت منہاج کے پیچھے پیچھے اسے منانے کے ہزار ترکیبیں آزما چکی تھی مگر بے سود۔۔ کبھی وہ لان میں چلا جاتا اور کبھی کمرے میں لیپ ٹاپ لیے بیٹھ جاتا۔ رات ہوتے ہی وہ تیار ہو کر ہاسپٹل کے لیے نکل گیا۔

"پھپھو آپ منہاج سے فون کر کے پوچھیں کہ دو دن ہو گئے انہیں ہاسپٹل گئے وہ گھر کیوں نہیں آ رہے۔" سیرت نے پریشانی سے حفظہ بیگم سے کہا۔

"اس نے تمہیں بتایا نہیں اس بارے میں؟" انہوں نے سیرت سے پوچھا۔

اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ منہاج اس سے ناراض ہے۔

"نہیں مجھے تو کچھ بھی نہیں بتایا۔" سیرت نے انہیں کہا۔

"مجھے اس کا فون آیا تھا کہہ رہا تھا آج بھی اس کی نائٹ ڈیوٹی ہے تو کل صبح ہی آئے گا۔ اس کی دورات کی ڈبل شفٹ کرنی تھی اور دن میں کوئی ایمر جنسی کیس آگیا تھا اسی لیے نہیں آپایا۔" انہوں نے سیرت کو تفصیل سے بتایا۔

سیرت ان کی بات سن کر افسردگی سے اپنے کمرے میں آگئی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اس نے پھٹی نگاہوں سے اندر کا منظر دیکھتے ہوئے اپنے الٹے قدم واپسی کے راستے کی طرف بڑھائے۔۔۔اور گھر کے باہر جانے والے گیٹ کی طرف بڑھی تو راستے میں موجود گلدان کے زمیں بوس ہوتے ہی تیز رفتاری سے باہر کی جانب بڑھی۔

دایان نے جب باہر کسی کی موجودگی کو محسوس کیا تو بھاگ کر باہر آیا منت کو گیٹ کی طرف جاتے اس نے دیکھ لیا تھا۔

منت نے گیٹ کے قریب جاتے اسے اپنے ہاتھوں سے زوروں سے بجانا شروع کر دیا۔ باہر موجود گارڈز نے گیٹ کھولا تو بھاگتی ہوئی باہر نکل گئی۔ دایان اسکے پیچھے باہر نکلا۔

"اسے باہر جانے سے روکا کیوں نہیں۔۔۔" وہ گیٹ پر کھڑے گاڈز پر دھاڑا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم لوگوں سے تو آ کر نبٹتا ہوں۔"اس نے ان دونوں کو وارننگ دی۔

"کس طرف گئی ہے وہ؟"اس نے منت کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے گارڈز سے پوچھا۔

گارڈز نے سامنے روڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے بتایا تو وہ ان کے بتائے ہوئے راستے کی طرف تیزی سے بھاگا۔وہ اسے سامنے ہی بھاگتی ہوئی نظر آ گئی۔اس سے پہلے کہ وہ اس واقع کے زیر اثر تیز رفتار چلتی گاڑیوں کی نظر ہو جاتی دایان نے ایک ہی جست میں اسکے قریب جاتے اس کا ہاتھ تھام کر اپنی اور کھینچا۔۔۔۔

منت نے اپنے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر رکھے اسے خود سے دور کیا۔

"خبردار !!"اس نے طیش کے عالم میں اسے انگلی دکھاتے ہوئے وارن کیا۔۔۔

"مجھ سے دور رہیے اگر آپ میرے قریب بھی آئے تو میں اپنی جان دے دوں گی۔"

"گھر چلو۔۔۔"اس نے سنجیدہ لہجے میں اسے کہا۔

"میں آپکے ساتھ کہیں نہیں جانے والی۔"اسکی آنکھوں آنسوؤں سے بھرنے لگیں۔

"میں کہہ رہا ہوں کہ گھر چلو باقی باتیں گھر جا کر ہوں گی۔"دایان نے اس کا ہاتھ پکڑا تو اس نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑا کر آگے بڑھنے لگی۔

www.neweramagazine.com

"کہاں جاؤ گی اس وقت؟" اس نے منت سے پوچھا۔

"جہنم میں۔۔۔جہاں بھی جاؤں آپکو اس سے کیا؟ مگر میں آپ کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں جاؤں گی۔" اس نے اکڑ کر کہا۔

"لگتا ہے تم ایسے نہیں مانو گی۔" دایان نے اسے کسی گڑیا کی طرح اٹھا کر اپنے ایک شانے پر ڈالا اور اس کی ٹانگوں کو اپنے بازو میں جکڑ رکھا تھا۔

منت نے اپنے آپ کو اس کی گرفت سے آزاد کرانے کے لیے اسکی فولادی کمر پر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے برسانے شروع کر دیئے۔۔ مگر ایسا کرنے سے اس پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسے گھر کے اندر لاتے ہی نیچے اتارا۔۔۔

صبح کا آ کر منہاج ایسے سویا کہ ابھی تک رات کے دس بج گئے وہ اٹھ ہی نہیں رہا تھا۔ سیرت نے اس کے اٹھنے کے انتظار میں تھی۔

اس نے آج منہاج کو منانے کے لیے خاص تیاری کی تھی۔ سیرت نے منہاج کے فیورٹ بلیک کلر کی شارٹ فراک اور پلازو زیب تن کر رکھا تھا فراک کے بارڈرز پر گلے پر ملٹی دھاگوں کا نفیس کام کیا گیا تھا۔ اس فراک کے بازو نیٹ کے تھے جس میں

سے اس کی دودھیا بازو نمایاں ہو رہی تھی۔ گلے میں نازک سی چین پہن رکھی تھی ایک شانے پر نیٹ کا بلیک دوپٹہ اوڑھے ہوئے تھی۔ دونوں بازوؤں میں بھر بھر کر ملٹی شیڈ کی کانچ کی چوڑیاں پہنیں۔

اپنے کٹاؤدار لبوں پر گہری سرخ لپسٹک لگائی اور اپنی گھنی پلکوں پر مسکارا لگا کر اس نے اپنی تیاری کو فائنل ٹچ دیتے ہوئے آخری مطمئن نگاہ آئینے پر ڈالی۔

منہاج کی طرف دیکھا جو اسی حالت میں گہری نیند سویا ہوا تھا۔

"اسے کیسے اٹھائے؟؟" اسے اٹھانے کے لیے کچھ سوچا۔۔۔۔

منہاج جو کمفرٹر کے بغیر سو رہا تھا۔ اس موسم میں پنکھے کی تیز ہوا نے اسے جاگنے پر مجبور کر دیا۔ اس نے اپنی نیند سے بوجھل آنکھیں کھول کر دیکھا تو سیرت جو سوئچ بورڈ کے پاس کھڑی تھی اسے جاگتے دیکھ فوراً پنکھا بند کیا۔

منہاج اس کی اس حرکت پر غصے میں اٹھ کر اس کے قریب آیا۔

"تم کہیں پاگل۔۔۔۔" اس سے پہلے وہ کچھ بولتا سیرت کی طرف نگاہ پڑتے ہی اسکی خاص تیاری دیکھ کر ٹھٹھکا۔ باقی کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے۔

سیرت نے اس کی شرٹ کو اپنی انگلی سے کھینچتے ہوئے اسے اپنے قریب کرنے کی کوشش کی۔

"پاس آؤ نہ۔۔۔"اس نے منہاج کے ہی اس دن کے بولے گئے ڈائیلاگ بول کر اسے منانا چاہا۔

"جانے دو نہ۔۔۔ تم سے نہیں ہو گا۔" منہاج نے اپنا ہاتھ اسکے چہرے پر رکھ کر اسکے چہرے کو زور سے جھٹکا۔

منہاج بستر کی طرف واپس مڑا تو سیرت نے اسے منانے کے لیے اس کا ہاتھ تھام کر اسے جانے سے روکا۔

منہاج آنکھوں میں سرخ ڈورے لیے اس کی طرف بڑھا۔ایک ہاتھ سے اسکی کمر پر بکھرے بالوں کو اکھٹا کر کے شانے پر رکھا اور اسکی فراک پر موجود کمر پر لگی زپ کو کھولنے لگا۔ جیسے جیسے وہ کھلتی جا رہی تھی پہلے تو منہاج کے اس عمل پر حیرت سے اسکی آنکھیں نم ہوئیں پھر آہستہ آہستہ آنسوؤں کی رفتار میں تیزی آنے لگی۔

"میں نے کہا تھا نہ تم سے نہیں ہو پائے گا۔" منہاج اسے چھوڑے خود بستر پر آ کر بیٹھ گیا۔

"میں کیا ڈریکولا ہوں جو مجھ سے ڈرتی ہو۔اتنے ماہ سے ہم ساتھ رہ رہے ہیں تمہاری سٹڈیز کی وجہ سے میں نے تمہیں اتنا وقت دیا تا کہ تمہارا مائنڈ ڈسٹریکٹ نہ ہو مگر یار میں بھی انسان ہی ہوں میری بھی کوئی فیلنگز ہیں۔۔ میرے ہاتھ لگاتے ہی یا تو بھاگ جاتی

ہو یا چھپ جاتی ہو۔" اس نے جھنجھلا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے تمہارے ناولز کے ہیرو کی طرح لفاظی نہیں آتی۔ پریکٹیکل بندہ ہوں عملاً سب کرنے والا۔" آخر میں اس نے ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب بتاؤ منانا چاہتی ہو یا نہیں؟" اس نے منہاج کی طرف دیکھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

"تو پھر ادھر آؤ۔" منہاج نے اسے اپنے قریب آنے کا کہا۔ وہ دھیمی رفتار سے چلتی ہوئی اس کے قریب آئی۔ مزید انکار کی گنجائش نہ تھی وہ منہاج کی آنکھوں میں اسے پانے کا پختہ ارادہ دیکھ چکی تھی۔ اب اگر وہ انکار کرتی تو شاید منہاج ہمیشہ کے لیے ناراضگی مول لے لیتی۔

اس کے بستر پر بیٹھتے ہی منہاج اٹھا اور جا کر ڈور لاک کیا۔ لائٹ آف کرتے ہوئے ایک ہاتھ کی مدد سے اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہی اسے اتار کر رکھتے ہوئے اسکے قریب آیا۔ منہاج کے اس عمل سے تو اس مزید ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ اس کے پاس لیٹتے ہوئے اسے خود سے قریب کیا۔ وہ اپنا چہرہ اس کے قریب کیے لیمپ کی مدھم روشنی میں اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ منہاج کے دہکتے لب اس کے گال سے مس ہوئے۔ تو اس کی دھڑکنوں کی رفتار مزید تیز ہو

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گئی۔

"نن نہیں۔۔۔۔منہاج دیکھیں پلیز۔۔"اس نے ہلکی سی مزاحمت کی کوشش میں دبی دبی سی آواز اس کے منہ میں سے برآمد ہوئی۔۔

"دیکھ ہی رہا ہوں۔"اس نے سیرت کے کان کے پاس سرگوشی نما آواز میں کہا۔

آج منہاج نے اسے پورے استحقاق سے پا لیا تھا۔

جس جس نے اعیلاف کا لگایا سٹیٹس دیکھا اسے ہر کوئی مختلف کمنٹس بھیج رہا تھا۔

کسی کو تو سمجھ ہی نہیں آئی کہ عیسیٰ کس کے گلے لگا ہوا ہے؟

کسی نے کہا کہیں وہ اعیلاف کی چھوٹی بہن کے گلے لگا ہو گا۔

اور جس کسی نے پکچر زوم کر کہ دیکھی اور عیسیٰ اور اعیلاف کو پہچانتے ہوئے کمنٹس کیا کہ نکاح ہو گیا تو اپنی پر سنلز یوں سب کے ساتھ شئیر کرنا اچھی بات نہیں۔۔

اور ایک نے کہا کیا تم ایسا سٹیٹس لگا کر اپنی طرف سے ہمیں جانا چاہتی ہو؟

اور ایک نے تو یہ بھی کہا کہ ویسے تو بڑا حافظ قرآن اور اصولوں کا پابند بنا پھرتا ہے رخصتی سے پہلے یہ سب کرنے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اعیلاف نے جب سب کے کمنٹس پڑھے تو منہ بناتے ہوئے فون ہی آف کر دیا اور ہلکی سی آواز میں گنگنانے لگی۔۔

کچھ تو لوگ کہیں گے۔۔۔

لوگوں کا م ہے کہنا۔۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

فروا کے والدین نے اسے ڈھونڈنے کے لیے سارا داتا دربار چھان مارا اس کے قریب کا سارا احاطہ چیک کیا۔

وہاں پر موجود ٹھیلے والوں اور مختلف افراد کو اس کی تصویر دکھا کر بھی اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔

آخر کا انہوں نے تھک ہار کر پولیس کی مدد لیتے ہوئے پولیس سٹیشن میں اس کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروا دی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔

"اب بولو۔۔" دایان کی بھاری آواز نے ماحول میں چھائی ہوئی خاموشی کو توڑا۔

"مجھے آپ سے ڈر لگنے لگا ہے۔ میں نے آپ کی سمگلنگ والی بات سے آپ کو کچھ نہیں کہا مگر یہ سب کیا تھا جو میں نے دیکھا۔" اس نے تیکھے لہجے میں اس سے سوال کیا۔

دایان نے لمبی سانس لی اور سامنے رکھے صوفے پر براجمان ہو کر اپنی گہری سیاہ آنکھیں موند لیں۔

"میں آپ سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔" اس نے دایان کی طرف سے کوئی ریکشن نہ پا کر اپنا سوال پھر سے دہرایا۔

کچھ دیر بعد جب اس نے اپنی آنکھیں واہ کیں۔ تو وہ سرخی مائل اور نم تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی درد کی شدت کو سہتے ہوئے وہ اندر ہی اندر گھٹ رہا ہے۔

منت سے اس کی حالت برداشت نہ ہوئی تو وہ اس کے پاس آ کر قدموں کے قریب فرش پر بیٹھی اور اپنے ہاتھ دایان کے گھٹنوں پر رکھ دیئے۔

"ڈی۔۔۔ آپ کے دل میں جو بوجھ ہے اسے مجھ پر اتار دیجیئے۔ میں آپ کے دل میں جو بھی بات ہے اسے جاننا چاہتی ہوں۔ غم بانٹنے سے ہلکا ہو جاتا ہے۔" اس نے یہ کہتے ہوئے اپنا سر اس کے گھٹنوں پر رکھ دیا۔

اس نے بند آنکھوں سے ہی بولنا شروع کیا جیسے وہ ماضی کی یادوں میں پوری طرح کھو چکا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

" کبھی اس گھر میں بھی خوشحالی تھی۔۔۔میں میرے مما بابا اور میری بہن۔۔کیا خوبصورت ترین دن تھے جب ہم سب ساتھ تھے۔"اس کے چہرے پر ان دنوں کے بارے میں یاد کرتے ہوئے مسکراہٹ پھیلی۔

"قرت العین میری بہن۔۔"اس کا نام لیتے ہوئے دایان کے چہرے پر مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تو دایان کے گال میں پڑنے والے ڈمپلز آج پہلی بار منت نے دیکھے۔

"اسے ہم سب پیار سے عینی کہتے تھے۔اس کا اسلام آباد کے میڈیکل کالج میں داخلہ ہوا تو وہ وہیں کے ایک ہاسٹل میں رہنے لگی اور میں ہائیر سٹڈیز کے لیے امریکہ چلا گیا۔ بابا لاشاری کنسٹر کشنز سنبھال رہے تھے۔سب بہت اچھے سے چل رہا تھا پھر۔۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے اس کے چہرے پر کرب کے آثار نمودار ہونے لگے۔اور وہ کچھ لمحوں کے لئے خاموش ہو گیا۔

"پھر کیا ڈی۔۔۔۔"منت نے پوچھا۔

"جانے کب عینی ڈاکٹر بنتے ہوئے بھی بری صحبت میں پڑی اور پتہ نہیں کس کے کہنے پر اس نے ڈرگز استعمال کرنا شروع کر دیں۔کسی کو خبر نہ ہو سکی۔مما بابا کو اسکے بارے میں تب پتہ چلا جب کسی نے ہاسٹل روم میں اسے بھاری مقدار میں ڈرگز دینے کے بعد۔۔۔۔"یہ کہتے ہوئے اس کی زبان ڈگمگانے لگی۔

"زیادتی کرنے کے بعد اس کی جان لے لی۔" یہ بتاتے ہوئے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

"اور اس کا ایسی حالت میں پنکھے سے لٹکتا وجود میرے والدین جب اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ تو وہ خود کو سنبھال نہ پائے۔" اسکی آواز میں چھپا درد منت بخوبی محسوس کر پا رہی تھی۔

"دنیا کے الزام تراشیاں اور طعنہ زنی سے تنگ آ کر ایک دن ان دونوں نے ایک ساتھ گھر کی بیسمنٹ میں خودکشی کر لی۔ مجھے جب اس سب کا پتہ چلا تو میں سب چھوڑ واپس آیا اور اپنی لٹے ہوئے گھر کو خالی دیکھ کر برداشت نہ کر پایا۔ مجھے صرف اپنی بہن کی موت کا ان لوگوں سے بدلہ لینا تھا جو اس سب کے ذمے دار تھے۔ مگر کیسے؟ اس کے لیے میں نے اپنی یونیورسٹی کے ایک دوست سے مشورہ لیا۔ میں نے ان لڑکوں کے بارے میں ساری معلومات حاصل کر لیں تھیں۔۔اس نے مجھے بتایا کہ میرا ایک جاننے والا سپیرا ہے وہ ضرور اس سلسے میں ہماری مدد کرے گا۔۔ مجھے پہلے اس کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔۔۔ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔۔ مطلب وہ لوگ بھی مر جائیں گے اور تمہارا نام بھی نہیں آئے گا۔ ہم زہریلے سانپ ان کے کمرے میں چھوڑ دیں گے۔ جو ان کا کام تمام کر دیں گے۔" اس نے کہا۔

"بس اسی طرح میں نے اپنی بہن کے قاتلوں کا نام و نشان اس دنیا سے مٹا دیا۔" یہ کہتے

ہوئے اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور وہ صوفے کی پشت سے کمر لگا کر بیٹھا تھا اب سیدھا ہوا۔

"مگر آپ خود ایسے خوفناک نشے میں کیسے ؟" اس نے منہ بنا کر پوچھا جیسے اسے دایان کا یہ عمل سخت ناپسندیدہ لگا ہو۔

"اس وقت میں بہت اکیلا اور ٹوٹ چکا تھا۔اس سپیرے نے میرے سٹیٹس سے متاثر ہو کر مجھے مشورہ دیا کہ میں اپنا غم بھلانے کے لیے یہ نشہ استعمال کر سکتا ہوں۔" یہ کہتے ہوئے وہ طنزیہ انداز میں ہنسا۔

"میں جانتا تھا وہ مجھے لوٹنے کے چکروں میں ہے مگر میں سب جانتے بوجھتے ہوئے بھی اس کی بات مان گیا۔بس تب سے ہی یہ سلسلہ ایسا چلا کہ اب تک نہیں رکا۔"

"مگر آپ کو میرے لیے یہ سب چھوڑنا ہوگا۔" اس نے مان بھرے لہجے میں اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے مان سے کہا۔

دایان نے اس کا ہاتھ اپنے فولادی ہاتھ میں لیے اسے نیچے فرش سے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھایا۔وہ دایان کے اتنے قریب ہو گئی تھی کہ اب اس سے آنکھیں بھی نہیں ملا پا رہی تھی۔

"اور کچھ ؟؟" دایان نے اس کی کٹاؤ دار تین تلوں سے مزین تھوڑی کو اپنی پوروں سے

چھوا۔۔اس نے اثبات میں سر ہلایا تو دایان نے حیرانگی سے اس کی طرف دیکھا کہ ابھی اور کیا باقی ہے؟

"آپ نے یہ ڈرگز وغیرہ کی سمگلنگ کیوں شروع کی؟آپ کو پتہ ہے نہ اس زہر سے ہماری نسل تباہ ہو رہی ہے۔"

"تم جو میرے پاس نہیں تھی مجھے سمجھانے کے لیے۔بس سوچا جس زہر نے میری بہن کی زندگی تباہ کی میں بھی اسی زہر کو ہر طرف پھیلا دوں گا اس دنیا کو ختم کرنے کا جنون سوار ہو چکا تھا مجھ میں۔اور بس اس دلدل میں دھنستا ہی چلا گیا۔میں جس نہج پر پہنچ چکا ہوں وہاں سے میری واپسی بہت مشکل ہے۔"اس نے اپنی پیشانی کو اپنی انگلیوں سے مسلتے کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ نماز ادا کرنے کے بعد کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔اس کے ذہن میں کل رات کی یادیں چل رہی تھیں۔لیکن وہ انہیں جھٹکنے کی کوشش بھی نہیں کر رہی تھی۔

منہاج کی جاگ کھلی تو وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا آج وہ اس سے پہلے کیسے جاگ گئی۔اس کے سوئے ہوئے دماغ میں یہ سوال اٹھا تو اسکا جواب اسے کئی لمحوں بعد رات کے منظر یاد آتے ہی ملا۔

"اوہ نووووو!" وہ منہ میں بڑبڑایا۔ "اب تو وہ مجھ سے ہی ناراض ہو گی۔ یہ میں بے اختیاری میں کیا کر دیا۔" وہ آنکھیں بند کر کے خود کو کوسنے لگا پھر اس کی طرف بڑھا۔

سیرت نے اپنے نزدیک قدموں کی آہٹ سن کر اس کے نزدیک آتے ہی اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں۔

"اب میں منہاج کا سامنا کیسے کروں گی؟" اس نے گھبراتے ہوئے سوچا۔

"مسز۔۔" وہ اسکے سامنے آیا تو وہ رخ پھیر گئی۔ منہاج کو لگا کہ وہ اس سے ناراض ہے مگر وہ تو شرم کے مارے اپنا چہرہ چھپا رہی تھی۔

"گڑیا سنو۔۔" وہ مضطرب انداز میں اس کی منت کرتے ہوئے بولا۔۔ سیرت کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی اس کی طرف دیکھنے کی۔

"مسز پلیز۔۔۔" وہ اب بھی کچھ نہ بولی تو منہاج کی پریشانی بڑھنے لگی۔

"سوری یار۔" وہ بولا تو سیرت کو سمجھ آئی کہ وہ اسے کیوں بلا رہا تھا وہ پہلا ہی شوہر تھا جو اپنا حق لینے پر اپنی مسز کی خفگی کے خیال سے معافی مانگ رہا تھا۔

سیرت نے اس کے سینے میں اپنا چہرہ چھپایا۔۔۔

"I love u so much my sweet Mrs."

"میں تو ہوں عام سا بندہ اپنی محبت کا اظہار ایسے سادگی سے ہی کر سکتا ہوں۔اب میری مسز کی باری۔۔"اس نے سیرت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ایسے تو نہیں چلنے والا چلو شاباش اب بتاؤ تمہارے دل میں میرے لیے کیا فیلنگز ہیں۔"اس نے اس کے چہرے پر آئی لٹ کو اپنی انگلی پر گھوماتے ہوئے پوچھا۔

سیرت نے اس کے کان کے پاس اپنا چہرہ لے جاتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔

"من وچ میرے توں وسدا"

"واہ۔۔۔اپنے پیار کا اظہار اور وہ بھی اپنی فیورٹ پنجابی میں۔"یہ کہتے ہی منہاج نے اس نے اسے خود میں سمو لیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کب واپس آئیں گے؟"وہ جو جانے کے لیے نک سک تیار کھڑا تھا ایک بازو میں کوٹ ڈالے۔۔منت نے اس سے پوچھا۔

"پتہ نہیں کب آؤں؟آ بھی پاؤں گا یا نہیں۔۔"منت نے اس کے قریب آتے ہی اس کو مزید بولنے سے روکتے ہوئے اس کے لبوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔

"جاتے وقت ایسی فضول باتیں مت کریں۔آپ کو واپس آنا ہی ہوگا میرے لیے میں

یہیں پر آپ کا انتظار کروں گی۔۔ڈی۔۔۔۔"اس نے دایان کا نام لینے کے ساتھ اس کے سینے پر اپنے ہاتھ کی ایک انگلی کے اشارے سے ڈی لکھنے لگی۔

دایان نے اس کے عمل پر مسکرانے لگا۔

"ڈی۔۔۔"اس نے پھر سے اسے متوجہ کرنا چاہا جس کی پہلے سے ہی ہر دھڑکن اسے سننے کے لیے بے تاب تھی۔

"D...I Love.."

"کیا؟؟؟اپنی بات مکمل کرو ساحرہ۔۔"دایان نے اس کی سبز جھیل سی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"I Love Your Dimples..."

اس کی بات سن کر اس کے گال میں پڑتے گڑھے مزید گہرے ہوئے تو منت نے اسکے شانوں پر بمشکل اپنے ہاتھ رکھ کر اس چھ فٹ کے دایان لاشاری کو نیچے کیا تاکہ وہ اس تک پہنچ سکے اور اس کے گالوں پر باری باری اپنے لب رکھے۔تو دایان نے اسے اپنے مخصوص انداز میں ایک ہاتھ سے اٹھاتے ہوئے خود میں زور سے بھینچ لیا۔

"اپنا خیال رکھنا۔"یہ کہتے ہی اسے نیچے اتارا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر میں کہرام مچ گیا جب فروا کا نہر سے مردہ مسخ شدہ وجود برآمد ہو کر پوسٹ مارٹم ہونے کے بعد گھر آیا۔اس کی ماں تو اپنی بیٹی کی یہ حالت دیکھتے ہی اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی۔اس کے بابا حزن و ملال کی کیفیت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ جبکہ اس کے دادا جن کی وہ لاڈلی تھی اپنی پوتی کی لاش کو اسطرح اپنے سامنے دیکھنا تو کبھی ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ان کے بے جا لاڈ پیار نے اسے بے راہ روی کا شکار کیا۔رنج والم میں ڈوبے ان کی حالت اس وقت ناقابل بیان تھی۔

نامحرم سے فرینڈ شپ کی اٹریکشن۔

نامحرم سے محبت،ایک خوش فہمی کے سوا اور کچھ نہیں جو لڑکیوں کو لے ڈوبتی ہے۔

تب ہی تو ہمارا معاشرہ مرد اور عورت کی دوستی پر ہنستا ہے۔ہمارے معاشرے میں ان دونوں صنف کی دوستی کو غلط نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔۔

لڑکی کو ایک نامحرم مرد سے دوستی ہمیشہ مہنگی پڑتی ہے۔

لڑکی جب غیر محرم سے رابطے میں رہے اس سے باتیں کرتی رہے اپنے جذبات کسی کے نام کرتی رہے تو اس ریلیشن شپ کی قصوروار صرف و صرف لڑکی ہے۔۔

یہ معاشرہ تو مرد کا ہے۔وہ یہ سب کر سکتا ہے۔

مگر ایک لڑکی نہیں کر سکتی وہ اپنی اس غلطی کا خمیازہ بھگتتے بھگتتے تنکے سے بھی ہلکی ہو کر

رہ جاتی ہے اور اپنے اس قدم سے دنیا کی نظر میں تماشا بن کر رہ جاتی ہے۔

فروا کے ان غلط اقدام نے اس کی خود کی زندگی تو برباد کر ہی دی ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی دنیا جہاں کی ذلت و رسوائی سہنے کے لیے تنہا چھوڑ گئی۔

اس کی میت دیکھنے ہر آنے والے کی چبھتی نظریں اور کانوں میں اس کے کردار کو لے کر آپس میں کھسر پھسر اسکے گھر والوں کو ذلت و رسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں لے ڈوب رہی تھی۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

چھ ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔

سب اپنی اپنی نئی زندگی میں مصروف ہو چکے تھے۔

عیسیٰ اور اعیلاف کی رخصتی کے بعد وہ اپنے آبائی گھر گلگت میں رہتے ہوئے خوش و خرم زندگی گزار رہے تھے۔

فروا کے ساتھ زیادتی اور پھر قتل کا معمہ ابھی تک پولیس حل نہ کر پائی تھی۔

ایسے نجانے کتنی ہی لڑکیوں کے ساتھ ہو رہا ہے وقتی تو سب معاملہ اچھالتے ہیں مگر وقت گزرنے کے ساتھ یہ صرف ایک کیس ہی بن کر رہ جاتا ہے۔ جو تھانے میں

موجود فائلز کے بوجھ تلے دب کر رہ جاتا ہے۔ان کے لیے تو یہ صرف ایک کیس ہے مگر اس کا اصل صدمہ تو والدین کے لیے ہوتا ہے جنہوں نے اپنے لخت جگر کو ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہوتا ہے۔

سیمل بھی کسی دوسرے شہر شادی کر کے پیا دیس سدھار چکی تھی۔

ہارون اور حسام کی شادی بائے لک ایک ہی دن مقرر ہوئی۔ہارون نے اپنی اور اپنی دلہن کی تصویر حسام کو جلانے کے لیے سینڈ کی۔

حسام نے جل کر فون ہی آف کیا۔اپنی نئ نویلی دلہن کا گھونگھٹ اٹھاتے ہوئے اسے خود کا ہی فیمیل ورژن دیکھنے کو ملا۔۔اسکی سانولی سلونی پھپھی زاد ہو بہو اس کی ہی کاپی تھی۔

"لگتا ہے مجھے یونی کی سب لڑکیوں کی بدعا لگی۔"اس نے آہ بھری۔

ہارون اور حسام نے بھی اپنی نئ گرہستی بسا چکے تھے اور ابھی بھی حسام ہارون اور اذان ایک دوسرے سے رابطے میں تھے۔

اذان اپنی دونوں بہنوں کی شادی کے فرض سے سبکدوش ہو چکا تھا اور یونیورسٹی میں ٹاپ کرنے کے بعد ایک اچھی ملٹی نیشنل کمپنی میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھا۔

اس کی مما اسے بھی شادی کے لے کئی بار منا چکی تھی مگر اس کی نہ کی رٹ ہاں میں نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بدلی۔

شاید زندگی کے کسی موڑ پر وہ اپنے جذبات کے ساتھ ہوئی زیادتی بھلا دے اور زندگی میں آگے بڑھ جائے۔

سچ کہتے ہیں پہلی محبت انسان کبھی نہیں بھلا سکتا۔

اسے واپس آئے قریباً ایک ماہ ہو چکا تھا وہ گھر کے باہر رہتے ہوئے بھی وہاں کے پل پل کی رپورٹ سے واقف تھا۔

بیرونِ ملک سے وینم کا اینٹی وینم سے علاج کروانے کے بعد اس نے آئی ایس آئی کو تمام ڈرگز ڈیلرز اور سپلائرز کی معلومات فراہم کیں تھیں۔جو ان کے لے ان سب کو پکڑنے کے لیے بہت مددگار ثابت ہوئیں تھیں۔

اسی کے نتیجے کے اشتعال میں کچھ غنڈے اس کے گھر پر حملہ کرنے والے تھے۔اسے اس بات کی اطلاع پہلے ہی مل چکی تھی۔

وہ لوگ راڈ پکڑے اس کے گھر کے شیشوں کو توڑ چکے تھے۔۔شیشوں کے ٹوٹنے اور باہر سے آتی آوازوں سے ڈرتے ہوئے منت نے خود کو کمرے میں بند کر لیا کمفرٹر میں چھپتے ہوئے اپنی آنکھیں زور سے بند کر لیں اس کا دل رات کے اسوقت اکیلے ہونے

کے باعث سوکھے پتے کی مانند لرزنے کانپنے لگا۔

دایان نے بروقت وہاں پہنچتے ہوئے ان سب پر گہری نگاہ ڈالی اور ایک ہاتھ سے اپنی شرٹ کے کف فولڈ کرتا ہوا ان کے قریب آتے ہی اپنی زوردار کک سے سامنے کھڑے وجود کو گرایا۔

اور دوسرے کے منہ پر پنچ مارا۔ تو وہ درد کی شدت سے تڑپتا ہوا نیچے گر گیا۔ پیچھے سے دو لوگوں نے اسے قابو کرنا چاہا تو اس نے دونوں بازوؤں کی کہنی مار کر انہیں پیچھے دھکیلا۔ ان سب کو یقین کرنا مشکل ہو گیا اکیلا دایان لاشاری ہی سب پر بھاری ہو جائے گا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان میں سے ایک نے لوہے کا راڈ پکڑ کر اس پر وار کرنا چاہا۔ مگر دایان نے چابک دستی سے اسی راڈ کو قابو کیے اس پر ہی وار کیا اس کے سر سے نکلتے ہوئے خون نے دایان کی شرٹ بھی داغدار کر دی۔ اس سے پہلے کہ وہ اشتعال انگیز ی میں کسی اور کی جان لیتا پولیس نے بروقت پہنچ کر سب غنڈوں کو اریسٹ کر لیا۔

"پتہ نہیں وہ لوگ میرے ساتھ کیا کرتے ہیں؟ مجھے لگتا ہے میری زندگی ختم ہونے والی ہے۔ اگر میں مر جاؤں تو مجھے معاف کر دینا ڈی۔" باہر سے آتی توڑ پھوڑ کی آوازوں کے خوف سے وہ بمشکل کمفرٹر میں منہ چھپائے سانس لے رہی تھی اسے ایسے

لگا یہ اس کے آخری سانس ہیں اور اس کی موت ان دونوں کو ہمیشہ کے لیے جدا کر دے گی۔ دایان سے جدائی کا سوچ کر ہی اس کا دل اذیت سے بھر گیا۔

اس نے دروازے سے اندر آنا چاہا مگر دروازہ شاید اندر سے لاکڈ تھا۔

اس نے کیز سے لاک کھولا اور دبے قدموں سے اندر آیا۔

اندر آتے ہی اپنی خون آلود شرٹ اتار کر رکھی اور منت کے پاس آیا۔

اس کے ساتھ لیٹتے ہی اپنی ہاتھ کی انگلی سے اس کی پشت پر ساحرہ لکھنے لگا۔

منت پہلے تو اپنے قریب آتے کسی کی وجود سے خوف میں سمٹی۔ مگر اپنے قریب اس کی مخصوص مہک نے اسے اپنے ڈی کی موجودگی کا احساس دلایا۔۔۔

اس کی انگلی سے لکھا گیا ساحرہ۔۔اسے محسوس ہوتے ہی اس نے اپنے چہرے سے کمفرٹر ہٹایا۔

اپنے سامنے اتنے قریب اسے اتنے عرصے بعد دیکھ کر وہ بے اختیار اس سے لپٹ گئی۔

مگر کچھ لمحوں بعد اپنی بے خودی پر شرمندہ ہوتے ہی اس سے الگ ہوئی۔

"جائیں اب کیا لینے آئیں ہیں؟ آپ جا کر مجھے بھول ہی گئے ایک بار بھی مڑ کر نہیں دیکھا کہ میں کس حال میں ہوں جی رہی ہوں یا مر گئی۔" اتنے دنوں کا غبار تھا جو اس

کے دل میں جمع تھا وہ اسے دیکھتے ہی اس پر پھٹ پڑی۔

"شش۔۔۔ فضول مت بولو۔ میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا۔" وہ اسے ڈپٹ کر بولا۔

"اگر آپکے بعد مجھے واقعی کچھ ہو جاتا تو؟ آپ تقدیر تو نہیں بدل سکتے۔" وہ تھکن زدہ لہجے میں بولی۔

"میں بدل سکتا ہوں۔۔۔ مجھے اپنی دعاؤں پر پورا بھروسہ ہے۔" اس نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

اس نے منت کے گرد اپنے آہنی بازو پھیلائے۔

منت کے تو صحیح معنوں میں اب اوسان خطا ہوئے تھے۔

دایان نے اس کی کان کی لو کو چھوا تو اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

"تمہیں شکوہ تھا نہ کہ میں تمہارے قریب کیوں نہیں آتا لو اب آگیا۔ اب میں تمہارے اتنے قریب آؤں گا کہ تمہیں خود سے چھپنے کی جگہ بھی نہیں مل پائے گی۔"

وہ اس پر جھکا تو وہ کسمسا کر اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش کرنے لگی۔

"تمہاری یہ ننھی سی مزاحمتیں بے کار ہیں۔۔ آج میرے منہ زور جذبات کو کوئی بھی

روک نہیں پائے گا۔"اس نے خمار آلود آواز میں کہا۔

منت نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھے اسے روکنے کی کوشش کی مگر اس کے شرٹ لیس سینے پر ہاتھ رکھتے شرم سے آنکھیں میچ کر ہاتھ واپس کھینچے تو وہ مسکرا کر اپنی ساحرہ کے لرزتے عارض پر فدا ہوتے ہوئے اسکی سانسیں روک کر اس پر قابض ہوا۔آج اس کے ہر عمل میں شدت تھی اس کے شانوں سے شرٹ نیچے کھسکاتے ہوئے جابجا اپنا لمس چھوڑنے لگا۔۔

منت نے پیچھے ہونا چاہا تو اسے سخت ناگزیر لگا۔

"ساحرہ آج نہیں۔۔۔"ماحول میں چھائی خاموشی میں صرف انہیں ایک دوسرے کی دھڑکنوں کی آواز ہی سنائی دے رہی تھی۔اسے پھر سے اسکی کمر کے گرد ہاتھ ڈال کر خود سے قریب کیا اور پوری طرح اسے اپنے قبضے میں لے لیا۔

انکے اس خوبصورت ملن پر چاند تارے بھی شرمانے لگے آج ان دونوں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے کو پالیا تھا کیونکہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے من میں بسے تھے۔

♡ ختم شدہ ♡

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews